بدعتی کی امامت

مبتدع کی اقتدا:

سوال: بعض موحد مومن نیت پیچھے بدعتی کے نہیں کرتے، یہ کیسا ہے؟ اور بعض کا قول ہے کہ پڑھ لے وے؛ مگر دوبارہ نماز اپنی اعادہ کر لے وے؟

الجواب

ہر چند کہ مبتدع کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے، (کما فی الدر المختار)(۱) مگر تنہا نماز پڑھنے سے جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے۔

وفی النهر عن المحیط: صلی خلف فاسق ومبتدع نال فضل الجماعة. (الدر المختار)

وفی ردالمحتار: أفاد أن الصلاة خلفهما أولٰی من الانفراد، اه. (۲)

اور اعادہ ہر چند کہ وقت ترک سنت کے مستحب ہے؛ لیکن بشرطیکہ اعادہ میں ترک سنت لازم نہ آوے اور یہاں اعادہ میں ترک جماعت کہ سنت ہے، لازم آتا ہے، پس اعادہ کچھ ضروری نہیں۔

(امداد: ۱/۱۰۲) (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۳۷۹)

مبتدع کی امامت:

سوال: در کشمیر بعض جہال شیوع ساختہ اند کہ بوقت ختنہ اذان میگویند وایں را از قبیل سنن پندارند اگر امام محلّہ ایں بدعات را ترویج دہد خلف وی نماز قوم درست است، یا مکروہ؟ (۳)

---

(۱) (ومبتدع) أی صاحب بدعة وهی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندة بل بنوع شبهة وكل من كان من قبلتنا. (الدر المختار مع ردالمحتار، باب الإمامة، مطلب: البدعة خمسة أقسام: ۱/۵٦۰، دار الفکر بیروت، انیس)

کیوں کہ امامت قابل تعظیم عہدہ ہے، بدعتی شخص قابل اہانت ہے، نہ کہ قابل تعظیم۔ حدیث شریف میں ہے: "من وقّر صاحب بدعة فقد أعان علی هدم الإسلام". (المعجم الأوسط عن عائشة عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، من اسمه محمد (ح: ٦۷۷۲) انیس)

(۲) الدر المختار مع ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/٥٦۲

(۳) خلاصۂ سوال: کشمیر میں بعض جاہلوں نے یہ رائج کر دیا ہے کہ وہ ختنہ کے وقت اذان کہتے ہیں اور اس کو سنت سمجھتے ہیں، اگر محلّہ کا امام ان بدعات وخرافات کو رائج رکھے تو اس کے پیچھے لوگوں کی نماز جائز ہے، یا مکروہ؟ انیس

الجواب

بوقت ختنہ اذان گفتن مشروع نیست وسنت پنداشتن اوراجہل است واماتش مکروہ است۔ (۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۵۰-۱۵۱)

بدعتی کی امامت:

سوال: جو بدعت میں شریک ہو، یا کوشش کرے اور برہنہ ہوکر کھیلے، اس کی امامت کیسی ہے؟

الجواب

ایسے شخص کی امامت مکروہ ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۵۱)

جاہل ومبتدع کی امامت:

سوال (۱) ایک شخص ملا جمال الدین سے بیعت ہے، وہ محض ایک پارہ عم کا پڑھا ہوا ہے اور جمال الدین کے کہنے سے نماز تنگ وقت کر کے پڑھتا ہے، حتی کہ نمازِ جمعہ بوقت تین بجے آج کل پڑھتا ہے اور عشا ۱۱/ بجے اور کہتا ہے کہ عشا کی نماز سے پہلے سونا فرض ہے اور اپنی منکوحہ کو طلاق دے کر تین سو روپے میں فروخت کردی۔

(۲)　حافظ مولا بخش کو اردو فارسی اور مسئلہ مسائل سے خوب واقفیت ہے، اکثر بوجہ کاروبار کے ایک دو وقت کی نماز قضا بھی ہوجاتی ہے، قصداً نماز قضا نہیں کرتا، دونوں شخصوں میں سے کس کے پیچھے نماز جائز ہے؟

الجواب

(۱)　وہ شخص جو ملا جمال کا مرید ہے اور نمازوں میں تاخیر کرتا ہے اور عشا کی نماز سے پہلے سونا فرض بتلاتا ہے اور دیگر امور خلاف شریعت کرتا ہے، جاہل اور مبتدع وفاسق ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور امام بنانا اس کو ناجائز اور حرام ہے، (۳) اور دوسرا شخص جو حافظ قرآن اور مسئلہ مسائل سے واقف ہے اور پابند نماز ہے، اگر وہ شخص نماز فوت شدہ کو قضا کرلیتا ہے تو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ہے، بمقابلہ اول شخص کے مولا بخش کو امام بنانا چاہیے۔ (۴)

(۱)　ختنہ کے وقت اذان دینا مشروع نہیں ہے اور اس کو سنت سمجھنا جہالت ہے اور ایسے شخص کی امامت بھی مکروہ ہے۔ انیس

ویکره إمامة عبد، إلخ، وفاسق،إلخ، ومبتدع: أى صاحب بدعة وهى اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لابمعاندة بل بنوع شبهة. (الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/ ۵۲۳، ظفیر)

(۲-۳)　ویکره إمامة عبد، إلخ، وفاسق، إلخ، ومبتدع، الخ. (الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/ ۵۲۳، ظفیر) (مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس)

(۴)　والأحق بالإمامة تقديماً بل نصباً الأعلم بأحكام الصلاة فقط صحةً وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، إلخ. (الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/ ۵۲۱، ظفیر)

(۲) اور مولا بخش کو لازم ہے کہ اگر کسی وقت کی نماز اتفاق سے فوت ہو جائے تو اس کو ضرور قضا کر لیا کرے کیونکہ ایک وقت کی نماز بھی قصداً بالکل ترک کر دینے والا فاسق ہے،(۱) اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۶۲/۳-۱۶۳)

بدعتی کی امامت جائز نہیں:

سوال: امام مسجد عرس میں جانے اور قبر پر طواف کرنے اور کلماتِ شرکیہ کو حلال سمجھتا ہے، اس وجہ سے نمازی ناراض ہیں، آیا ایسے شخص کو امام بنانا جائز ہے، یا نہیں اور اس امام نے ایک عورت مشرکہ غیر منکوحہ بھی رکھ لی ہے؟

الجواب

بے تحقیق بات کا تو اعتبار نہیں؛ لیکن عرس وغیرہ میں شریک ہونا اور قبر پر طواف کرنا اور بوسہ دینا افعال حرام و بدعت ہیں، خصوصاً طواف قبر کرنا کفر ہے کہ یہ عبادت خاص بیت اللہ کے ساتھ مخصوص ہے، لہٰذا ناراضی نمازیوں کی بجا اور باموقع ہے، اس حالت میں اس کو امام بنانا جائز نہیں اور اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی۔(۲) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲۳۱/۳)

بدعتی کی امامت کا کیا حکم ہے:

سوال: جو شخص بالکل جاہل ہو اور قرآن مجید کو سوائے چند سورہ کے پوری طرح نہ پڑھ سکتا ہو اور قبر پرستی کو اچھا خیال کرتا ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب اور حاضر و ناظر کہتا ہو؛ بلکہ علی الاعلان کہتا ہے کہ اللہ اور رسول میں کوئی تمیز نہیں، ناچ وغیرہ میں شامل ہوتا ہے، اس کو امام بنانا جائز ہے، یا کیا حکم ہے؟

الجواب

ایسا شخص امام بنانے کے لائق نہیں ہے، امام بنانا اس کا حرام ہے اور امامت سے معزول کرنا اس کا لازم ہے، سب مسلمانوں کو چاہیے کہ اتفاق کر کے اس کو امامت سے علاحدہ کر دیں،(۳) اور کسی دوسرے عالم وصالح ومتقی کو امام بناویں۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲۴۰/۳)

(۱) إذالتاخير بلا عذر كبيرة لاتزول بالقضاء بل بالتوبة. (الدرالمختار علىٰ هامش ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت: ٦٧٦/١،ظفير)

(۲) ولايمسح القبر ولايقبله فإن ذلک من عادة النصارىٰ. (الفتاویٰ الهندية، كتاب الكراهية، الباب السادس: ٣٦٢/٥)

أما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه، إلخ، بل مشى فى شرح المنية علىٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (رد المحتار، باب الإمامة: ٥٢٣/١،ظفير) (مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد،انيس)

(۳) ويكره إمامة عبد، إلخ، ومبتدع: أى صاحب بدعة. (الدرالمختار علىٰ هامش رد المحتار، باب الإمامة: ٥٢٣/١،ظفير)

مبتدع کی امامت:

سوال: ایک چھوٹی اسٹیٹ میں صرف ایک مسجد ہے، جس میں نماز ہوتی ہے، مسجد کی امامت شہر قاضی صاحب (جو شافعی مذہب ہونے کے علاوہ رسومات محرم الحرام کے حامی، عربی علوم میں بھی کما حقہ عبور نہیں) کے نائب جو حنفی ہیں اور ملازم سرکار مغرب میں صرف آ کر نماز پڑھاتے ہیں اور گاہ بگاہ عشا بھی اور نماز جمعہ ہمیشہ، بقیہ اوقات میں جماعت نہ ہونے کے باعث مقتدیوں نے دوسرے پیش امام کا تقرر کیا، جو حالاتِ حاضرہ کے مطابق خطبہ جمعہ دیتے ہیں اور قرآن شریف تجوید کے ساتھ پڑھتے ہیں، بخلاف سابق امام کہ اکثر مقامات پر کچھ غلطیاں بھی ہو جایا کرتی ہیں، اب کثرت مقتدیان کی امام ثانی کے پیچھے نماز پڑھنے کی ہے، چنانچہ ثانی امام کی اقتدا میں نماز ادا کرتے ہیں۔

اگر سابق امام صاحب جن کو مقتدی اپنا امام مقرر کرنا نہیں چاہتے، نماز جمعہ چند اشخاص کو لے کر (جن کی تعداد غالباً چھ سات یا اور کچھ زائد ہو) اول ادا کرلیں، بنا بر شر وفساد کے (امام اول امام ثانی کی اقتدا کرتے چلے آرہے ہیں) تو دوسری جماعت جمعہ کی (جس میں ساٹھ ستر کے قریب اشخاص ہیں) ادا کریں، یا ظہر، یا فرداً نماز ظہر پڑھیں؟ امام صاحب کے صاحبزادے کی شادی قادیانیوں میں ہوئی اور ان کے ان سے تعلقات ہیں، قاضی صاحب کسی نماز میں بھی نہیں آتے ہیں بجز عیدین کے۔

(عین الحق معرفت مولوی عبدالستار پشاوری)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

سوال میں چند امور غور طلب ہیں:

اول: یہ کہ امام شافعی المذہب ہے۔

اس کے متعلق فقہا فرماتے ہیں کہ اگر شافعی المذہب امام کے متعلق یہ معلوم ہو کہ وہ مقتدی کے مذہب کی رعایت کرتا ہے، تب تو اس کی اقتدا صحیح ہے، اگر معلوم ہو کہ وہ رعایت نہیں کرتا تو اقتدا صحیح نہیں، اگر رعایت وعدم رعایت کا کچھ علم نہ ہو تو اس کی اقتدا مکروہ ہے، اگر بعد میں امام کے متعلق کسی ایسی چیز کا علم ہو کہ وہ مقتدی کے مذہب کے اعتبار سے مفسد صلوٰۃ ہے تو مقتدی کو اعادہ نماز ضروری ہے۔

الحاصل: أنه إن علم الأحتياط منه في مذهبنا فلا كراهة في الاقتداء به و إن علم عدمه فلا صحة، و إن لم يعلم شيئاً كره. (ردالمحتار: ۱/۶۹۸)(۱)

دوم: یہ کہ امام رسومات محرمی کا حامی ہے۔

(۱) ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل: ۷/۲، سعید

پس اگر ایسی رسوم کرتا ہے، جوشرک نہیں، فقط گناہ ہیں تو وہ فاسق ہے، فاسق کی اقتدا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ایسی رسوم کرتا ہے، جوشرک تک پہنچ جاتی ہیں تو اس کی اقتدا کسی حال میں درست نہیں، (۱) جب تک توبہ کر کے تجدید ایمان نہ کرے۔ (۲)

سوم: یہ کہ عربی علوم میں بھی اس کو کما حقہ عبور نہیں۔

پس اگر روزمرہ کے مسائل ضروریہ سے واقف ہے تو عبور نہ ہونا مفسد صلوٰۃ نہیں اور مسائل ضروریہ فساد صلوٰۃ ہے وصحتِ صلوٰۃ وغیرہ سے بھی واقف نہیں تو اس کی امامت ناجائز ہے؛ کیوں کہ صحتِ وفساد صلاۃ کا اس کو علم ہی نہ ہوگا۔ (۳)

چہارم: یہ کہ اکثر مقامات پر غلطیاں بھی ہوجایا کرتی ہیں۔ پس اگر وہ غلطیاں مفسد صلوٰۃ ہیں تو نماز کا اعادہ ضروری ہے، ورنہ نہیں۔ (۴)

---

(۱) ویکره إمامة عبد وأعرابی وفاسق وأعمٰی،إلا أن یکون أعلم القوم، ومبتدع لایکفربها،وإن کفربها لایصح الاقتداء به أصلاً". (الدرالمختار)

فإن أمکن الصلاة خلف غیرهم فهوأفضل،وإلافالاقتداء أولٰی من الإنفراد... قوله: (وفاسق)من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة،ولعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر،والزانی وآکل الرباونحو ذلک، بل مشٰی فی شرح المنیة:علٰی أن کراهة تقدیمه کراهة تحریم. (ردالمحتار،کتاب الصلاة،باب الإمامة: ۵۵۹/۱-۵۶۰، سعید)(مطلب فی تکرارالجماعة فی المسجد،انیس)

(۲) ماکان فی کونه کفراً اختلاف،فإن قائله یؤمر بالتوبة والرجوع عن ذلک،وبتجدید النکاح بینه وبین امرأته،کذا فی المحیط.(الفتاوٰی الهندیة،کتاب السیر،باب أحکام المرتدین،ومنها مایتعلق بتلقین الکفروالأمر بالإرتداد،إلخ،قبیل الباب العاشرفی البغاة: ۲۸۳/۲،رشیدیة)

(۳) والأحق بالإمامة: الأعلم بأحکام الصلاة فقط، صحةً وفساداً بشرط إجتنابه للفواحش الظاهرة، إلخ.(الدرالمختار)

قوله:(بأحکام الصلاة فقط):أی وإن کان غیرمتبحرفی بقیة العلوم،وهوأولٰی من المتبحر،کذا فی زاد الفقیر عن شرح الإرشاد.(ردالمحتار،کتاب الصلاة،باب الإمامة: ۵۵۷/۱،سعید)

(۴) إذا لحن فی الإعراب لحناً فهو علی وجهین:إما أن تغیر المعنی بأن قرأ﴿ لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَکُمْ﴾ (الحجرات: ۲) ... وفی هذاالوجه لا تفسد صلاته بالإجماع ، وأما إن غیرالمعنی بأن قرأ ﴿هو الخالق الباریء المصور﴾(الحشر: ۲۴) بنصب الواو ورفع المیم ... وفی هذا الوجه اختلف المشایخ، قال بعضهم:لا تفسد صلاته وهکذا روی عن أصحابنا وهو الأشبه لأن فی اعتبارالصواب فی الإعراب إیقاع الناس بالحرج والحرج مرفوع شرعاً وروی عن هشام عن أبی یوسف إذا لحن القاریء فی الإعراب وهو إمام قوم وفتح علیه رجل إن صلاته جائزة وهذه المسئلة دلیل علی أن أبا یوسف کان لایقول بفساد الصلاة بسبب اللحن فی الإعراب فی المواضع کلها، الخ.(المحیط البرهانی،الفصل العاشر فی اللحن فی الإعراب: ۳۳۱/۱-۳۳۲،دارالکتب العلمیة بیروت،انیس)

پنجم: یہ کہ مقتدی ان کو امام بنانا نہیں چاہتے۔
اور بظاہر افعال مذکورہ کی وجہ سے امام بنانا نہیں چاہتے ہوں گے تو اس کو امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)
ششم: یہ کہ اس کی قادیانیوں سے رشتہ داری وغیرہ کے تعلقات ہیں۔
سو یہ بھی بہت مخدوش اور خطرناک حالت ہے۔اگر اس کے عقائد بھی قادیانیوں کے ہی ہیں تو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔(۲)

المرتد في الشرع:الراجع عن دين الإسلام،وركنها إجراء كلمةالكفرعلٰى اللسان بعد الإيمان.(۳)

ہفتم: یہ کہ وہ بجز عیدین کے کسی نماز میں نہیں آتا تو تارک جماعت ہے۔(۴)

(۱) عن عبد اللّٰه بن عمرو أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كان يقول:"ثلاثة لا يقبل اللّٰه منهم صلاة :من تقدم قوماً وهم لهم كارهون،ورجل أتى الصلاة دباراً—والدبارأن يأتيها بعد أن تفوته—ورجل اعتبد محرره".(سنن أبي داؤد،كتاب الصلاة،باب الرجل يؤم القوم وهم لهم كارهون: ۹۵/۱،مكتبة إمدادية ، ملتان)(ح:۵۹۳،انيس)

(۲) قال اللّٰه تعالٰى:﴿فلا تقعد بعد الذكرٰى مع القوم الظالمين﴾(سورة الأنعام: ۲۸)يعني بعد ما تذكر نهي اللّٰه تعالٰى لاتقعد مع الظالمين.وذلک عموم في النهي عن مجالسة سائر الظالمين من أهل الشرک وأهل الملة لوقوع الإسم عليهم جميعاً،وذلک إذا كان في تقية من تغييره بيده أو بلسانه بعد قيام الحجة على الظالمين بقبح ما هم عليه،فغير جائز لأحد مجالستهم مع ترک النكيرسواء كانوا مظهرين في تلک الحال للظلم والقبائح أو غير مظهرين له؛لأن النهي عام عن مجالسة الظالمين؛ لأن في مجالستهم مختاراً مع ترک النكير دلالة علٰى الرضاء بفعلهم،ونظيره قوله تعالٰى:﴿لعن الذين كفروا من بني إسرائيل﴾(سورة المائدة:۷۸)وقال اللّٰه تعالٰى:﴿ولا تركنوا إلٰى الذين ظلموا فتمسكم النار﴾(سورة هود :۱۱۳) (أحكام القرآن للجصاص:۵/۳،قديمي)

(۳) الدر المختار،كتاب الحدود،باب المرتد: ۲۲۱/٤،سعيد (مطلب فيما إذا مات المؤذن أوالإمام قبل أخذ وظيفتهما،انيس)

(۴) "وهو أن صلاة الجماعة واجبة علٰى الراجح في المذهب،أوسنة مؤكدة في حكم الواجب ، كما في البحر، وصرحوا بفسق تاركها وتعزيره،وأنه يأثم". (ردالمحتار،كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة: ٤٥٧/١،سعيد)(واجبات الصلاة،انيس)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:"من سره أن يلقى اللّٰه غداً مسلماً فليحافظ على هؤلاء الصلوات حيث ينادي بهن فإن اللّٰه شرع لنبيكم سنن الهدى وإنهن من سنن الهدى ولوأنكم صليتم في بيوتكم كما يصلي هٰذا المتخلف في بيته لتركتم سنة نبيكم ولوتركتم سنة نبيكم لضللتم"،الخ.(فتح القدير، باب الإمامة: ٣٤٦/١،دارالفكر بيروت،انيس)

تارک الصلاة متعمداً فإنه يقتل في قول الشافعي وفي قول أبي حنيفة وصاحبيه وأبي عبداللّٰه لا يقتل ويعزر على ذلک.(النتف في الفتاوىٰ،تارک الصلاة: ٦٩٤/٢،مؤسسة الرسالة بيروت.انيس)

من ترک الصلاة بالجماعات استخفافاً بها و هواناً بتركها فلا عدالة له لأن الجماعة واجبة.(بدائع الصنائع،فصل في شرائط ركن الشهادة: ٢٦٩/٦،دارالكتب العلمية.انيس)

غرض امور مذکور کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کو ہرگز ہرگز امام نہ بنایا جاوے، ثانی امام میں اگر منکرات یا دوسرے اس قسم کے منکرات جو امام کے مخالف ہوں موجود نہ ہوں تو ان کو مستقل امام بنالیا جاوے۔(۱)

اور نماز جمعہ کی صورت مسئولہ میں مسجد کے علاوہ کسی دوسری جگہ آبادی میں یا آبادی کے بالکل متصل عیدگاہ وغیرہ میں پڑھ لی جائے،(۲) اور اگر وہ جگہ اتنی چھوٹی ہے کہ جہاں جمعہ جائز نہیں تو پھر سب کو ظہر پڑھنی چاہیے،(۳) اور جواز جمعہ کے متعلق وہاں کی آبادی اور بازار وغیرہ کی حالت لکھ کر دریافت کرلیا جاوے۔(۴) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۵/۱/۱۳۵۴ھ۔

صحیح: عبد اللطیف، ۲۶/محرم الحرام/۱۳۵۴ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۲۵۴-۲۵۷)

شہوت پرست مبتدع کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال: یہاں کا ایک امام مسجد باوجود سخت مبتدع ہونے کے فاحشہ اور بازاری عورتوں کی دعوتیں بلا دغدغہ کھاتا ہے، ان کے دیئے ہوئے کپڑے پہنتا ہے اور باوجود متعدد بار سمجھانے کے باز نہیں آتا، ایسے امور کے ارتکاب کی وجہ سے لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے رک گئے ہیں، وہ بوقت فہمائش یہی جواب دیتا ہے کہ تم ان کنجریوں اور بازاری عورتوں کو روکو کہ میری دعوت نہ کیا کریں اور نہ مجھے اپنے گھر بلایا کریں، ورنہ میں تو ضرور کھاؤں گا اور ان کے ہاں ضرور جاؤں گا، ہمارے شہر میں جھگڑا پڑا ہوا ہے، عید کا بھی وہی امام ہے، ایسے شخص کو عیدین و جمعہ وصلوات خمسہ میں امام بنانا جائز ہے، یا نہیں؟

(المستفتی: ۱۸۵، محمد لائل پوری دیوبندی، رائے کوٹ ضلع لدھیانہ، ۸/شوال ۱۳۵۲ھ)

---

(۱) والأحق بالإمامة الأعلم بأحكام الصلاة فقط صحة وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، ثم الأحسن تلاوةً وتجويداً للقراءة ثم الأورع ثم الأسن ثم الأحسن خلقاً، آه. (الدر المختار، باب الإمامة: ۱/۵۵۷، سعيد)

(۲) ومقتضى هذا الاستدلال كراهة التكرار في مسجد المحلة ولو بدون أذان، ويؤيده ما في الظهيرية: لو دخل جماعة المسجد بعد ما صلى فيه أهله، يصلون وحداناً، وهو ظاهر الرواية". (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/۵۵۳، سعيد)

(۳) تقع فرضاً في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها الأسواق... ألا ترى أن في الجواهر: لو صلوا في القرى لزمهم أداء الظهر". (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الجمعة: ۲/۱۳۸، سعيد)

"ومن لم تجب عليهم الجمعة من أهل القرى والبوادي، لهم أن يصلوا الظهر بجماعة يوم الجمعة بأذان و إقامة". (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة: ۱/۱۴۵، رشيدية)

(۴) **نوٹ**: جمعہ فی القریٰ کے مسئلہ کے جواز وعدم جواز کی تفصیل جمعہ کے باب میں دیکھیں۔ انیس

الجواب

ایسے شخص کوامام بنانا مکروہ ہے، اگر وہ پہلے سے امام ہے تو اس حرکت کی وجہ سے اس کوامامت سے علاحدہ کر سکتے ہیں؛ لیکن جب تک کہ وہ علاحدہ نہ ہو، اس وقت تک وہی امامت کرے گا، پنجگانہ نماز وجمعہ وعیدین سب کا یہی حکم ہے۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (کفایت المفتی :۸۲/۳)

بدعتی پیر کے موحد خلیفہ کے پیچھے نماز کاحکم:

سوال: ایک مسلمان جو بذات خود نیک متقی اور پرہیز گار ہے، پیرظہور شاہ کا مرید ہے، عوام الناس میں مشہور ہے کہ پیر صاحب مذکور سجدہ تعظیمی کا قائل ہے اور نیز وہ حضرت صلعم کوغیب دان جانتا ہے؛ لیکن ان کے مرید صاحب اپنے پیر کے ان اعتقادات کے قائل نہیں، اندریں حالات کہ وہ پیر صاحب کا مرید ہے، کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے؟ کیا وہ امامت کا اہل ہے؟ مکرر عرض ہے کہ مرید صاحب نہ ہی سجدۂ تعظیمی کے قائل ہیں اور نہ ہی ان کواس پر اعتقاد ہے کہ خدا کے سوا اور کوئی بھی عالم الغیب ہے، صرف وہ پیرظہور شاہ کے مرید ضرور ہیں، کیا عام مسلمان ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ عوام الناس امام صاحب سے خوش ہیں، اس کے علاوہ ان کو کوئی اعتراض نہیں۔

(المستفتی:۱۹۹، غلام رسول صاحب اسکول ماسٹر سلیم پورہ راہوں اسٹیٹ، ۲۶ رشوال ۱۳۲۵ھ، مطابق ۱۱ رفروری ۱۹۳۴ء)

الجواب

اگر یہ امام صاحب خود سجدہ تعظیمی نہیں کرتے اور نہ اس کے جواز کے قائل ہیں اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب سمجھتے ہیں اور اپنے پیر کو ان مسائل میں غلطی پر جانتے ہیں تو ان کے پیچھے نماز جائز ہے۔(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (کفایت المفتی :۸۲/۳۔۸۳)

متکبر و بدعتی کی امامت:

سوال: زید اپنی ذاتی رعونت اور تکبر کی وجہ سے اپنے آپ کو بڑا پاکدامن اور اول درجہ کا صوفی اور عابد وزاہد تصور کرتا ہے، میلوں میں جاتا ہے، سماع کو حلال کہتا ہے، سودخوار کے گھر کا کھاتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ مجھ کو بذریعہ خواب یا مراقبہ معلوم ہوجاتا ہے کہ فلاں شخص منافق ہے، تیجہ، دسواں وغیرہ کو درست بتلاتا ہے، قربانی کے چمڑوں کو اپنے حق

(۱) رجل أم قومًاوهم له كارهون إن كانت الكراهة لفساد فيه يكره له ذلك.(الفتاویٰ الهندية: ۸۷/۱)

(۲) والأحق بالإمامة تقدمًابل نصبًا الأعلم بأحكام الصلاة،فقط صحة و فسادًا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، إلخ.(الدر المختار،باب الإمامة: ۵۵۷/۱،ط:سعيد كمپنی)

امامت میں لینا جائز بتلاتا ہے اور زکوٰۃ فطرہ وغیرہ لیتا ہے، حالانکہ خود صاحب زکوٰۃ ہے، ایسے شخص کی امامت کیسی ہے؟ اگر اس کے پیچھے کوئی نماز نہ پڑھے تو گنہگار تو نہ ہوگا؟

الجواب

ایسے شخص کی امامت مکروہ ہے؛ کیوں کہ وہ مبتدع اور جاہل ہے، نماز مع الکراہت ہوتی ہے اور اگر اس کے پیچھے نماز پڑھے تو کچھ گناہ نہیں ہے، بلکہ بہتر ہے کہ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۲۷۵)

بدعتی کی امامت میں جو نماز پڑھی، اس کا اعادہ کیا ضروری ہے:

سوال: حضرت اقدس مولانا اشرف علی صاحب نے لکھا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے، اعادہ کی ضرورت نہیں ہے، مگر حضرت مولانا رشید احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے مکروہ تحریمی واجب الاعادہ تحریر فرمایا ہے، لہٰذا اختلاف ہونے کی صورت میں کیا طرز عمل اختیار کیا جائے؟

الجواب

درمختار میں ہے:

وفی النهرعن المحيط: صلّی خلف فاسق أومبتدع نال فضل الجماعة، إلخ.

اور شامی میں ہے:

قوله: (نال فضل الجماعة): أفاد أن الصلاة خلفهما أولٰی من الانفراد، لكن لاينال كما ينال خلف تقی ورع، إلخ. (۲)

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؛ بلکہ تنہا نماز پڑھنے سے اولیٰ ہے، باقی چونکہ بدعتی بدعتی میں فرق ہوتا ہے، بعض بدعات حد کفر و شرک تک پہنچی ہوئی ہوتی ہیں، اگر ایسے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کو اعادہ کرنا ضروری ہے، یہی صورت تطبیق کی ہو سکتی ہے، یا جس نے اعادہ کا حکم دیا، احتیاط ہو، یا اختلاف روایات اور بدعت فی العقیدہ میں بھی تفاوت درجات ہے، جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ عقیدہ اس کا حد کفر کو پہنچا ہوا ہے، اس وقت تک اس کے پیچھے فسادِ نماز کا حکم نہ کیا جاوے گا۔ (كذا فی الدر المختار) (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۲۴۵)

(۱) ويكره إمامة عبد ... وفاسق ... ومبتدع. (الدر المختار علٰی هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۳، ظفير)

(۲) ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۵، ظفير (مطلب: البدعة خمسة أقسام، انيس)

(۳) وإن أنكر بعض ماعلم من الدين ضرورة كفربها، إلخ، فلايصح الاقتداء به أصلاً. (الدر المختار علٰی هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۴، ظفير)

بدعتی اور مجہول پڑھنے والے کی اقتدا کا حکم:

سوال: ایک شخص ہمیشہ تارکِ صلوٰۃ جماعت ہے، بدعتی ہے، قرآن مجید غلط پڑھتا ہے، ایسا غلط کہ معنی غلط ہو جاتا ہے، حرام کو حلال کہتا ہے، پردہ کو عورتوں کے لیے غیر ضروری کہتا ہے، مسلمانوں کے ساتھ بائیکاٹ کرنے پر لوگوں کو دعائے خیر دیتا ہے، ایک شخص کی شادی میں نٹولے اور مجلس آئی ہوئی تھی، لوگوں نے کہا کہ ہم تیری دعوت کا کھانا نہیں کھاتے، اس لئے کہ تم نے بدعت کا کام کیا ہے؛ یعنی مجلس بلوائی ہے؛ لیکن یہ شخص مذکور شریک ہوا اور کہتا ہے کہ کھانا جائز ہے، اب اس کی امامت کی وجہ سے لوگوں میں جھگڑا پیدا ہونے کا خطرہ ہے، اس نے اپنے چچا کو بھی دیوث کہا ہے، ایک شخص نے قسم کھا کر کہا کہ اس نے لواطت بھی کی ہے، قبر میں نور نامہ رکھنا جائز قرار دیتا ہے، ایسے شخص کی اقتدا کیسی ہے؟

الجواب

مذکورہ شخص کے بارے میں جو باتیں سوال میں درج ہیں، اگر وہ درست ہیں تو ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور ایسے شخص کو امام بنانا درست نہیں؛ کیوں کہ مذکورہ باتوں میں سے بہت سی موجب فسق ہیں، لہٰذا ایسے امام کو بدلنا چاہئے، (۱) البتہ جب تک کسی دوسرے نیک صحیح العقیدہ امام کا انتظام نہ ہو، اس وقت تک جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھی جائیں گی، وہ ہو جائیگی اور اگر دوسرے امام کے پیچھے نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (۲) واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۱۹/۶/۱۳۹۷ھ۔ (فتویٰ نمبر: ۲۸/۶۳۶ب) (فتاویٰ عثمانی: ۴۳۹/۱)

غیر مقلد بدعتی اور مخالف مذہب کے پیچھے اقتدا کا حکم:

سوال: غیر مقلد کے پیچھے حنفی کی نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟ اور کیسی ہوتی ہے؟

(۱) وفی الدر المختار: ۵۵۹/۱، ۵۶۰: "ویکرہ إمامة عبد... وفاسق".

وفی ردالمحتار: "من الفسق: وھو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من یرتکب الکبائر... وفی المعراج قال أصحابنا: لاینبغی أن یقتدی بالفاسق"، إلخ. (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس)

(۲) وفی الدر المختار: ۵۶۲/۱: "صلّی خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة".

وقال الشامی: تحته "قوله نال فضل الجماعة": أفاد أن الصلاة خلفهما أولٰی من الإنفراد لکن لاینال کما ینال خلف تقی ورع. (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: البدعة خمسة أقسام، انیس)

الجواب

غیر مقلد بہت طرح کے ہیں، بعضے ایسے ہیں کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا خلاف احتیاط، یا مکروہ، یا باطل ہے، چوں کہ پورا حال معلوم ہونا فی الفور مشکل ہے؛ اس لیے احتیاط یہی ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۴/ جمادی الثانیہ ۱۳۲۵ھ (امداد: ۱/۹۰) (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۳۷۸-۳۷۹)

امام کے بدعتی ہونے پر مسجد کی جماعت ترک کرنے اور گھر میں جماعت کرنے کا حکم:

سوال: واضح ضمیر منیر ہو کہ کسی جگہ میں بعض اشخاص نے تمام بدعات مروجہ فی زماننا کو اعتصاماً بالکتاب والسنۃ دفعۃً چھوڑ دیا اور اپنی اموات وغیرہ میں کتب فقہ کی ہدایات کے مطابق عامل بن گئے اور کسی کے برا بھلا کہنے کی مطلق پرواہ نہیں کرتے تھے اور فقہ کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کو پسند کیا تو مبتدع امام کا مسئلہ معلوم کرنے پر ان کو خیال ہوا کہ ہم اہل سنت بدعتیوں کے پیچھے کیوں پڑھیں؟ ہم اپنی جماعت الگ قائم کر سکتے ہیں اور چونکہ ہماری جماعت کے آدمی بیس پچیس کی تعداد سے متجاوز ہیں، مگر باوجود ایں ہمہ مساجد کے اماموں کو بسبب مبتدعین کے غلبہ کے معزول وبرطرف نہیں کر سکتے، اب یا تو تارک جماعت ہو کر فرادیٰ فرادیٰ نمازیں مسجدوں میں پڑھا کریں، یا کسی مکان مثل گھیرلہ وغیرہ کے محلّہ میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جمع کر کے بجماعت اپنی نمازیں پڑھا کریں، پس ان لوگوں نے اس صورت ثانی کو اختیار کر کے محلّہ کی مسجد کے قریب ایک وسیع گھیرلہ میں اپنی جماعت قائم کر لی ہے تو کیا یہ جماعت قائم کر لینا ان کا جائز بلا کراہت کے ہوگا، یا مکروہ ہے؟ کیوں کہ مسجد میں نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ فرادی فرادی پڑھیں، اس میں تو ہمیشہ کے لئے تارک جماعت بنتے ہیں اور مبتدع کے پیچھے مکروہ ہے اور وہاں؛ یعنی اس گھیرلہ میں اپنی جماعت مستقل ہوتی ہے، چونکہ مسجد میں فتنہ وفساد کے عذر سے جماعت نہیں قائم کر سکتے اور اس مکان میں کوئی مانع نہیں ہے، اگر ہے تو کیا ان کی نماز بسبب اس عذر کے مسجد کے جماعت کے برابر فضیلت رکھے گی، یا نہیں؟ جیسا کہ صحیح بخاری کے باب الجہاد میں یہ حدیث ہے کہ "**إذا مرض العبد أو سافر كتب له مثل ما كان يعمل مقيماً صحيحاً**". (۱) اس سے عذر کو پورا دخل معلوم ہوتا ہے اور اسی بنا پر وہ لوگ اپنی جماعت اس گھیرلہ میں قائم کرتے ہیں، پس جو امر مفتی بہ ہو، اس سے مطلع فرمائیں؟

الجواب

قال في البحر: وذكر في غاية البيان معزيًا إلى الأجناس أن تارك الجماعة يستوجب إساءة

(۱) صحيح البخاري، رقم الحديث: ٢٩٩٦، عن أبي موسىٰ عن النبي صلى الله عليه وسلم، انيس

و لاتقبل شهادته إذاتر كها استخفافًا بذلک و مجانةً أماإذاتر كها سهوًا أوتر كها بتأويل بأن يكون الإمـام مـن أهـل الأهواء أومخالفًا لمذهب المقتدی لايراعی مذهبه فلا يسوجب الإسائة وتقبل شهادته،آه.(۱/۳٤٥)(۱)

وفيـه أيـضـاً:وذكـر الشـارح وغيره أن الفاسق إذا تعذرمنعه يصلی الجمعة خلفه،وفی غيرها ينتـقـل إلٰی مسـجد آخروعلل له فی المعراج بأن فی غيرالجمعة يجد إمامًا غيره فقال فی فتح القـديـروعـلٰی هٰذا فيكره الاقتداء به فی الجمعة إذا تعددت إقامتها فی المصرعلٰی قول محمد رحمه اللّٰه وهوالمفتٰی به؛لأنه بسبيل من التحول حينئذٍ،آه.(۱/۳٤۹)(۲)

وفـی تـعـليق البحر لابن عابدين عن القنية:اختلف العلماء فی إقامتها فی البيت والأصح أنها كإقامتها فی المسجد إلافی الفضيلة وهوظاهرمذهب الشافعی،آه.(۱/۳٤٥)(۳)

عبارت اولیٰ سے بدعت امام مسقط جماعت معلوم ہوتا ہےاورعبارت ثانیہ سے وجوب تحول بجانب امام دیگر مفہوم ہوتا ہےاورعبارت ثالثہ سے جماعت خانہ کاحکم مثل جماعت مسجد معلوم ہوتا ہے،صرف فضیلت کا فرق ہے،پس اگر عذر بدعت امام کی وجہ سے گھر میں جماعت اہل سنت کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو عبارات مذکورہ سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے،رہا یہ کہ اس صورت میں جماعت بیت سے مسجد کی فضیلت حاصل ہوگی،یانہیں؟اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا،البتہ مراقی الفلاح میں کہا ہے کہ!

وإذاانـقـطـع عن الجماعة لعذرمن أعذارهاالمبيحة للتخلف وكانت نيته حضورها لولاالعذر الـحـاصل يحصل له ثوابهاالقوله صلی اللّٰه عليه وسلم إنما الأعمال بالنيات وإنما لكل امرئی ما نوٰی،آه.(ص:۱۷٤)(۴)

اور اوپر بدعت امام کا عذر ہونا معلوم ہو چکا ہے،ان مقدمات سے مستنبط ہوسکتا ہے کہ اس صورت میں مسجد کی فضیلت بھی حاصل ہوجائے گی۔(واللہ اعلم)

لیکن اس پر خدشہ یہ ہے کہ حضرات صحابہؓ نے حجاج وغیرہ کے پیچھے نماز ترک نہیں کی،حالانکہ وہ اپنے کسی گھر میں الگ جماعت کر سکتے تھے،اگر یہ افضل ہوتا تو صحابہ ضرور ایسا کرتے،ہاں!یہ ممکن ہے کہ انہوں نے خوف کی وجہ سے تخلف جماعت نہ کیا ہو،فتدبر۔

۱۹/ذی قعدہ ۱۳۴۲ھ۔(امدادالاحکام:۱۲۶/۲-۱۲۷)

(۱-۲) كتاب الصلاة،باب الإمامة،صفة الإمامة،انيس

(۳) منحة الخالق،كتاب الصلاة،باب الإمامة،صفة الإمامة: ۳٦٦/۱،دارالكتاب الإسلامی بيروت،انيس

(۴) مراقی الفلاح،فصل:يسقط حضورالجماعة بواحد من ثمانية،انيس

بدعتی اور غیر مقلد کی اقتداء کا حکم اور ان میں کون اور کس کی اقتدا بہتر ہے:

سوال (۱) ہم لوگ تھوڑے آدمی اہل سنت والجماعت حنفی المذہب ہیں، ہم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے امام اعظم رحمہ اللہ نے کوئی اچھی بات نہیں چھوڑی، جو کچھ ان سے ثابت ہو، اس پر عمل کرنا چاہیے، اپنی طرف سے کوئی نیا کام ایجاد نہ کرنا چاہیے، اپنے امام کا پورا مقلد حقیقی طور پر رہنا چاہیے۔

(۲) دوسری جماعت جو اپنے کو حنفی اور مقلد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی کہتے ہیں، تقلید کو ضروری سمجھتے ہیں؛ مگر بہت کام، جس کا امام صاحب سے ثبوت نہیں کرتے ہیں، مثلاً مولود، وقت ذکر پیدائش قیام، فاتحہ مروجہ، گیارہویں، رجبی شریف، عرس اور زیارت مزار بزرگان کے واسطے پھلواری شریف، اجمیر شریف، بہار شریف وغیرہ بھی جاتے ہیں، اذان میں ''أشهد أن محمد رسول اللّٰه '' پر جب مؤذن پہونچتا ہے تو یہ انگوٹھوں کے ناخن کو چومتے اور آنکھوں سے لگاتے ہیں، ان میں سے کوئی کام جائز ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائے گا؟

(۳) تیسری جماعت ہے، جو تقلید شخصی کو ناجائز کہتے ہیں، ان کا دعویٰ ہے کہ قرآن وحدیث کے مطابق عمل چاہئے، البتہ قرآن وحدیث میں جو مسئلہ نہ ملے تو اماموں کا قول قائل عمل ہے، آمین آواز سے کہتے ہیں، رفع یدین کرتے ہیں، رکوع سے اٹھ کر'' **اللّٰهم ربنا لك الحمد** '' پورا پڑھتے ہیں، سجدہ سے اٹھ کر'' **اللّٰهم اغفرلی** '' پورا پڑھتے ہیں، مولود، نیاز، گیارہویں، رجبی شریف عرس وغیرہ نہیں کرتے ہیں۔

اب قابل غور بات یہ ہے کہ دو مسجدیں یہاں ہیں، ایک مسجد میں جماعت نمبر: ۲، حنفی مذاہب کے امام ہیں، جماعت بھی ان کی کثیر ہے، ہم لوگ جماعت!

(۱) ان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو ہم لوگوں کے لڑکوں پر برا اثر...... پڑتا ہے؛ یعنی یہ لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم بھی حنفی، یہ بھی حنفی تو اتنی بڑی جماعت جو کام کرتی ہے، وہ ضرور جائز ہی ہوگا، ورنہ ان کے علماء تو منع کرتے، علماء تو خود مولود، نیاز عرس وغیرہ میں شریک ہوتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور دوسری مسجد میں امام غیر مقلد ہیں، ان کی جماعت کثیر اس مسجد میں نماز پڑھتی ہے، یہاں ہم لوگ اگر نماز پڑھیں تو مقتدی بننا پڑتا ہے، ان کے ساتھ نماز پڑھنے میں ہم لوگوں کے لڑکوں پر برا اثر پڑنے کا خوف نہیں؛ کیوں کہ یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ یہ لوگ غیر مقلد ہیں، ان کا مذہب ہی دوسرا ہے، مگر آمین، رفع یدین یہ لوگ کرتے ہیں، ایسی حالت میں ہم لوگوں کا جماعت (۲) کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے، یا جماعت (۳) غیر مقلدوں کے ساتھ نماز پڑھنا اچھا ہے؟

الجواب

(۱) حنفی مقلدوں کو یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کتاب اللہ اور حدیث کو بہت اچھی طرح سمجھتے

تھے؛ اس لیے جو کچھ انہوں نے مسائل شرعیہ بیان فرمائے ہیں، وہ قرآن وحدیث کے خلاف ہرگز نہیں اور خطا سے بجز انبیا کے کوئی معصوم نہیں، ممکن ہے کہ امام صاحب سے کسی جگہ خطا بھی ہوئی ہو؛ مگر یہ احتمال جیسا امام صاحب کے متعلق ہے، تمام ائمہ اور محدثین کے متعلق بھی ہے، پس جو شخص کسی مسئلہ میں امام صاحب کو خطاء پر بتلائے، اگر وہ مجتہد ہے تو ممکن ہے کہ خود اسی کا قول خطا ہو اور اگر مجتہد نہیں تو اس کو امام صاحب جیسے مجتہد اعظم کی شان میں ایسی بات کہنا ''چھوٹا منہ بڑی بات'' ہے، جو سخت بے ادب ہے، پس حنفی یوں سمجھیں کہ ہم قرآن وحدیث ہی کا اتباع کرتے ہیں، اس تفسیر کے موافق جو امام ابوحنیفہؒ نے بیان فرمائی ہیں اور جو لوگ مجتہد نہ ہوں، ان پر واجب ہے کہ قرآن وحدیث کے سمجھنے میں کسی مجتہد کا اتباع کریں، محض اپنی سمجھ سے مطلب نہ گھڑیں؛ کیوں کہ ہر علم میں ماہرین کا اتباع لازم ہے اور قرآن وحدیث کے ماہر مجتہدین ہی ہیں۔

(۲)　یہ لوگ بدعتی ہیں، ان سے احتراز کرنا چاہیے، یہ امام ابوحنیفہؒ کے پورے مقلد نہیں؛ بلکہ بہت باتیں ان کے خلاف کرتے ہیں، چناں چہ جتنی باتوں کا اس نمبر میں ذکر ہے، امام ابوحنیفہؒ نے ان کو جائز نہیں فرمایا؛ بلکہ ان کے مذہب کی رو سے یہ سب بدعات ہیں۔

(۳)　یہ لوگ غیر مقلد ہیں اور اسلام میں جس قدر فتنے پیدا ہوتے ہیں، ترک تقلید ہی سے پیدا ہوتے ہیں، پس حنفی مقلدوں کو نمبر: ۲ و۳ دونوں جماعتوں سے الگ رہنا چاہیے اور کسی کے ساتھ بھی نماز نہ پڑھیں؛ بلکہ اپنی جماعت الگ کریں اور بدرجہ مجبوری جماعت نمبر: ۲ کے ساتھ نماز پڑھ لیا کریں؛ کیوں کہ وہ لوگ نماز، وضو، پاکی، ناپاکی کے مسائل میں امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر عمل کرتے ہیں تو حنفیوں کی نماز اپنے مذہب کے موافق بھی ہوجاوے گی اور جماعت (۳) وضو، غسل اور پاکی ناپاکی کے مسائل میں امام ابوحنیفہ کے مذہب کے بہت امور میں مخالف ہیں، ان کے پیچھے حنفیوں کی نماز درست نہیں ہوگی؛ کیوں کہ منی ان کے یہاں پاک ہے، غسل جنابت میں کلی کرنا، ناک میں پانی دینا، ان کے یہاں ضروری نہیں، خون، پیپ، قے وغیرہ سے ان کا وضو نہیں ٹوٹتا، کنویں میں چوہا وغیرہ مرنے سے کنواں ان کے نزدیک ناپاک نہیں ہوتا، ایسی حالت میں ان کے وضو اور پاکی کا کیا اعتبار۔

رہا اولاد کا بگڑنا، سو اس کا اندیشہ غیر مقلدوں کے ساتھ میل جول میں زیادہ ہے؛ کیوں کہ وہ خود نماز ہی کے اندر بہت باتیں ہمارے خلاف کرتے ہیں، جس سے بچوں کو وحشت ہوگی کہ یہ نئی باتیں کیسی ہیں، پھر ممکن ہے کہ وہ بھی غیر مقلد ہوجائیں اور یہ سخت فتنہ ہے، جس کے بعد ایمان کی خیر بہت کم ہے۔ واللہ اعلم

۱۸ر شوال ۱۳۴۶ھ (امداد الاحکام: ۲/ ۱۵۰-۱۵۲)

بدعتی کے پیچھے جو جمعہ پڑھا جائے، اس کا اعادہ کیوں نہ کیا جائے:

سوال: والا نامہ سابقہ میں حضور نے تحریر فرمایا ہے کہ بدعتی کے پیچھے کی نماز کا اعادہ اولیٰ ہے اور اس عریضہ سے پہلے عریضہ کے جواب میں نماز جمعہ کے اعادہ کو منع فرمایا، لہذا اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا ظہر اس کا اعادہ نہیں ہے، یا دیگر ہی اوقات کا اعادہ ہے؟

الجواب

بدعتی کے پیچھے کی نماز کا اعادہ اس صورت میں ہے کہ اس نماز کے بعد اسی قسم کے نوافل مکروہ نہ ہوں اور جمعہ کا اگر اعادہ کیا جائے گا تو بوجہ اشتراط جماعت وخطبہ وغیرہا جمعہ ادا نہیں ہوسکتا، لہذا جمعہ کا اعادہ نہیں۔ فقط (تالیفات رشیدیہ:۳۰۲)

محقق نما مشلک کی امامت:

سوال (۱) جو شخص ائمۂ اربعہ کے مسالک کو بیک وقت جائز سمجھتا ہے اور متعین امام کی تقلید کو تعصب قرار دیتا ہے اور عوام الناس کو بھی تلقین کرتا ہے۔

(۲) دعاء بعد الفرائض بہیئتِ اجتماعیہ من غیر لزوم مع رفع الیدین کو بدعت قرار دیتا ہے۔

(۳) اکابر علماء مثلاً حضرت تھانویؒ، حضرت بنوریؒ، حضرت شیخ الحدیثؒ کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ ان کی عبارات میں شرک وکفر ہے۔

(۴) ان عقائد کے حامل کو امام بنانا اور اس کے درس میں شریک ہونا کیسا ہے۔

(۵) مذکورہ بالا عقائد کے باوجود اپنے آپ کو حنفی قرار دیتا ہے، کیا ایسا شخص حنفی ہوسکتا ہے اور معیارِ حنفیت کیا ہے؟

الجواب

امام صاحب موصوف سلف کے بارے میں ضروری اعتماد سے محروم معلوم ہوتے ہیں، جو دورِ حاضر کا عام مرض ہے؛ یعنی ''تشکیک بنامِ تحقیق'' عوام کے لئے ایسی تشکیکات مضر ہیں، پس ایسے شخص کو امام نہ بنایا جائے، یہی حکم ان کے درس کا ہے، اس علاقے میں بھی ایک عالم تھے، جنہوں نے پہلے دعا بعد الفرائض کا انکار کیا، بعد چندے ٹھیٹھ غیر مقلد بن گئے؛ بلکہ غیر مقلدین کے مدرسہ کے صدر مدرس مقرر ہوئے، اب ترقی کر کے شاید کہیں چلے گئے ہیں۔

(۲-۳) جو شخص حنفیت کا التزام نہیں کرسکتا، وہ حنفی کیسے کہلا سکتا ہے؟ مواضع ضرورت کا استثنا امر آخر ہے، اس سے معیارِ حنفیت بھی معلوم ہوگیا کہ مذہب حنفی کو قرآن وحدیث اور اجماعِ امت اور دلائلِ شرعیہ کے اقرب سمجھتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ، مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان۔ (خیر الفتاویٰ:۳۸۸/۲)

بریلوی امام کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: ہم پٹھان لوگ ہیں، ایک بات دین اور شریعت سے متعلق ذہن میں بیٹھ جائے، پھر اس پر عمل ہر صورت میں کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مسئلہ یہ ہے کہ کیا بریلوی امام کے پیچھے جماعت سے نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر نماز پڑھی جائے تو کیا وہ نماز ہو جائے گی؟ علاوہ ازیں کیا بریلویوں کی مسجد میں تنہاء نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے؛ یعنی جماعت ہو چکنے کے بعد جا کر تنہا نماز پڑھی جائے تو؟

الجواب

اہل بدعت کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور اگر غالی نہ ہو تو تنہا پڑھنے سے بہتر ہے اور اس سے بہتر یہ ہے کہ جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے... جب کہ صحیح العقیدہ امام میسر نہ ہو... اس کے ساتھ نماز پڑھ لی جائے اور اس کو لوٹایا جائے، البتہ اگر بدعت میں غلو کرنے والا ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں، اکیلا پڑھے، ان کی مسجد میں پڑھنا جائز ہے۔(۱)

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۴۳۷)

دیوبندی کی بریلوی مسجد میں امامت:

سوال: میں دیوبندی عقائد کا حامل ہو کر بریلوی عقیدہ والوں کی مسجد میں نماز پڑھاتا ہوں، یہ جائز ہیں، یا نہیں؟

الجواب　حامدًا و مصليًا

اگر ان کی خاطر غلط کام نہیں کرتے تو جائز ہے؛ لیکن یہ یاد رہے کہ اپنے کو چھپانا خطرناک ہے، جب مقتدیوں کو معلوم ہوگا کہ یہ دیوبندی عقیدہ کا آدمی ہے، جس کے پیچھے ہم نے نماز پڑھی تو پھر کیا حال ہوگا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۵/۱۰/۱۳۹۵ھ۔(فتاویٰ محمودیہ: ۶/۳۸۲-۳۸۳)

بریلویوں کی مساجد میں ان کے ائمہ کے پیچھے نماز ادا کرنا:

سوال: ہم جب تبلیغ میں جاتے ہیں تو بعض اوقات بریلویوں کی مساجد میں تشکیل ہو جاتی ہے، امام کا عقیدہ ہمیں معلوم نہیں ہوتا، ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

الجواب

اگر امام کا عقیدہ معلوم نہ ہو، یا امام کے عقیدے کے بارے میں اشتباہ ہو تو اپنی نماز دہرا لینی چاہیے۔(۲) واللہ اعلم

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۴۳۷)

---

(۱) إن كان هوىٰ لايكفر به صاحبه تجوز الصلاة خلفه مع الكراهة و إلافلا.(الفتاوىٰ الهندية: ۸٤/۱)

(۲) ويكـره تقديم المبتدع أيضاً. وإنما يجوز الإقتداء به مع الكراهة إذا لم يكن ما يعتقد ه يؤ دى إلى الكفر عند أهل السنة. أما لو كان مؤديا إلى الكفر فلايجوز أصلاً .(الحلبى الكبير: ٥١٤)(فصل فى الإمامة وفيها مباحث،انيس)==

نجانے میں بریلوی عقائد والے کے پیچھے نماز پڑھ لینے کا حکم:

سوال(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک انسان نے بھولے سے ایک بریلوی امام مسجد کے پیچھے نماز باجماعت پڑھ لی ہے، کیا اس انسان پر اس نماز کی قضا؛ یعنی دوبارہ پڑھنا لازم ہے، یا نہیں؟ یا صرف نماز مکروہ ہوجاتی ہے اور قضا؛ یعنی دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہے؟

(۲) مذکورہ بالا انسان کے لیے حدیث شریف کی روشنی میں کفر اور بے دین کا فتویٰ لگانے والے کے لیے شرعاً کیا حکم صادر ہوتا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

بریلوی امام کے عقائد وخیالات اگر شرک جلی تک نہیں پہنچے، فقط رسوم وبدعات وغیرہ کا قائل ومرتکب ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

(۲) ایسا فتویٰ لگانا صحیح نہیں ہے، ہاں! بریلوی امام کو مستقل امام بنائے رکھنا جائز نہیں ہے، اس کے پیچھے اقتدا کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسا کفر کا فتویٰ لگانا گناہ ہے، توبہ کرلینا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ۔ الجواب صحیح: بندہ احمد عفا اللہ عنہ، ۵/رجب ۱۳۸۴ھ۔ (فتاویٰ مفتی محمود: ۲/۱۲۱)

بے خبری میں بریلوی امام کی اقتدا میں نماز پڑھ لی تو کیا حکم ہے:

سوال: ایک شخص ایک مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے گیا، اسے معلوم نہ تھا کہ یہ مسجد کس مسلک کے لوگوں کی ہے، بعد ازاں اسے پتہ چلا کہ امام صاحب بریلوی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لینی چاہیے، یا نہیں؟ اگر پڑھ لی گئی تو ادا ہوگی، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

نماز پڑھنے کے لیے ایسا امام منتخب کرنا چاہیے، جو صحیح العقیدہ ہو؛ تاہم اگر بریلوی مسلک کے کسی امام کے پیچھے نماز بے خبری میں پڑھ لی گئی، یا اس کے علاوہ کہیں اور جماعت ملنا ممکن نہ تھا، اس حالت میں پڑھ لی گئی تو نماز ہوگئی۔(۱) واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۱۵/۱۱/۱۴۰۱ھ۔ (فتویٰ نمبر: ۱۷/۲۳، ج) (فتاویٰ عثمانی: ۱/۴۴۲)

== وكذا كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها. (الدر المختار، باب صفة الصلاة، انيس)

وفي الشامية: بل قال في تنقيح القدير والحق التفصيل بين كون تلك الكراهة كراهة تحريم فتجب الإعادة أو تنزيه فتستحب، إلخ. (ردالمحتار: ٤٥٧/١)(باب قضاء الفوائت، انيس)

(۱) وفي الدر المختار: ٥٦٢/١، ط: ايچ ايم سعيد: صلى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة. وقال الشامي تحته: قوله نال فضل الجماعة أفاد أن الصلاة خلفهما أولى من الإنفراد، إلخ. (مطلب: البدعة خمسة أقسام، انيس)

''یارسول اللہ'' کہنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: گذارش ہے کہ جو پیش امام ''یارسول اللہ'' کہتا ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر وناظر کا عقیدہ رکھ کر ''یارسول اللہ'' پکارتا ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، ہوگی، حاضر وناضر سوائے ذات خدا کے کوئی دوسرا نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دارالعلوم دیوبند، الجواب صحیح: سید احمد علی سعید، نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

(نظام الفتاویٰ: ۵/۲۱۹-۲۲۰)

اذان وانگشت بوسی کرنے اور ''صدقت یارسول اللہ'' کہنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں: ایک شخص اذان کے وقت جب کہ **''أشهد أن محمدًا رسول اللّٰه''** کہا جاتا ہے، وہ اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر مس کرتا ہے اور **''صدقت یارسول اللّٰه وقرة عینی فی یارسول اللّٰه''** کہتا ہے، کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ اذان کے **''أشهد أن محمد رسول اللّٰه''** کہتے وقت دونوں انگوٹھوں کو آنکھوں پر مس کرنا ضعف بصر کے علاج کے لیے مفید ہے اور یہ جائز ہے اور اس کے پیچھے نماز درست ہے، (۱) مگر ایسا بلا ضرورت کرنا اور لازم سمجھنا بدعت ہے، (۲) اور **''صدقت یارسول اللّٰه وقرة عینی یارسول اللّٰه''** کہنا ناجائز ہے، (۳) اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دارالعلوم دیوبند

جواب صحیح ہے، اس سلسلہ میں کوئی صحیح مرفوع حدیث ثابت نہیں۔ **(کذا فی ردالمحتار)**

احقر محمود عفی عنہ (نظام الفتاویٰ: ۵/۲۲۰)

---

(۱) **يستحب أن يقال عند سماع الأولى من الشهادتين: "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" وعند الثانية منها: "قَرَّتْ عَيْنِيْ بِکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" ثم يقول "اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ" بعد وضع ظفري الإبهامين على العينين فإنه عليه السلام يكون قائدًا له إلى الجنة، كذا في كنز العباد، قهستاني، ونحوه في الفتاویٰ الصوفية، وفي كتاب الفردوس: من قبّل ظفري إبهاميه عند سماع "أشهد أن محمدًا رسول اللّٰه" في الأذان أنا قائده ومدخله في صفوف الجنة. وتمامه في حواشي البحر للرملي عن المقاصد الحسنة للسخاوي وذكر ذلک الجراحي وأطال،** ==

قیام میلاد پر حضور کی آمد کا عقیدہ رکھنے والے امام کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں: ایک شخص میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھتا ہے اور وہ ذکر وولادت کے وقت قیام کرتا ہے، اس وجہ سے کہ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الرسل دنیا میں ہمارے لیے تشریف لائے، ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے، یا کہ نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

ذکر ولادت مبارک کے وقت جو طریقہ قیام رائج ہے، وہ بدعت ہے، بعد میں جو مناقب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کئے ہیں، وہ سب صحیح تو ہیں؛ مگر ان کا جوڑ قیام کے ساتھ نہیں، قیام کرنے والے کو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام میلاد پر تشریف لانے کا عقیدہ رکھتے ہیں اور یہ بدعت ناجائز ہے اور ایسا سمجھنے والے کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دار العلوم دیو بند، الجواب صحیح: سید احمد علی سعید، الجواب صحیح: محمود عفی عنہ

(نظام الفتاویٰ: ۲۲۱/۵)

امام قیام سے انکار کرے:

سوال: اگر کوئی امام مسجد قیام وسلام سے انکار کرے تو کیا ان کی اقتدا از روئے شرع درست ہے، یا نہیں؟

ھو المصوب ــــــــــــــــــــ

ایسے امام کی اقتدا جائز ہے، قیام کے مروجہ طریقہ سے روکنا ایک دینی فریضہ ہے، (۱) اس کی وجہ سے امامت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا؛ بلکہ ایسے صاحب حمیت شخص کی امامت اولیٰ ہے۔

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۳۸۷/۲)

== ثم قال: ولم يصح في المرفوع من كل هذا شيء. (رد المحتار، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة، تتمة: ٢٦٧/١، انيس)

(۲) "من أصر على أمر مندوب وجعله عزمًا ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الاحتمال". (مرقاة المفاتيح، باب الدعاء في التشهد: ٧٥٥/٢، انيس)

(۳) عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد". (الصحيح لمسلم، كتاب الأقضية، باب نقض الأحكام الباطلة ورد محدثات الأمور. رقم الحديث: ١٧١٨، انيس)

حاشية صفحه هذا:

(۱) ونظير ذلک فعل كثير عند ذكر مولده صلى الله عليه وسلم ووضع أمه له من القيام وهو أيضا بدعة لم يرد فيه شيء. (الفتاوىٰ الحديثية لابن الحجر الهيثمي: ٥٨/١، دار الفكر بيروت، انيس)

تعزیہ داری کا عقیدہ رکھنے والے امام کا حکم:

سوال: مروجہ تعزیہ داری پر ایسا ایمان رکھنا کہ جو شخص تعزیہ داری کرتا ہے، اگر چھوڑ دے تو اس پر، یا اس کے خاندان میں سے کسی نہ کسی کے اوپر ترک تعزیہ داری کا وبال نازل ہوگا، ایسے شخص کو امام مسجد بنانا کیسا ہے؟ اور اس کی اقتدا میں نماز درست ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

اگر اپنا یہ عقیدہ رکھتا ہے اور لوگوں سے اپنا یہ عقیدہ بیان کرتا ہے اور کہتا ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی، اس کو امام نہ بنانا چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۱۱/۱۳۸۸ھ۔

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید، نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔ الجواب صحیح: محمود عفی عنہ، ۱۵/۱۱/۱۳۸۸ھ۔ (نظام الفتاویٰ: ۲۲۳/۵)

میلاد میں قیام کرنے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں حضرات علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اندریں مسئلہ کہ جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حاضر ناظر ہر مجلس و ہر مکان میں ہیں اور علم کلی ہے، میلاد وغیرہ میں جو اصحاب قیام کرنا لازمی سمجھ کر اور حاضر ناظر ہر مجلس و ہر مکان میں ہیں اور علم کلی ہے، میلاد وغیرہ میں جو اصحاب قیام کرنا لازمی سمجھ کر اور حاضر وموجود سمجھ کر کرتے ہیں، کا ثبوت ملتا ہے؟ خیر القرون میں بھی قیام کرتے تھے؟ اگر ایسے اعتقاد والا صاحب امامت کرے تو نماز کا اعادہ کریں، یا کہ ہو چکی؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

غیر اللہ کے متعلق علم غیب کا عقیدہ رکھنا شرک ہے، (۱) ایسے عقیدہ سے توبہ کرنا لازم ہے، اس پر قائم رہنے والے کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے لیے کھڑے ہونے سے منع فرمایا تھا۔ (۲) جب آپ کا انتقال شریف ہوا، اس کے بعد بھی وہی حکم باقی ہے، خیر القرون میں کہیں قیام معروف

---

(۱) ﴿وعنده مفاتيح الغيب لا يعلمها إلا هو﴾ (سورة الأنعام: ۵۹، انیس)
عن عائشة رضي الله عنها قال: من حدثک أن محمداً صلى الله عليه وسلم رأى ربه فقد كذب وهو يقول: ﴿لا تدركه الأبصار﴾ (الأنعام: ۱۰۳) ومن حدثک أنه يعلم الغيب فقد كذب وهو يقول: ﴿لا يعلم الغيب إلا الله﴾. (صحيح البخاري، باب قول الله تعالى ﴿عالم الغيب فلايظهر﴾ الخ (ح: ۷۳۸۰) انیس)

(۲) عن أبي أمامة قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم متوكئاً على عصا فقمنا إليه فقال: لا تقوموا كما تقوم الأعاجم يعظمم بعضهم بعضا. (سنن أبي داؤد، باب في قيام الرجل الرجل (ح: ۵۲۳۰) انیس)

ومعمول نہیں، لہذا مجرد قیام بغیر اس عقیدہ باطلہ کے بھی نہ کرنا چاہیے، کرنے والا مبتدع ہے، اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفی اللہ عنہ، مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔ المجیب مصیب: محمد شفیع عفی عنہ، مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

الجواب صحیح: بندہ محمد عبداللہ غفرلہ، مفتی خیر المدارس ملتان، ۱/۷/۱۳۷۴ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۲/۳۶۸)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھنے والے امام کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعض لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانتے ہیں اور عالم الغیب مانتے ہیں اور نور مانتے ہیں، ان کو صراحۃً کافر کہا جاسکتا ہے، یا نہیں؟ اور ان کے پیچھے اگر نماز پڑھی جائے تو نماز ہوجائے گی؟

الجواب ــــــــــــــــــــ و باللہ التوفیق

نور کہنے کی توجیہ کی جاسکتی ہے، حاضر و ناظر یا عالم الغیب سوائے ذات وخداوند قدوس اور کوئی نہیں، ذات خدا کے سوا کسی کو حاضر و ناظر، عالم الغیب کہنا علما نے کفر کہا ہے۔ (کما فی الشامی و البحر)(۱) ایسا عقیدہ رکھنے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی لہٰذا ادا تو ہوجائے گی مگر بکراہت۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دار العلوم دیوبند، ۱۶/۸/۱۳۹۰ھ۔

الجواب صحیح: محمود عفی عنہ، مفتی دار العلوم دیوبند (نظام الفتاویٰ: ۵/۲۲۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کلی کا عقیدہ رکھنے والے کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال: جو مولوی علم غیب کلی کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عقیدہ رکھتا ہے اور بمتابعت مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی حضرات علماء دیوبند کو کافر کہتا ہے اور باعث فتنہ ہے، اس کے پیچھے نماز کیسی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ

اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے اور اس کی امامت ناجائز ہے۔ (۲) واللہ اعلم (فتاویٰ مفتی محمود: ۲/۱۱۵)

(۱-۲)　وفي الخانية والخلاصة: لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد ويكفر لاعتقاده أن النبي يعلم الغيب. (البحر الرائق، كتاب النكاح: ۳/۹٤، دار الكتاب الإسلامي بيروت، انيس)

تزوج بشهادة الله ورسوله لم يجز بل قيل يكفر. (الدر المختار) قال ابن عابدين: قوله: (بل قيل يكفر) لأنه اعتقد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عالم الغيب. (ردالمحتار، كتاب النكاح: ۳/۲۷، دار الفكر بيروت، انيس)

پیغمبر علیہ السلام کے حاضر وناظر، نذر لغیر اللہ اور عبدالقادر جیلانی کی امداد کے قائل کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر اور عالم الغیب ہے، نذر لغیر اللہ کا عقیدہ رکھتا ہو اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی امداد کا قائل ہو اور اس قسم عقائد کی تشہیر کرتا ہو، کیا اس کے پیچھے اقتدا درست ہے؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: مولانا عبدالرحمٰن تجوڑی لکی مروت، ۱۹۷۲/۱۱/۶ء)

الجواب

بشرط صدق مستفتی یہ شخص کفر کی وجہ سے نا قابل امامت ہے، (۱) **يدل عليه ما في البزازية من قال: أرواح المشائخ حاضرة يعلم الغيب تعلم الغيب يكفر. (۲) وفي شرح الفقه الأكبر: ذكر الحنفية تصريحاً بالتكفير باعتقاد أن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يعلم الغيب لمعارضةِ قوله تعالىٰ: ﴿قل لايعلم من في السمٰوت والأرض الغيب الا اللّٰه﴾. (۳) وفي الخانية: تصريح بكفر من تزوج امرءةً بشهادة اللّٰه ورسوله. (۴) وهو الموفق** (فتاویٰ فریدیہ: ۴۰۸/۲-۴۰۹)

ضروریات دین سے منکر کی امامت درست نہیں ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہیں، مختار کل اور غیب دان ہیں، بشر نہیں؛ بلکہ نور ہے، اولیاء اللہ نفع اور نقصان پہنچا سکتے ہیں، ان کے نام نذر ونیاز، ان سے مدد مانگنا اور کسی حاجت کے لیے مزار پر دیگ پکانا درست ہے، کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: عبدالغفور غشتی کیمل پور، ۱۹۷۲/۸/۱۷ء)

---

(۱) قال الحصكفي: وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها ... فلا يصح الإقتداء به أصلاً فليحفظ. (الدر المختار على هامش ردالمحتار: ٤١٥/١، قبيل مطلب في إمامة الأمرد)

(۲) الفتاوىٰ البزازية علىٰ هامش الهندية: ٣٢٦/٦، الباب الثاني فيما يتعلق باللّٰه تعالىٰ

(۳) شرح فقه الأكبر، ص: ١٥١، حكم تصديق الكاهن بما يخبر به من الغيب

(۴) قال العلامة فخر الدين حسن بن منصور المعروف بقاضي خان: رجل تزوج امرأةً بغير شهود فقال الرجل والمرأة: خدائے را وپیغامبر مرا گواہ کردیم، قالوا: يكون كفراً؛ لأنه اعتقد أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يعلم الغيب وهو ما كان يعلم الغيب حين كان في الإحياء فكيف بعد الموت. (فتاوىٰ قاضي خان علىٰ هامش الهندية: ٥٧٦/٣، مايكون كفراً من المسلم وما لايكون)

الجواب

بشرط صدق مستفتی یہ شخص انکار ضروریات دین کی وجہ سے کافر ہے،ان کے پیچھے اقتدا درست نہیں ہے۔(۱) **وللتفصيل موضع آخر. وهو الموفق** (فتاویٰ فریدیہ:۲/۴۰۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر نہ ماننے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہر وقت اور ہر آن سمیع وبصیر ہے اور نشیب وفراز کی مالک ہے۔

(۲) کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اگر چہ صفات بشریت کے مصداق ہوں، یا نہ ہوں، گو کتاب کا ارشاد ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بذاتہ بشر ہیں، تب بھی ہم نہیں مانتے۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کا جز ہیں، ہمارا یہ عقیدہ ہے، راسخ عقیدہ ہے۔

(۴) صحابہ اور تابعین اور ائمہ اربعہ بھی حاضر کچھ نہیں، ناظر ہیں، کیا شریعت مقدسہ کا فتوی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوتی ہے اور کتب ائمہ اربعہ سے مفتی بہ قول تحریر فرما کر مشکور فرمادیں؟

الجواب

یہ عقائد اور کلمات کفریہ ہیں، (العیاذ باللہ) ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ، مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔ (فتاویٰ مفتی محمود:۲/۱۲۱)

گیارہویں کو ضروری کہنے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ ایک بستی میں دو فرقے ہیں، ایک فرقہ گیارہویں کو اچھا اور ضروری سمجھتا ہے اور جمعرات کے ختم کو بھی ضروری سمجھتا ہے اور جب کوئی آدمی مرجاتا ہے تو تیسرے دن قل کرتے ہیں؛ یعنی چنے بھون کر تقسیم کرتے ہیں اور چالیس دن کے بعد چاول وغیرہ پکاتے ہیں اور اس کو ضروری سمجھتے ہیں۔

---

(۱) قال العلامة الحصكفي رحمه الله: وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها كقوله: إن الله تعالىٰ جسم كالأجسام وإنكاره صحبة الصديق فلا يصح الاقتداء به أصلاً. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار: ١/٤١٥، مطلب في إمامة الأمرد، باب الإمامة)

عن أم سلمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إنما أنا بشر وإنكم تختصمون إليَّ ولعل بعضكم أن يكون ألحن بحجته من بعض فأقضي على نحو ما أسمع فمن قضيت له من حق أخيه شيئاً فلا يأخذه فإنما أقطع له قطعة من النار. (صحيح البخاري، باب موعظة الإمام للخصوم (ح: ٧١٦٨) انيس)

اور دوسرا گروہ ان سب چیزوں کو برا سمجھتا ہے اور پھر کھا بھی لیتے ہیں، نیز یہ دوسرے گروہ والے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑے بھائی جتنا درجہ ہے۔

تو آپ بندہ کے دل کی تشفی فرمائیں کہ کون سا ان دونوں میں حق پر ہے اور میں کن کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھوں، یا اکیلا ہی نماز پڑھوں؟ اور میں دیو بندی حضرات کا معتقد ہوں۔

الجواب

گروہ اول کا رسومات مذکورہ کو کرنا اور ضروری سمجھنا نا جائز ہے؛ کیوں کہ ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور ان کو ترک کرنا ضروری ہے اور ان رسومات میں شامل ہونا اور کھانا بھی نا جائز ہے اور گروہ ثانی کا یہ کہنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑے بھائی جتنا درجہ ہے، یہ بھی گمراہی ہے، لہٰذا دونوں فرقے ہی حق سے ہٹے ہوئے ہیں، لہذا اکیلا ہی نماز پڑھنا بہتر ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ اصغر علی غفرلہ، معین مفتی خیر المدارس ملتان، ۲/۷/۴/۱۳۷ھ۔ الجواب صحیح: بندہ محمد عبد اللہ غفرلہ، ۲/۷/۴/۱۳۷ھ

(خیر الفتاویٰ: ۲/۳۶۸-۳۶۹)

فاتحہ نہ پڑھنے والے امام کی امامت کا حکم:

سوال: ایک حافظ صاحب ایک گاؤں میں بچوں کو تعلیم دیتے ہیں اور گاؤں کی مسجد میں امامت بھی کرتے ہیں، ایک روز گاؤں کے کچھ لوگ مٹھائی مسجد میں تقسیم کرنے کے لئے لائے حافظ سے لوگوں نے مٹھائی پر فاتحہ کرنے کے لیے کہا تو حافظ صاحب نے انکار کیا اور کہا کہ دوسرے لوگ کر دیں؛ لیکن بضد ہو گئے اور یہاں تک کہا کہ آپ کو تنخواہ اسی لیے دی جاتی ہے تو حافظ نے غصہ میں آ کر یہ کہہ دیا کہ آپ لوگ خنزیر کا گوشت کھانے کے لیے کہیں تو کیا ہم کھائیں گے، یہ ہم سے ہرگز نہیں ہوسکتا، اس پر لوگ برہم ہو گئے اور اتنا برہم ہوئے کہ کچھ لوگ اس کے پیچھے نماز ہی نہیں پڑھ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ نماز ہی نہیں ہوگی اور کچھ مولوی حضرات بھی ان جاہلوں کا ساتھ دے رہے ہیں اور اس بات کو لے کر حافظ صاحب کو گاؤں سے نکالنا چاہ رہے ہیں اور گاؤں میں بہت کشیدگی ہے اور کچھ لوگ حافظ صاحب کے پیچھے نماز بھی پڑھ رہے ہیں اور خوش نہیں اور حافظ صاحب کو اقرار ہے کہ ہم کو نہیں کہنا چاہئے تھا؛ لیکن غصہ میں وہ لفظ نکل گیا اور حافظ صاحب نے خدائے تعالیٰ سے توبہ بھی کر لیا ہے؛ لیکن لوگوں کا کہنا ہے کہ توبہ خدا سے لوگوں کے سامنے کیجئے۔

تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ حافظ صاحب اپنے قول سے اس لائق ہو گئے کہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے؟ اور امامت کر سکتے ہیں، یا نہیں؟ اور اس قول سے توبہ خدا سے لوگوں کے سامنے ضروری ہے؟ یا تنہائی میں کر لینا کافی ہے اور حافظ صاحب کا قول صحیح ہے، یا غلط؟

الجواب ـــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

مروجہ فاتحہ خلاف سنت وشریعت ہے، لہٰذا حافظ صاحب کا انکار کرنا بجا ہے، لوگوں کا فاتحہ پر اصرار کرنا غلط تھا، ان لوگوں کو توبہ کرنی چاہیے، جو ایک خلاف سنت وشریعت عمل مصر تھے، جو حضرات فاتحہ پر مصر افراد کا ساتھ دے رہے ہیں، وہ غلطی پر ہیں، لوگوں کو چاہیے کہ اس عمل سے توبہ کریں اور حافظ صاحب کی دل آزاری کی ہے، لہٰذا ان سے معافی مانگیں، ویسے حافظ صاحب کے پیچھے صرف اس وجہ سے کہ فاتحہ نہیں پڑھا، نماز پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں، نماز جائز ہے، البتہ حافظ صاحب کو چاہیے کہ از خود ایسی جگہ کو چھوڑ دیں، جہاں کے لوگ اس درجہ نامعقول ہوں؛ لیکن صرف اس وجہ سے لوگ امام صاحب کو ہٹانا چاہیں تو ان کا یہ عمل غیر شرعی ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی (حبیب الفتاویٰ: ۸۸/۳-۸۹)

بدعات ورسومات کے مرتکب امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے مؤذن کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین دریں مسئلہ کہ ایک مؤذن صحیح العقیدہ ہے، مگر بعض دفعہ بریلوی امام کے پیچھے بھی نماز پڑھ لیتا ہے، جو بریلوی علاقہ بھر میں گیارہویں، میلاد، عرس، غیر اللہ کی نذر ونیاز اور غیر اللہ کی پکار کی تبلیغ، شرکیہ اعمال وعقائد میں مشہور ومعروف ہے، کیا اس مؤذن کی ایسے غالی مشرک مولوی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ مؤذن مذکور امام کی عدم موجودگی میں نماز بھی پڑھاتا ہے، کیا اس کے پیچھے اقتدا صحیح ہے، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــ

تحقیق کی جاوے، اگر واقعی اس شخص کے عقائد شرکیہ ہوں تو اس کی امامت درست نہیں اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں اور اگر عقائد اس کے شرکیہ نہیں، البتہ بدعات کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی امامت بھی مکروہ تحریمی ہے، مؤذن اگر صحیح العقیدہ ہے اور مرتکب بدعات کا نہیں تو اس کی امامت جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ مفتی محمود: ۱۱۶/۲)

مجاور کی ولی اللہ کی امامت کرنا:

(الجمعیۃ، مورخہ: ۵/جون ۱۹۳۷ء)

سوال: اگر ایک مجاور ولی اللہ کا پیش امامی کر رہا ہے تو اس کے پیچھے نماز ہوتی ہے، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــ

مجاور اگر کوئی شرک وبدعت کا کام نہ کرتا ہو تو اس کی امامت درست ہے۔ (۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی (کفایت المفتی: ۱۳۳/۳)

---

(۱) ويكره إمامة عبد وأعرابی وفاسق و أعمٰی. (الدر المختار مع ردالمحتار: ۵۵۹/۱-۵۶۰)

قبر پر چراغ روشن کرنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں:

(۱) ایک شخص اپنے والد ماجد صاحب کے انتقال کے بعد پختہ وچونہ گچ کی قبر بنا کر جمعرات کو وہاں جا کر چراغ روشن کرتا ہے اور روکنے سے الٹا لڑتا ہے اور کہتا ہے کہ از روئے شرع شریف قبروں پر چراغ روشن کرنا جائز؛ بلکہ سعادت دارین کا سبب ہے، کیا ایسے شخص کی امامت جائز ہے، یا نہیں؟

(۲) وہ اپنے پیر صاحب کے بتلائے ہوئے وظائف کو اس طریقہ سے پڑھتا ہے، نماز کی بھی کوئی پرواہ نہیں اور لوگوں کے کہنے سے یوں فریب کاری کرتا ہے کہ جو اپنے پیر مرشد کے کہنے پر نہ چلے، وہ تو ذلیل وخوار ہو گیا اور میں تو اپنے پیر کے بتلائے ہوئے وظائف کو اس طریق سے کرتا ہوں۔

(۳) مذکور شخص کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر کہنا بے دینی ہے، یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے اور اگر اس کے اس عقیدہ باطلہ کی تردید قرآنی آیات واحادیث سے کی جائے تو پھر اپنے مولوی احمد یار صاحب بدایونی کی کتاب ''جاء الحق'' کا حوالہ دیتا ہے کہ انہوں نے اس طرح تحریر فرمایا ہے، بہر حال وہ بھی تو عالم ہیں، قرآن کو اچھی طرح سمجھتے ہیں، کس طرح اتنی غلطی کر سکتے ہیں۔

(۴) اسی مذکور شخص کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ کو خداوند کریم نے سیاہ وسفید کا مختار بنا دیا ہے، جس کو چاہیں جلائیں اور جس کو چاہیں زندہ رکھیں اور اپنے اعلیٰ حضرت کی کتاب ''فتاویٰ رضویہ'' وحکیم مولوی امجد علی کی ''بہارِ شریعت'' اٹھا کر دکھاتا ہے کہ انہوں نے اس طرح تحریر فرمایا اور ان جیسا کوئی عالم نہیں گذرا، لہذا یہ عقائد عین جزء ایمانی ہوئے، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے شخص کی امامت جائز ہے، یا نہیں؟ اور یہ مذکور شخص ایسے عقائد رکھ کر کون سے گناہ کا مرتکب ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

مذکورہ شخص کے عقائد واعمال سراسر اسلام کے خلاف ہیں، اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ، مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔ (فتاویٰ مفتی محمود: ۲/۱۱۷)

قبر والوں سے مشکل کشائی کا عقیدہ رکھنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ جس آدمی کا عقیدہ یہ ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے ہیں اور بشر (انسان) کہنے سے غصہ لگتا ہے اور قبر والوں سے حاجت روائی مشکل کشائی سفارش کروانے کو ضروری سمجھتا ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کو مستقل امام بنانا درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

شرح فقہ اکبر میں ہے:

ثم إعلم أن الأنبياء عليهم السلام لم يعلموا المغيبات من الأشياء، إلاما علمهم الله تعالىٰ أحيانًا وذكر الحنفية تصريحًا بالتكفير باعتقاد أن النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب، لمعارضة قوله تعالىٰ: ﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ﴾ كذا في المسائرة. (۱/۱۵۸)(۱)

پس معلوم ہوا کہ شخص مذکور کا عقیدہ غلط ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ، نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اس شخص کی اقتدا کرنا اور امام بنانا جائز نہیں۔

الجواب صحیح: محمود عفا اللہ عنہ، مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان (فتاویٰ مفتی محمود: ۲/۱۲۴)

جس کا عقیدہ یہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام چیزوں کا علم تھا، اس کی امامت:

سوال: اگر کوئی شخص اس بات کا معتقد ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کلی، یا جزئی تھا تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

بعض مغیبات کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلام حق تعالیٰ ہونا مسلم و متفق علیہ ہے، البتہ یہ عقیدہ رکھنا کہ جمیع مغیبات کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب بالاستقلال تھے، خلافِ عقیدہ اہل سنت والجماعت ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز کرنا لازم ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/۱۲۱)

مزار کی مٹی کھانے والے اور اس پر سجدہ کرنے والے کی امامت:

سوال: جو شخص مزار کی مٹی کھاتا ہے اور مزار پر سجدہ کرتا ہے، اگر وہ شخص مرغی، یا خصی، یا مٹھائی خادم کو دے تو کیا وہ سب چیزیں حرام ہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

(۱) شرح الفقه الأكبر لملا علي قاري، الأنبياء لم يعلموا المغيبات: ۱۸۳، المطبع الحنفي، انيس

ذكر الحنفية (في فروعهم) تصريحا بالتكفير باعتقاد أن النبي يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالىٰ ﴿قل لا يعلم من في السموت والارض الغيب إلا الله﴾ (المسامرة شرح المسائرة: ۲/۲۱۲، دائرة المعارف الاسلامية)

(۲) علم المغيبات من اختصاص الله تعالىٰ فلا يعلمها أحد من خلقه لا جني ولا غيره إلا ما أوحى الله به إلى من يشاء من ملائكته أو رسله. (فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث والإفتاء: ۱/۳٤٦، الرياض، انيس)

ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق، ومبتدع: أي صاحب بدعة وهي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول. (الدر المختار على هامش رد المحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۳-۵۲٤، ظفير)

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

اگر یہ چیزیں بزرگ کے نام پر چڑھاوے کی ہیں تو ان کا لینا حرام ہے،(۱) ایسے شخص کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔(۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۹/۲/۲۲ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۶۲/۶-۲۶۳)

چڑھاوا، اور دیگ چڑھانے والے کی امامت:

سوال: ہم لوگ جماعت دیوبندیہ کے ساتھ ہیں اور ہماری مسجد کے امام صاحب قبروں پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں اور پیروں کے نام کی دیگیں بھی کرتے ہیں اور دیوبندی علماء کو برا بھلا کہتے ہیں کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہے، میں نے سب پر ہاتھ پھیر رکھا ہے، وہ تبلیغ کو غلط بات کہتے ہیں، وہ سنت کو ایک ایک رکعت کر کے پڑھتے ہیں، کیا ہماری نماز ایسے امام کے پیچھے ہو جاتی ہے یا نہیں؟ ان کا رکھنا کیسا ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

قبروں پر چڑھاوا چڑھانا، پیروں کے نام کی دیگیں کرنا،(۳) علماء حق کو برا کہنا سنتیں مستقل ترک کرنا، یہ ایسی

---

(۱) واعلم أن النذر الذی یقع للأموات من أکثر العوام وما یؤخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوها إلٰی ضرائح الأولیاء الکرام تقربا إلیهم فهو بالإجماع باطل و حرام مالم یقصدوا صرفها لفقراء الأنام وقد ابتلٰی الناس بذلک". (الدرالمختار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم: ٤٣٩/٢، سعید) (فصل فی صوم الست من شوال، انیس)

(۲) ویکره إمامة عبد وأعرابی و فاسق وأعمٰی". (الدرالمختار)

"قوله: (وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الإستقامة، ولعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر، والزانی وآکل الربا ونحو ذلک... وأن کراهة تقدیمه کراهة تحریم". (الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة: ٥٥٩/١-٥٦٠، سعید) (مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس)

(۳) واعلم أن النذر الذی یقع للأموات من أکثر العوام وما یؤخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوها إلٰی ضرائح الأولیاء الکرام تقربًا إلیهم فهو بالإجماع باطل وحرام مالم یقصدوا صرفها لفقراء الأنام وقد ابتلٰی الناس بذلک. (الدرالمختار، فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم: ٤٣٩/٢، سعید) (مطلب فی صوم الست من شوال، انیس)

ویکره إمامة عبد وأعرابی و فاسق وأعمٰی. (الدرالمختار)

"قوله: (وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر، والزانی وآکل الربا ونحو ذلک... وأن کراهة تقدیمه کراهة تحریم". (الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة: ٥٥٩/١-٥٦٠، سعید) (مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس)

خرابیاں ہیں کہ جب تک ان سے توبہ نہ کرے، اس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دیوبند سہارنپور، ۱۳۹۱/۶/۳ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۶۳/۶)

مرشد کے نام کا جھنڈا لگانے والے کی امامت:

سوال: ایک مسجد کے پیش امام اپنے مرشد کے نام کا جھنڈا لگاتے ہیں اور نیاز وغیرہ کرکے کھالیتے ہیں اور مزار کی پرستش کرتے ہیں، ان کے پیچھے نماز درست ہوگی، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

اگر خدا کے نام پر غریبوں کو دے کر اپنے مرشد کو ثواب پہونچا دیں تو درست ہے، اگر مرشد ہی کے نام پر نیاز کرتے ہیں اور خود کھالیتے ہیں تو یہ طریقہ غلط ہے۔(۲)

(۱) قال سهل بن عبدالله التسترى: لا يزال الناس بخير ما عظموا السلطان والعلماء فإن عظموا هذين أصلح الله دنياهم وأخراهم وإن استخفوا بهذين أفسد دنياهم وأخراهم. (عقيدة المسلم فى ضوء الكتاب والسنة. (تفسير القرطبى: ٢٦٠/٥، انيس)

أن الاستهزاء بالعلماء والصالحين لأجل ما هم عليه من العلم الشرعى واتباعهم للقرآن الكريم والسنة النبوية الصحيحة هو فى حقيقته استهزاء بآيات الله تعالىٰ وسخرية بشرائع دين الله عزوجل ولا شك أن هذا الاستهزاء كفر يناقص الإيمان يقول الله تعالىٰ: ﴿وإذا علم من آياتنا شيئا اتخذها هزوا أولئك لهم عذاب مهين﴾ (الجاثية: ٩) ولم يجيء إعداد العذاب المهين إلا فى حق الكفار. (الصارم المسلول لابن تيمية، : ٥٢، انيس)

وفى الخلاصة: من قال: قصصت شاربك وألقيت العمامة على العاتق استخفافاً يعنى بالعالم أو بعلمه كفر. (الموسوعة العقدية-الدرر السنية، المطلب الثانى: الإستهزاء بالعلماء: ٦١/٧، انيس)

ويكره إمامة عبد وأعرابى و فاسق وأعمٰى". (الدر المختار)

"قوله: (وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة، و لعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزانى وآكل الربا ونحو ذلك...أن كراهة تقديمه كراهة تحريم". (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ٥٥٩/١-٥٦٠، سعيد) (مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد، انيس)

(۲) واعلم أن النذر الذى يقع للأموات من أكثر العوام وما يؤخذ من الدراهم و الشمع والزيت ونحوها إلىٰ ضرائح الأولياء الكرام تقربًا إليهم، فهو بالإجماع باطل وحرام مالم يقصدوا صرفها لفقراء الأنام، وقد ابتلىٰ الناس بذلك". (الدر المختار، كتاب الصوم، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم: ٤٣٩/٢، سعيد) (مطلب فى صوم الست من شوال، انيس)

ويكره إمامة عبد وأعرابى و فاسق وأعمٰى". (الدر المختار) "قوله: (وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الإستقامة، و لعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزانى وآكل الربا ونحو ذلك...وأن كراهة تقديمه كراهة تحريم". (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ٥٥٩/١-٥٦٠، سعيد)

پیر کے نام کا جھنڈا لگانا بھی غلط ہے،(۱) مزار کی پرستش (سجدہ کر کے) تو مشرکانہ طریقہ ہے،(۲) ایسا شخص امام بنانے کے قابل نہیں، جب تک توبہ کر کے اصلاح نہ کرے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیو بند، ۱۱/۱/۱۳۹۳ھ۔(فتاویٰ محمودیہ:۲۶۳/۶-۲۶۴)

ہندوؤں کا بکرا ذبح کرنے والے کی امامت:

سوال(۱) اہل ہنود کافر، زید کے مکان پر آئے اور کہا: چلو صاحب ہمارے دو بکرے ذبح کر دو، یہ مسلمان اس کے ساتھ دریا پر بلا روک ٹوک چلا گیا، ذبح کرنے سے پہلے اس مسلمان نے ان آدمیوں (کفاروں) سے دریافت کیا کہ بکروں کو کس کے واسطے ذبح کرتے ہو، کہا کہ ہمیں خواجہ کی بھینٹ دینی منظور ہے، ان اہل ہنود کے ساتھ سوائے بکروں کے دلیا بھی بھیٹ کے لئے موجود تھا، جو مسلمانوں کی نظروں نے بھی دیکھا ہے، اب پوچھنا اس امر کا ضروری ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنی کیسی ہے؟

(۲) اب اس مسلمان آدمی سے دو چار گاؤں کے آدمیوں نے جو اس گاؤں میں رہتے ہیں، جہاں یہ پڑھا لکھا مسلمان رہتا ہے، پوچھا کہ تم نے ان اہل ہنود کے وہ بکرے کیوں ذبح کئے؟ یا ایسا امر کیوں کیا؟ تو اب وہ مسلمان پوچھنے والے کو جواب دیتا ہے کہ میں نے ان سے کہا ہے کہ تم اس کو رب کے واسطے ذبح کرو اور ثواب اس کا خواجہ کو پہونچاؤ، یہ مسلمان آدمی شاید ان پوچھنے والوں کے رعب داب سے یہ بات کہتا ہے، یا شریعت کے ڈر سے ہمیں کافی ثبوت نہیں کہ اس نے ان سے ایسا کہا، یا نہیں کہا؛ کیوں کہ دوسرا سوائے اہل ہنود اور اس ذبح کرنے والے کے اور مسلمان وہاں موجود نہیں تھا، باقی وہ اپنی زبان سے اس بات کو ضرور کہتا ہے، اس آدمی کو ایسا جواب دینا کیسا ہے؟

(۳) یہ مسلمان ہر ایک پوچھنے والے کو جواب دیتا ہے کہ مسئلہ صحیح ہے، اس مسئلے کو وہ مسلمان صحیح اس واسطے کہتا ہے کہ اگر وہ ان بکروں کو گنڈا (۳) سے مارتے تو ان کی جان بری طرح سے نکلتی، چلو شریعت کی تکبیر سے حلال ہی کرو، اس خیال سے حلال کرنا کیسا ہے اور اس مسلمان کی سب باتیں شریعت کی رو سے تحریر کرنی ضروری ہے؟

---

(۱) ”[تنبيه]: كره بعض الفقهاء وضع الستور والعمائم والثياب على قبور الصالحين“. (ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس: ٣٦٣/٦، سعيد)

(۲) قال الإمام الشاه ولي الله رحمه الله تعالى: ”فمنها أنهم كانوا يسجدون للأصنام والنجوم، فجاء النهي عن سجدة غير الله، قال: قال تعالى: ﴿ولا تسجدوا للشمس ولا للقمر، واسجدوا لله الذي خلقهن﴾ (سورة فصلت: ٣٧) (حجة الله البالغة، المبحث الخامس مبحث البر والإثم، السجود لغير الله: ١٨٤/١، قديمي)

(۳) ”گنڈاسا: چارا کاٹنے کا ہتھیار، لاٹھی میں لگا ہوا لوہے کا تیز ہتھیار“۔ (فیروز اللغات، ص:۱۱۰۹، فیروز سنز، لاہور)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اگر ان مسلمان نے ان کفار سے یہ کہا کہ ان بکروں کو خدا کے نام پر ذبح کرو اور ثواب خواجہ کو پہونچاؤ، تب تو اس کے ذبح کرنے میں کوئی نقصان نہیں، (۱) اس سے اس کی امامت میں کوئی خرابی نہیں آئی اور جب کہ کوئی اور شخص وہاں موجود نہیں تھا اور وہ مسلمان کہتا ہے کہ میں نے ایسا کہا تو پھر اس کا اعتبار کیوں نہیں کیا جاتا، تردید کی وجہ کیا ہے، اس کا اعتبار کرنا چاہئے، محض اس وجہ سے کہ یہ شاید پوچھنے والوں کے رعب سے، یا شریعت کے مسئلہ سے ڈر کر اب بات بناتا ہے اور اس وقت اس نے نہیں کہا ہوگا، اس کا اعتبار نہ کرنا اور اس کو جھوٹا سمجھنا جائز نہیں، جب کوئی پکی دلیل نہ ہو، مسلمان کے قول کا اعتبار کرنا چاہئے۔ (۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۳۵۹/۶/۱۳ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۳۵۹/۶/۱۳ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۶۴/۶-۲۶۶)

---

(۱) قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿فکلوا مما ذکر اسم اللّٰہ علیہ إن کنتم بآیاتہ مؤمنین﴾ (الأنعام: ۱۱۸)

"ھٰذا إباحة من اللّٰہ، لعبادہ المؤمنین أن یاکلوا من الذبائح ماذکر علیہ إسمہ، وھو مفھومہ: أنہ لایباح ما لم یذکر اسم اللّٰہ علیہ، کما کان یستبیحہ کفار قریش من أکل المیتات، وأکل ماذبح علی النصب وغیرھا". (تفسیر ابن کثیر: ۲۲۶/۲، مکتبة دار الفیحاء، دمشق)

"للإنسان أن یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلاة أو صوماً أو صدقة أو غیرھا، کذا فی الھدایة، بل فی زکاة التتارخانیة عن المحیط: الأفضل لمن یتصدق نفلاً أن ینوی لجمیع المؤمنین والمؤمنات؛ لأنھا تصل إلیھم ولاینقص من أجرہ شیء، آہ .ھو مذھب أھل السنة والجماعة". (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة: ۲۴۳/۲، سعید) (مطلب فی زیادة القبور، انیس)

(۲) عن أبی ظبیان عن أسامة بن زید وھٰذا حدیث ابن أبی شیبة، قال: بعثنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی سریة، فصبحنا الحرقات من جھینة، فأدرکت رجلاً فقال: لاإلٰہ إلا اللّٰہ، فطعنتہ فوقع فی نفسی من ذلک، فذکرتہ للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: "أقال لا إلٰہ إلا اللّٰہ وقتلتہ"؟ قال: قلت: یارسول اللّٰہ! إنما قالھا خوفاً من السلاح قال: "أفلا شققت عن قلبہ حتیٰ تعلم أقالھا أم لا"، آہ. (الصحیح لمسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم قتل الکافر بعد قولہ: لا إلٰہ إلا اللّٰہ: ۶۸/۱) (رقم الحدیث: ۹۶، انیس)

قال الإمام النووی رحمہ اللّٰہ تعالیٰ: "ومعناہ أنک إنما کلفت بالعمل بالظاھر وما ینطق بہ اللسان، وأما القلب فلیس لک طریق إلیٰ معرفة ما فیہ، فأنکر علیہ امتناعہ من العمل بما ظھر باللسان، وقال: "أفلا شققت عن قلبہ" لتنظر ھل قالھا القلب واعتقدھا وکانت فیہ أم لم تکن فیہ، بل جرت علی اللسان فحسب". یعنی وأنت لست بقادر علیٰ ھٰذا فاقتصر علی اللسان فحسب یعنی ولا تطلب غیرہ". (الکامل للنووی علی الصحیح لمسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم قتل الکافر بعد قولہ: لا إلٰہ إلا اللّٰہ: ۶۸/۱، قدیمی)

میلاد اور دسویں میں شریک ہونے والے کی امامت:

سوال: جو شخص صرف اس وجہ سے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا کہ امام صاحب دسویں اور میلاد شریف میں شرکت نہیں کرتے، ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے؟ کیا ایسے امام کے پیچھے ہماری نماز ہوگی، یا نہیں؟

(ظہور احمد، جامع مسجد کوکرو، ضلع مظفر نگر)

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

میلاد مروجہ، دسویں، وغیرہ ثابت نہیں، بدعت ہے، (١) ان چیزوں میں اگر امام شرکت نہ کرے تو امامت میں خلل نہیں آتا، جو شخص ان باتوں میں شریک نہ ہونے والے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا، وہ غلطی پر ہے، تارک سنت ہے، (٢) جماعت کے ثواب سے محروم ہے، اس کو باز آنا چاہیے۔ (٣) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ١١/٢/١٣٨٩ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ٢٦٦/٦-٢٦٧)

(١) ومن جملة ما أحدثوه من البدع مع اعتقادهم أن ذلک من أكبر العبادات وإظهار الشعائر ما يفعلونه في شهر ربيع الأول من المولد، وقداحتوٰى على بدع ومحرمات جُمَّة، فمن ذلک استعمالهم المغاني ومعهم آلات الطرب من الطار المصرصر والشبابة،وغيرذلک مما جعلوه آلة للسماع،ومضوا في ذلک على العوائد الذميمة،في كونهم يشتغلون في أكثر الأزمنة التي فضلها الله تعالىٰ وعظمهابدع و محرمات. (المدخل،فصل في المولد: ٢/٣، مصطفىٰ البابي الحلبي،مصر)

قال الله تعالىٰ: ﴿لقد كان لكم في رسول الله أُسوة حسنة﴾(سورة الأحزاب: ٢١)

عن حذيفة رضي الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم: لا يقبل الله لصاحب بدعة صوماً ولاصلاةً ولا صدقةً ولاحجاً ولا عمرةً ولاجهاداً ولا صرفاً ولا عدلاً يخرج من الإسلام كما تخرج الشعرة من العجين. (سنن ابن ماجة،باب اجتناب البدع والجدول،ص: ٦،ميرمحمد كتب خانة كراچي)(رقم الحديث: ٤٩،انيس)

"عن عائشة رضي الله عنهاقالت:قال رسول الله صلى ا لله عليه وسلم :"من أحدث في أمرنا هٰذا ما ليس منه فهو رد". (الصحيح لمسلم،كتاب الأقضية،باب نقض الأحكام الباطلة ورد محدثات الأمور: ٢ / ٧٧ ، قديمي) (رقم الحديث: ١٧١٨،انيس)

ويكره اتخاذ الضيافة من الطعام من أهل الميت؛لأنه شرع في السرور لافي الشرور،وهي بدعة مستقبحة ... وأطال في ذلک في المعراج،وقال:وهذه الأفعال كلها للسمعة والرياء،فيحترزعنها؛لأنهم لايريدون بها وجه الله تعالىٰ.(ردالمحتار، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة: ٢/ ٢٤٠-٢٤١،سعيد)

(٢) "والجماعة سنة مؤكدة للرجال، وقيل:واجبة، وعليه العامة". (الدرالمختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ١/ ٥٥٣-٥٥٤،سعيد)

(٣) عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:صلاة الرجل في الجماعة تزيد على صلاته وحده سبعا وعشرين.(صحيح لمسلم،باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد،الخ (ح: ٦٥٠)انيس)

تیجہ چالیسواں کرانے والے کی امامت:

سوال: ایک امام تیجہ، دسواں، چالیسواں بھی حدیث سے ثابت فرماتے ہیں، یہ کہاں تک درست ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

ان امام صاحب سے وہ حدیث پورے مع حوالہ کے لکھوائیے، تب اس کے متعلق کچھ لکھا جائے گا۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ:۲۶۷/۶)

علما کے حقوق کو انبیا کے حقوق کے برابر کہنے والے امام کا حکم:

سوال: ایک شخص کہتا ہے کہ علما کے حقوق انبیاء کے حقوق کے برابر ہیں، دلیل یہ پیش کرتا ہے کہ علما، انبیا کے وارث ہیں۔ کیا اس شخص کا قول صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو کیا ایسے شخص کی اقتدا میں نماز درست ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

علماء ربانیین انبیاء کرام کے بیشک وارث ہیں،(۱) اور ان کے بھی حقوق ہیں؛ لیکن بالکل انبیاء علیہم السلام کے حقوق نہیں ہیں، نفس حقوق جیسے نہیں ہیں، نفس حقوق وتعظیم میں شریک ہیں، درجات حقوق ودرجات تعظیم میں نہیں شریک ہیں؛ اس لیے قائل کے قول کی توجیہ ہوسکتی ہے، جب تک صریح غلطی ظاہر نہ ہو، اس کی اقتدا درست رہے گی۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دار العلوم دیوبند، ۲۲/۱۱/۱۳۸۵ھ۔

الجواب صحیح: محمود عفی عنہ، ۱۴/۱۱/۱۳۸۵ھ۔(نظام الفتاویٰ:۲۲۴/۵-۲۲۵)

مشائخ حقہ کو برا بھلا کہنے اور ان پر الزام لگانے والے امام کا حکم:

سوال: وہ شخص (جو اپنے آپ کو مذہب کا پیشوا سمجھے، جب کہ اس کے پاس کسی قسم کی تعلیم وتربیت یا سند نہیں ہے، صرف لوگوں اور سفر وغیرہ کی کسی سنی باتوں پر یقین واعتماد اور ایمان رکھے) کسی ایسے عالم اور فاضل سے بلا وجہ کا بغض وکینہ رکھے، اس کے ہر کام میں ذاتی وباطنی میں غلطیاں اور کمیاں تلاش کرے، دوسروں کے سامنے اس عالم کی

(۱) عن أبی الدرداء عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أنہ قال: "العلماء ورثۃ الانبیاء،إن الأنبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما إنما ورثوا لعلم، فمن أخذہ،أخذ بحظ وافر".(سنن الترمذی،باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ (ح:۲٦٨٢)/سنن أبی داؤد،باب الحث علی طلب العلم (ح:۳٦٤١)انیس)

غیبت غیر موجودگی میں کرے اور چھوٹے الفاظ اس کی شان میں کہے، اسے ہر طرح سے بے عزت اور رسوا کرنے کی کوشش کرے، یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ فعل صرف ذات خداوندی کے ہی پاس ہے۔

وہ شخص جو مذہبی تعلیم و تربیت اور سند سے پرے ہو اور اپنے مذہب کا اور مسجد کا ٹھیکیدار، متقی، پرہیزگار تسلیم کروانا چاہتا ہو، نیت نماز میں ایک کولہے پر کھڑا رہے، بار بار پیروں کے لیے جگہ بدلے، رکوع سجدہ اور قیام جو نماز کے اہم ستون ہیں، اہتمام نہ کرے، رکوع سے فوراً کھڑا ہونا، فوراً سجدہ کر کے دوسرا سجدہ ادا کرنا اور پھر سلام پھیر لینا، گویا نماز جلد اختتام از جلد اختتام تک پہنچانا، نگاہوں کو کبھی اِدھر اُدھر پھرانا، ایسا نماز کا معمول بنالینا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

جو شخص علما و مشائخ حقہ کو برا بھلا کہتا ہو، ان کی نسبت مذکورہ برائیاں کرتا ہو، یا نماز کو سنت کے خلاف پڑھتا ہو، رکوع و سجود وغیرہ ٹھیک نہ کرتا ہو، بلکہ واجبات تک ترک کرتا ہو، اس کو امام نہ بنایا جائے، اگر وہ سمجھانے سے، منع کرنے سے بھی اپنی غلطیوں وکوتاہیوں سے باز نہ آئے تو اس کے پیچھے نماز با کراہت تحریمی ادا ہوگی۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: محمد ظفیر غفرلہ۔ الجواب صحیح: کفیل الرحمٰن نشاط۔ (نظام الفتاویٰ: ۲۲۵/۵-۲۲۶)

(۱) أن الاستهزاء بالعلماء والصالحين لأجل ما هم عليه من العلم الشرعي واتباعهم للقرآن الكريم والسنة النبوية الصحيحة هو في حقيقته استهزاء بآيات الله تعالىٰ وسخرية بشرائع دين الله عزوجل ولا شك أن هذا الاستهزاء كفر يناقص الإيمان يقول الله تعالىٰ: ﴿وإذا علم من آياتنا شيئا اتخذها هزوا أولئك لهم عذاب مهين﴾ (الجاثية: ۹) ولم يجيء إعداد العذاب المهين إلا في حق الكفار. (الصارم المسلول لابن تيمية، ۵۲: ۲، انيس)

چار رکعت والی نماز کے دوسری اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ ضم سورت کی بحث میں علامہ شامی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خلاف سنت سے عمل میں کراہت آجاتی ہے۔

(قوله: وهل يكره) أي ضم السورة (قوله: المختار لا) أي لا يكره تحريما بل تنزيها لأنه خلاف السنة، آه. (رد المحتار، واجبات الصلاة: ۴۵۹/۱، دار الفكر، انيس)

عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل المسجد، فدخل رجل، فصلى، ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فردالنبي صلى الله عليه وسلم فقال: ارجع فصل فإنك لم تصل، فصلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ارجع فصل فإنك لم تصل ثلاثا، فقال: والذي بعثك بالحق فما أحسن غيره فعلمني، قال: إذا قمت إلى الصلاة فكبر ثم اقرأ ما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حت تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تجمئن جالسا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم افعل ذلك في صلاتك كلها. (صحيح البخاري، باب أمر النبي صلى الله عليه وسلم الذي لا يتم ركوعه بالاعادة (ح: ۷۹۳) انيس)

ترك السنة أهون من ترك الواجب. (المحيط البرهاني، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين: ۱۰۷/۲، دار الفكر، انيس)

علمائے دیوبند کو کافر اور مرتد کہنے والے امام کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین یہاں ہمارے یہاں ایک مسجد ہے، جس پر بریلوی کا زور ہے اور اس کا امام نہایت ہی فحش گو ہے، علمائے دیوبند کو کافر، کبھی مرتد، کبھی انسانی صورت میں ابلیس (نعوذ باللہ منہ) اور ان کے ماننے والوں کو بھی یہی کہتا ہے، نیز ان کے ساتھ کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، بات کرنا، سلام مصافحہ حتیٰ کہ ان کے پاس کھڑا ہونا اور ان کے پاس سے گذرنے کو بھی حرام بتلاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخ بتلاتا ہے تو کیا ہم ایسے شخص کو امام بنا سکتے ہیں؟ جب کہ اس امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو دل نہیں مانتا، کیا ہم اس نماز کا اعادہ کر سکتے ہیں، جب کہ ہمارا گھر مسجد کے پہلو میں ہے اور نہ ہی قرب وجوار میں کوئی مسجد، جہاں اپنی نماز ادا کریں، واضح فرمائیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

اگر واقعی اس امام کے یہاں حالت وعقائد ہیں تو اس کو امام نہ بنانا چاہیے، (۱) اور اگر بغیر فتنہ وفساد کے معزول کر کے دوسرا دیندار محتاط اور متبع سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شخص، جو امامت کا اہل ہو، مقرر کر سکتے ہیں تو اس کو ہٹا کر دوسرا شخص، مذکورہ صفت کا مقرر کرلیں اور اگر ایسا کر لینے پر استطاعت نہ ہو تو جانتے بوجھتے، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں؛ بلکہ نماز کے لئے کوئی ایک کمرہ مقررہ کر کے سب لوگ اس میں جماعت سے نماز پڑھیں، تاوقتیکہ ایسا امام ہٹ نہ جائے اور جو نمازیں لاعلمی میں پڑھ لی گئیں ہیں، ان کا دہرانا لازم نہ رہے گا، البتہ جو شخص آسانی سے اعادہ کر لینے پر قادر ہوا اور اعادہ کر لے تو بہتر وتقویٰ رہے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دارالعلوم دیوبند، ۲۹/۹/۱۴۰۹ھ۔

الجواب صحیح: حبیب الرحمٰن خیرآبادی، ۳۰ی رشوال ۱۴۰۹ھ۔ (نظام الفتاویٰ: ۲۲۶/۵-۲۲۷)

دیوبندی اور اس سے مرید ہونے والے بریلوی کی امامت:

سوال: ہمارے گاؤں کی مسجد کے موجودہ امام فاتحہ، نیاز وسلام اور قیام کرنے کے قائل ہوتے ہوئے بھی دیوبندی مدرسہ جامعہ عربیہ اشرفیہ دیناجپور کے مہتمم حضرت مولانا حاجی محمد اکرام صاحب سے مرید ہوئے ہیں، اس امام کے پیچھے عقائد اہل سنت رکھنے والوں کی نماز درست ہے، یا نہیں؟

(۱) عن أبی بکرة رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: "اغد عالما أو متعلما أو مستمعا أو محبا ولا تکن الخامسة فتهلک" قال: عطاء: قال لی مسعر بن کدام: یا عطاء زدتنا فی هذا الحدیث زیادة لم تکن فی أیدینا وإنما کان فی أیدینا "اغد عالما أو متعلما" یا عطاء! ویل لمن لم یکن فیه واحدة من هذه، قال أبو عمر: الخامسة التی فیها الهلاک معاداة العلماء وبغضهم ومن لم یحبهم فقد أبغضهم أو قارب ذلک وفیه الهلاک، واللہ أعلم. (جامع بیان العلم وفضله، باب قوله صلی اللہ علیه وسلم: العلم: ١٤٧/١، دار ابن الجوزی، انیس)

دارالافتا ادارۂ شرعیہ کا جواب:

صورت مسئولہ میں اگر مذکورہ امام نے عقائد علماء دیو بند پر مطلع ہوکر اور انہیں حق جان کر ایسے بددین کے ہاتھ پر بیعت کیا، جس کے عقائد کفریہ **أظهر من الشمس** ہیں تو شرعاً حقاً ایماناً اس کی اقتدا باطل، نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

مجمع الأنهر میں ہے:

"**من شک فی عذابه و کفره فقد کفر**". (۱)

مسلمانوں کو ایسے امام سے فوراً رشتۂ ایمان توڑ لینا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے:

"**إیاکم و إیاهم لایضلونکم و لایفتنونکم**". (۲) (ان سے تم بچو اور انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہی وفتنہ میں نہ ڈال دیں)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد ابوالکلام فیض مصباحی، خادم دارالافتاء ادارۂ شرعیہ پٹنہ، بہار

دارالافتاء امارت شرعیہ کا جواب:

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

علماءِ دیو بند کے وہی عقائد ہیں، جو اہل سنت والجماعت، جمہور صحابہ، تابعین اور ائمۂ اربعہ کے عقائد ہیں، (۳) یہ حضرات سچے اور مخلص ایماندار ہیں، ان کی امامت بلا شبہ جائز و درست ہے اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا صحیح ہے، ان پر کفر کا فتویٰ لگا کر ان کو اسلام سے الگ قرار دینا گمراہی اور جہالت ہے، اللہ تعالیٰ ایسے فتویٰ دینے والوں کو ہدایت دے اور فکر سلیم عطا فرمائے اور دین کے راستہ پر چلائے۔ (آمین)

ہر شخص کو اپنے ایمان و عمل کا محاسبہ کرنا چاہئے، اللہ کے یہاں ہر ایک کو جانا ہے، وہاں کفر و ایمان کا فیصلہ ہو جائے گا، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سہیل احمد قاسمی، ۵/صفر ۱۴۱۴ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۴۲۲، ۳۲۴)

---

(۱) **مجمع الأنهر فی شرح ملتقی الأبحر، فصل فی بیان أحکام الجزیة: ۶۷۷/۱، دار إحیاء التراث العربی، انیس**

(۲) **صحیح لمسلم عن أبی هریرة عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، باب فی الضعفاء والکذابین (ح:۷) انیس**

(۳) اس طرح کے لوگ اہل سنت والجماعت میں شامل ہیں، جن کی نجات و کامیابی کی بشارت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ [مجاہد]

"عن عبد اللّٰه بن عمرو قال: قال رسول صلی اللّٰه علیه وسلم: " لیأتین علیٰ أمتی کما أتیٰ علیٰ بنی إسرائیل حذو النعل حتیٰ إن کان منهم من أتیٰ أمة علانیة لکان فی أمتی من یصنع ذلک وإن بنی إسرائیل تفرقت علیٰ ثنتین وسبعین ملة وتفترق أمتی علیٰ ثلاث وسبعین ملة کلهم فی النار إلا ملة واحدة قالوا ومن هی یارسول اللّٰه قال ما أنا علیه وأصحابی. {رواه الترمذی} (مشکوة المصابیح، باب الإعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی: ۳۰/۱) (رقم الحدیث: ۱۷۱، انیس)

امامت سے متعلق چند مسائل:

سوال (۱) ایک شخص عرصہ ۱۵/سال سے یہاں عیدین کی امامت کررہے تھے، بستی والوں نے ان کو جھوٹی گواہی کے الزام میں امامت سے اتار دیا اور اب پھر اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہیں، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۲) وہابی، کافر و بے دین ہیں؟ ان کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟ اور وہابی اور دیوبندی کو اگر کافر کہا جائے تو صحیح ہے؟

(۳) جس شخص کے اندر بظاہر بزرگی کسی طرح کی نہیں پائی جاتی ہے تو کیا اس پیر سے بیعت کرنا کیسا ہے؟

(۴) جو شخص پیر کا فریب دیکر دھوکا دے کر بھیک مانگتا ہے، اس کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

(۱) اگر قوم معزول کردہ امام کو امام بنانا چاہتی ہے اور اس سے رضامند ہے تو قوم ایسا کرسکتی ہے۔(۱)

(۲) وہابی اور دیوبندی کافر اور بے دین نہیں ہیں، ان کے پیچھے نماز درست ہے، ان کو کافر کہنا شرعاً غلط اور گناہ کی بات ہے۔(۱)

(۳) ہر اس پیر کے ہاتھ بیعت کرنا جائز ہے، جو کتاب وسنت کا پیرو ہو، سب سے بڑی بزرگی یہی ہے کہ انسان خلاف سنت کوئی کام نہ کرے۔(۳)

(۴) فریبی شخص جو فریب دے کر بھیک مانگے تو ایسے شخص کو امام نہ بنانا بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالصمد رحمانی (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۲۹۴-۲۹۵)

جس کا عقیدہ یہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام چیزوں کا علم تھا اس کی امامت:

سوال: اگر کوئی شخص اس بات کا معتقد ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کلی یا جزئی تھا تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

---

(۱) لقوله عليه الصلاة والسلام : التائب من الذنب كمن لاذنب له.(مشكوة المصابيح: ۲۰٦/۱)(كتاب الدعوات، باب الإستغفار و التوبة،الفصل الثالث،رقم الحديث:۲۳٦۳،انيس)

(۲) کیوں کہ یہ لوگ اہل سنت وجماعت سے تعلق رکھتے ہیں، جن کے نجات کی بشارت احادیث شریفہ میں منقول ہے۔ انیس

(۳) عن الحسن عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أنه قال:عمل قليل في سنة خير من عمل كثير في بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار .(تنبيه الغافلين بأحاديث سيد الأنبياء،باب العمل بالسنة (ح: ۹۰۰) : ٥٦/۱،دار ابن كثير دمشق بيروت،انيس)

الجواب

بعض مغیبات کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلام حق تعالیٰ ہونا مسلم ومتفق علیہ ہے، البتہ یہ عقیدہ رکھنا کہ جمیع مغیبات کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب بالاستقلال تھے، خلافِ عقیدہ اہل سنت والجماعت ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز کرنا لازم ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۲۱/۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب داں جاننے والے کی امامت:

سوال: زید جناب سرورِکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب داں جانتا ہے اور یہ آیت کریمہ ﴿ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدا﴾ (۲) اور حدیث شریف "أوتيت علم الأولين والآخرين" وغیرہ سے استدلال کرتا ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟ اگر خوف فتنہ سے نماز پڑھ لی تو اعادہ واجب ہے، یا نہیں؟

الجواب

شرح فقہ اکبر میں ہے:

"ثم اعلم أن الأنبياء عليهم السلام لم يعلموا المغيبات من الأشياء إلا ماعلمهم الله تعالىٰ أحياناً، وذكر الحنفية تصريحاً بالتكفير باعتقاد أن النبي عليه السلام يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالىٰ: ﴿قُلْ لَّايَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّااللّٰهُ﴾، كذا في المسايرة". (شرح الفقه الأكبر: ۱۸۵)(۳)

پس معلوم ہوا کہ زید کا عقیدہ باطل اور غلط ہے اور استدلال اس کا صحیح نہیں ہے اور بمقابلہ نصوص صریحہ قطعیہ کے مسموع نہیں ہے اور اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے اور اس میں پوری احتیاط کرنی چاہیے اور اگر کسی وجہ سے پڑھ لی تو اس کا اعادہ کرنا چاہیے۔(۴) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۷۰/۳-۱۷۱)

---

(۱) ويكره إمامة عبد،إلخ، وفاسق،ومبتدع: أي صاحب بدعة وهي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار،باب الإمامة: ۵۲۳/۱-۵۲۴،ظفير)

(۲) سورة البقرة: ۱۴۳،انيس

(۳) شرح فقه الأكبر،ص: ۱۵۱،حكم تصديق الكاهن بما يخبر به من الغيب،انيس

عن عائشة قالت: ومن زعم أنه يخبر الناس بما يكون في غد فقد أعظم على الله الفرية. (التوحيد لابن خزيمة، باب ذكر أخبار رويت عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها: ۵۴۸/۲،مكتبة الرشد الرياض)/الإيمان لابن منده: ۷۶۳/۲، مؤسسة الرسالة بيروت،انيس)

(۴) ويكره إمامة عبد،إلخ، ومبتدع أي صاحب بدعة وهي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لابمعاندة بل بنوع شبهة. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار،باب الإمامة: ۵۲۳/۱،ظفير)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب اور حاضر وناظر ماننے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: اگر کوئی مولوی صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر سمجھتا ہو، یا ان کو عالم الغیب سمجھتا ہو، نیز یہ بھی کہتا ہو: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی علم ہے، ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ بارش کب ہوگی؟ کوئی کب مرے گے؟ یا ان کو نور مانتا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب

جس امام کے بارے میں یہ تحقیق ہو کہ وہ مذکورہ عقائد کا قائل ہے، اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔(۱) واللہ اعلم بالصواب

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۲۵/۵/۱۳۹۱ھ (فتویٰ نمبر: ۲۲/۶۸۶، ب) الجواب صحیح: بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ (فتاویٰ عثمانی: ۱/۴۴۴)

علم غیب کے قائل اور احمد رضا کے معتقد کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں:

سوال: جو شخص علم غیب کا قائل ہو اور احمد رضا سے عقیدت رکھتا ہو، یا مرید ہو، اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

وہ شخص مبتدع ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

كما في ردالمحتار: وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لايهتم لأمر دينه وبأن في تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعاً ولايخفٰى أنه إذا كان أعلم من غيره لاتزول العلة،إلخ،فهو كالمبتدع تكره إمامته بكل حال، بل مشٰى في شرح المنية علٰى أن كراهة تقديمه كراهة تحريم،لما ذكرنا،إلخ.(ردالمحتار: ۳۷۶/۱)(۲)

---

(۱) وفي الكبيري شرح المنية: ٥١٤،طبع اكيڈمی لاهور:"ويكره تقديم المبتدع أيضاً: لأنه فاسق من حيث الإعتقاد وهو أشد من الفسق من حيث العمل".(فصل في الإمامة وفيها مباحيث،انيس)

وفي تنوير الأبصار: مع شرحه: ۵۵۹/۱ـ ٥٦١:"يكره إمامة عبد ... ومبتدع: أي صاحب بدعة وهي إعتقاد خلاف المعروف عن الرسول صلى الله عليه وسلم لابمعاندة بل بنوع شبهة...لا يكفرها،وإن كفربها فلايصح الإقتدء به أصلا...إلخ.(فصل في الإمامة انيس)

وفي غنية المتملي: ٥١٤،طبع سهيل اكيڈمی لاهور:"وإنما يجوز الإقتداء به مع الكراهة إذالم يكن مايعتقده يودی إلى الكفر عند أهل السنة، أمالو كان مؤديا إلى الكفر فلايجوز أصلاً".(فصل في الإمامة وفيها مباحيث، انيس) / نیز دیکھئے: فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۱۷۰/۳ـ ۱۷۱)

(۲) ردالمحتار،باب الإمامة: ۵۲۳/۱،ظفير (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد،انيس)

لیکن اگر اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے فتنہ کا اندیشہ ہو، یا جماعت فوت ہوتی ہو تو اسی کے پیچھے نماز پڑھے، جیسا کہ درمختار میں ہے:

"هذا إن وجد غيرهم وإلا فلا كراهة،بحر،وفى النهرعن المحيط:صلى خلف فاسق أومبتدع نال فضل الجماعة"، إلخ.

اورشامی میں ہے:

(قوله:نال فضل الجماعة)أفاد أن الصلاة خلفهما أولٰى من الانفراد. (۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۲۸۰)

کس مسجد کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا اولی ہے:

سوال: ایک مسجد نئی بن رہی ہے، لوگوں کا عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا اور کھڑے ہوکر سلام پڑھنے کا ہے، وہ لوگ مجھے اس مسجد میں نماز پڑھنے کی دعوت دے رہے ہیں کہ قرآنی آیات اور حدیث پڑھنے، سننے کو کوئی منع نہیں کرسکتا، جب کہ میں پہلے سے ایک مسجد میں نماز پڑھ رہا ہوں، میرے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب

جس مسجد کا امام صحیح العقیدہ اور عملی اعتبار سے زیادہ متقی پرہیز گار ہو،اس میں نماز پڑھئے۔(۲) واللہ سبحانہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۲۶/۳/۱۳۹۷ھ (فتویٰ نمبر:۲۸/۳۱۵،ب) (فتاویٰ عثمانی:۱/۴۳۷)

تعزیہ بنانے اور بعد پیشاب ڈھیلا استعمال نہ کرنے، نیز سگریٹ پینے اور محفل میلاد کرنے والے کی امامت:

(الجمعیۃ، مورخہ ۲۰/دسمبر ۱۹۳۴ء)

(۱) ایک شخص امام مسجد ہاتھ سے تعزیہ بناتا ہے اور منع کرنے والے کو کہتا ہے کہ اس کی ممانعت قرآن مجید میں دکھاؤ اور امام مذکور پیشاب کے بعد ڈھیلا بھی استعمال نہیں کرتا ہے، کیا ایسے شخص کی امامت درست ہے؟

میلاد میں قیام کو واجب جاننے اور نجومیوں کی پیشنگوئیوں کی تصدیق کرنے والے کی امامت:

(۲) ایک دوسرا شخص امام مسجد محفل میلاد کی نعت خوانی میں باعتقاد تشریف آوری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیام کو واجب جانتا ہے اور بڑی سگریٹ بھی پیتا ہے اور نجومیوں کی پیشین گوئیوں کہ فلاں تاریخ کسوف خسوف ہوگا وغیرہ کی تصدیق کرتا ہے تو ایسے شخص کی امامت کیسی ہے؟

(۱) ردالمحتار،باب الإمامة: ۱/۵۲۵،ظفير (مطلب:البدعة خمسة أقسام،انيس

(۲) وفى الدرالمختار: ۱/۵۵۷،طبع ايچ ايم سعيد:"والأحق بالإمامة تقديماً نصباً،مجمع الأنهر،الأعلم بأحكام الصلاة فقط صحةً فساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة".

وفى الشامية:(قوله:بشرط اجتنابه للفواحش)الأعلم بالسنة أولٰى إلاأن يطعن عليه فى دينه.

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــ

(۱) تعزیہ بنانا اہل سنت والجماعت کے نزدیک سخت گناہ ہے کہ اس میں اسراف وتبذیر اور شرکیہ اعمال واعتقادات شامل ہوتے ہیں؛ اس لیے اس فعل کے مرتکب کی امامت مکروہ ہے۔(۱)

(۲) قیام کو باعتقاد تشریف آوری آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم واجب جاننا جہالت اور ضلالت ہے، حضور کی تشریف آوری کا شرعا کوئی ثبوت نہیں، اس فعل کے مرتکب کی امامت بھی مکروہ ہے۔ کسوف خسوف کی خبر کو تجربہ کی بنا پر یہ سمجھنا کہ ممکن الوقوع ہے، یہ غیب دانی سے علاحدہ ہے اور یہ وجہ ممانعت امامت کی نہیں ہوسکتی۔(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی (کفایت المفتی: ۱۲۹/۳)

تعزیہ پرست کی امامت کیسی ہے:

سوال: ایک شخص امام مسجد تعزیہ پرستی بہت کرتا ہے اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دیتا ہے اور جو چڑھاوا چڑھاتا ہے، اس کو اپنے صرف میں لاتا ہے اور ایک تصویر لا کر کہتا ہے، یہ تصویر امام حسین کی ہے، لوگوں سے روپیہ پیسہ لے کر اس کی زیارت کراتا ہے، اس کے پیچھے نماز جائز ہے، (یا) نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــ

وہ شخص فاسق اور بدعتی ہے، اس کو امام بنانا حرام ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، ایسا شخص اگر امام ہے تو اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کو امامت سے معزول کر دینا چاہیے۔(۳) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۱۷/۳-۲۱۸)

مشرک تعزیہ پرست کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں:

مشرک تعزیہ پرست، جھنڈا پرست وغیرہ کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟ اور ذبیحہ ان کا حلال ہے، یا نہیں؟ جب کہ "بسم اللّٰہ اللّٰہ أکبر" کہہ کر ذبح کریں۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــ

حدیث شریف میں ہے: "صلوا خلف کل بر وفاجر". (الحدیث)(۴)

(۱-۲) ویکرہ إمامة عبد وأعرابی وفاسق وأعمٰی. (الدر المختار مع رد المحتار: ۵۵۹/۱-۵۶۰)

(۳) وأما الفاسق فقد عللوا کراهة تقدیمه بأنه لا یهتم لأمر دینه، إلخ، بل مشٰی فی شرح المنیة علٰی أن کراهة تقدیمه کراهة تحریم. (رد المحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱)

(۴) سنن الدار قطنی، کتاب العیدین، باب صفة من تجوز الصلاة معه والصلاة علیه، رقم الحدیث: ۱۷۶۸: ۴۰۴/۲، مؤسسة الرسالة/وسنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب إمامة البر والفاجر، رقم الحدیث: ۵۹۴، بلفظ: الصلاة المکتوبة واجبة خلف کل مسلم برًا کان أو فاجرًا وإن عمل الکبائر. (انیس)

لہٰذا تعزیہ پرست چونکہ کلیۃً حقیقۃً مشرک نہیں ہیں؛ اس لیے اگر نماز ان کے پیچھے پڑھی گئی تو ہوگئی اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ اس نماز کا اعادہ کرلیا جاوے اور حتی الوسع ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے،(۱) یہی حکم ان کے ذبیحہ کا ہے کہ حلال ہے؛ مگر احتیاط اس میں ہے کہ ان سے ذبح نہ کرایا جاوے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۲۱/۳-۲۲۲)

مرثیہ خواں تعزیہ والے کی امامت کیسی ہے:

سوال: جو محرم میں تعزیہ کے روبرو بیٹھ کر مرثیہ خوانی کرے، سنّیوں کی اس کے پیچھے نماز درست ہے کہ نہیں؟

الجواب

اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے، ایسے فاسق ومبتدع کو امام نہ بنایا جاوے۔ (۲) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۳۲/۳)

عرس کرنے والے اور ٹھیٹر دیکھنے والے کی امامت:

سوال: جو عالم ٹھیٹر یا عرس وغیرہ میں جاوے، اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟

الجواب

اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ (۳) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۸۹/۳)

تعزیہ دار بدعتی کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص بدعتی ہے اور تعزیہ دار ہے اور یہ شخص اس بکری کا گوشت جو قبر پر چڑھایا جاتا ہے، بے تکلف کھاتا ہے، ایسے شخص کو امام مسجد بنائیں، یا نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز ہوگی، یا نہیں؟

الجواب

ایسے شخص بدعتی تعزیہ پرست کو امام بنانا درست نہیں ہے؛ کیوں کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور شامی میں ہے کہ فاسق کے امام بنانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے اور تعظیم فاسق کی حرام ہے اور ظاہر ہے کہ بدعتی فاسق ہے۔ (۴) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۳۸/۳)

(۱-۲) ویکرہ إمامة عبد، إلخ (إلیٰ قوله) ومبتدع: أی صاحب بدعة. (الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفیر)

(۳) وکرہ إمامة العبد والأعرابی والفاسق والمبتدع. (کنز الدقائق)

والفاسق لایهتم لأمر دینه. (البحر الرائق، باب الإمامة: ۳۶۹/۱، ظفیر)

(۴) و یکرہ إمامة عبد، إلخ، وفاسق إلخ مبتدع أی صاحب بدعة. (الدر المختار)

وأما الفاسق فقد عللوا کراهة تقدیمه بأنه لایهتم لأمر دینه إلخ وقد وجب إهانته شرعاً، إلخ، بل مشیٰ فی شرح المنية علیٰ أن کراهة تقدیمه کراهة تحریم. (رد المحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفیر)

محرم منانے والے اور شدی پرست کی امامت:

سوال: شدّی پرست اور محرم میں مراسم ادا کرنے والے کی امامت کیسی ہے، نیز وہ قرأت میں اکثر غلطی بھی کرتا ہے؟

الجواب

قال فی الدر المختار: ویکره تنزیهاً إمامة عبد،إلخ،وأعرابی وفاسق،إلخ،ومبتدع: أی صاحب بدعة لایکفر بها،إلخ،وإن کفربها فلایصح الاقتداء به أصلاً،إلخ.

وفی ردالمحتار: وأماالفاسق فقد عللوا کراهة تقدیمه بأنه لایهتم لأمر دینه وبأن فی تقدیمه للإمامة تعظیمه وقد وجب علیهم إهانته شرعاً ولایخفٰی أنه إذا کان أعلم من غیره لاتزول العلة فإنه لایؤمن أن یصلی بهم بغیر طهارة فهو کالمبتدع تکره إمامته بکل حال،بل مشٰی فی شرح المنیة علٰی أن کراهة تقدیمه کراهة تحریم لما ذکرنا،إلخ. (ردالمحتار: ۳۷۶/۱)(۱)

اس عبارت سے واضح ہوا کہ فاسق ومبتدع کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور وہ امام بنانے کے لائق نہیں ہے، پس شخص مذکور مبتدع بھی ہے اور فاسق بھی ہے اور علاوہ اس کے قرآن شریف بھی غلط پڑھتا ہے، لہٰذا وہ کسی طرح امام بنانے کے لائق نہیں ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۶۴/۳-۲۶۵)

(۱) ردالمحتار،باب الإمامة: ۵۲۳/۱،ظفیر

(۲) إن الخطأ إما فی الإعراب أی الحرکات والسکون ویدخل فیه تخفیف المشدد وقصر الممدود وعکسهما أو فی الحروف بوضع حرف مکان حرف أو زیادته أو نقصه أو تقدیمه أو تأخیره أو فی الکلمات أو فی الجمل کذلک أو فی الوقف و مقابله والقاعدة عند المتقدمین أم ماغیر المعنی تغییرا یکون اعتقاده کفرا یفسد فی جمیع ذلک سواء کان فی القرآن أو لا إلا ماکان فی تبدیل الجمل مفصولا بوقف تام وإن لم یکن التغییر کذلک فإن لم یکن مثله فی القرآن والمعنی بعید متغیر تغیرا فاحشا یفسد أیضا کهذا الغبار مکان هذا الغراب،وکذا إذا لم یکن مثله فی القرآن ولا معنی له کالسراویل باللام مکان السرائر وإن کان مثله فی القرآن والمعنی بعید ولم یکن متغیرا فاحشا تفسد أیضا عند أبی حنیفة ومحمد وهو الأحوط،وقال بعض المشائخ: لا تفسد لعموم البلوٰی وهو قول أبی یوسف، ولم یکن مثله فی القرآن ولکن لا یتغیر به المعنی نحو قیامین مکان قوامین فالخلاف علی العکس فالمعتبر فی عدم الفساد عند عدم تغیر المعنی کثیرا وجود المثل فی القرآن عنده والموافقة فی المعنی عندهما،فهذه قواعد الأئمة المتقدمین،وأما المتأخرین کابن مقاتل وابن سلام وإسماعیل الزاهد وأبی بکر الکرخی والهندوانی وابن الفضل والحلوانی فاتفقوا علی أن الخطأ فی الإعراب لا یفسد مطلقا ولو اعتقاده کفرا لأن أکثر الناس لا یمیزون بین وجوه الإعراب قال قاضی خان: وما قال المتأخرین أوسع وما قاله المتقدمون أحوط. (ردالمحتار،کتاب الصلاة،مطلب فی زلة القاری: ۶۳۰/۱-۶۳۱،دارالفکر،انیس)

جلوس محمدی کے داعی امام کے پیچھے نماز:

سوال: جو امام جلوس محمدی میں شرکت کرے اور جلوس محمد میں شیعہ مذہب اور بلاتفریق مذہب طنزیہ اشعار پڑھوائے، اس امام کے پیچھے نماز ہوگی، یا نہیں؟

هو المصوب

ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہوجائے گی، (۱) طنزیہ اشعار معلوم ہونے پر اس کے بارے میں جواب دیا جاسکتا ہے۔

تحریر: محمد مسعود حسن حسنی ۔ تصویب: ناصر علی ندوی ۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۴۰۷)

شرک و بدعت کا جو حامی ہو، اس کی امامت:

سوال: جو قاضی شہر اپنی طمع سے نماز پڑھاوے اور کرتہ گھٹنوں سے اوپر اور کوٹ استعمال کرتا ہو اور کانا ہو اور اسلام کے خلاف شرک و بدعت خود کرنے کے لیے کہے، اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسے شخص کو امام بنانا حرام ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے۔ (کذا فی رد المحتار) (۲) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۱۶۵)

میلوں میں شریک ہونے والے کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص میلوں اور عرسوں میں شریک ہوکر قوالی و ڈھولک سنتا ہے اور مسجد میں امامت بھی کرتا ہے، آیا اس کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

اس شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور شامی کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ مکروہ تحریمی ہے، یہ بھی شامی نے تصریح فرمائی ہے کہ ایسے امام کا معزول کرنا واجب ہے۔ (۳) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۲۲۶)

---

(۱) قال المرغيناني: تجوز الصلاة خلف صاحب هوى وبدعة ولا تجوز خلف الرافضي والجهمي والقدري والمشبهة ومن يقول بخلق القرآن. (الفتاوىٰ الهندية: ۱/۸٤)

(۲) ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق، إلخ، ومبتدع. (الدر المختار) بل مشىٰ في شرح المنية: أن كراهة تقديمه أي الفاسق كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۳، ظفير)

(۳) أما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لا يهتم لأمر دينه وبأن في تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعاً، بل مشىٰ في شرح المنية علىٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا وقال لذا لم يجز الصلاة خلفه أصلاً عند مالك و رواية عن أحمد، إلخ. (ردالمحتار: ۱/۳۷٦، باب الإمامة. انيس)

قبروں پر غلاف چڑھانے والے کی امامت:

سوال: انبیا، اولیا، غوث، قطب، دیگر بزرگان دین کے مزاروں پر جاروب کشی، روشنی کرنا، غلاف چڑھانا، لوبان وغیرہ سلگانا کیسا ہے؟ اور ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیے، یا نہیں؟

الجواب

قبور پر روشنی کرنا، غلاف چڑھانا وغیرہ ممنوع ومکروہ ہے اور صاف رکھنا اچھا ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

"تکره الستور على القبور" انتهٰى. (۱) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۰۶/۳)

غوث اعظم سے امداد طلب کرنے والے کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: جو شخص اس قسم کے اشعار پڑھتا ہے ؎

امداد کن امداد کن از درد وغم آزاد کن
در دین ودنیا شاد کن یا غوث اعظم دستگیر

اس شخص کو امام بنانا کیسا ہے؟

الجواب

ایسے شخص کو امام بنانا مناسب نہیں ہے؛ بلکہ متقی اور متبع سنت کو بنانا چاہیے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳۰۳/۳-۳۰۴)

غوث پاک کا جھنڈا رکھنے والے کی امامت جائز ہے، یا نہیں:

سوال: ملک گجرات وعلاقۂ ممبئی میں بعض لوگوں نے کمانے کا یہ ذریعہ نکال رکھا ہے کہ دس پانچ لمبے لمبے بانسوں کے سرے میں تانبے کے پنجے لگا کر اور مختلف رنگین کپڑے باندھ کر گھر میں رکھ لیے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حضرت غوث پاکؒ کے نشان (علم) ہیں، پس جب مرض وبائی کے زمانہ میں لوگ فقرا ومساکین کو کھانا کھلاتے ہیں تو ان نشانوں کو

(۱) **ردالمحتار، باب صلاة الجنائز: ۸۳۹/۱**

اس کی امامت مکروہ ہے۔ ویکره إمامة عبد إلخ وفاسق إلخ ومبتدع أي صاحب بدعة. (**الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفیر**)

(۲) **(قال عزّ وجلّ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ﴾ (سورة الحج: ۷۳)**

وقال تعالىٰ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ (سورة الفاتحة: ۵)

غیر اللہ سے ان اشعار میں استمداد ہے، جو حرام ہے اور مرتکب حرام فاسق ومبتدع ہے اور امامت اس کی مکروہ ہے۔ ظفیر

منگا کران کے نیچے بکرے ذبح کرتے ہیں، غرض کہ ان نشانوں کی بڑی تعظیم وتکریم ہوتی ہے اوران نشانوں کے رکھنے والے کوخلیفہ کہتے ہیں، ایسے شخص کی نسبت کیا حکم ہے؟ وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، یانہیں؟ اوراس کے پیچھے نماز پڑھنااور مصافحہ کرنااور میل جول رکھنا کیسا ہے؟

الجواب

اس میں شک نہیں کہ یہ رسوم جاہلیت ہیں اور بدعت وشرک کے افعال ہیں، ان افعال کے مرتکبین کومبتدع وفاسق کہا جاوے گا، کافر کہنے میں احتیاط کی جاوے اور نماز ان کے پیچھے نہ پڑھیں اور سلام ومصافحہ ایسے مبتدعین سے ترک کردیں اور تعلقات ان سے منقطع کردیں اوران نشانوں کے نیچے بکرا ذبح کرنے والے اگر تقرباً الی صاحب العلم ذبح کرتے ہیں تو خوف کفر ہے اور وہ ذبیحہ حرام ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲۵۹/۳)

مولود مروجہ اور قوالی وعرس کرنے والے کی امامت کا حکم اور مجبوری ہوتو کیا کیا جائے:

سوال: جوشخص مولود مروجہ کرتا ہواوراس میں گانا بجانا ہوتا ہواور عرس وغیرہ میں بھی شریک ہوتا ہواور قوالی سنتا ہو، اس کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے، یانہیں؟ اگرنہیں ہوتی اوراس کوعلاحدہ کرنے میں فتنہ ہوتا ہے تواس صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب

نماز ہوجاتی ہے؛ لیکن اگراس کے علاحدہ کرنے میں فتنہ نہ ہوتو اس کوامامت سے علاحدہ کردیا جائے، (۱) اوراگر فتنہ ہوتواسی کے پیچھے نماز پڑھے کہ تنہا نماز پڑھنے سے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جماعت کے ساتھ بہتر ہے۔ (کذا فی ردالمحتاروغیرہ) (۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲۱۴/۳)

جوعلما دیوبند کوکافر کہے، اس کی امامت:

سوال: جوشخص حسام الحرمین لے کرلوگوں کوعلمائے احناف دیوبند کے برخلاف کفر تک کی وعدم جواز امامت علما پر برانگیختہ کرتا رہتا ہے، ایسے شخص کی امامت درست ہے، یانہیں؟

(۱) استماع صوت الملاهي كالضرب بالقضيب ونحوه حرام، لقوله عليه السلام: استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق و التلذذ بها كفر: أي بالنعمة.(الفتاوى البزازية على هامش الفتاوىٰ الهندية،الباب الثالث فيما يتعلق بالمناهي: ٣٥٩/٦،والحديث البيهقي في السنن الكبرىٰ ،كتاب الشهادات،باب ماتجوزبه شهادة أهل الأهواء، بهرقم الحديث: ٢٠٩٢٠ـ ٣٥٦/١٠،دارالكتب العلمية،بيروت،انيس)

(۲) وفي النهرعن المحيط:صلى خلف فاسق أومبتدع نال فضل الجماعة.(الدرالمختار)

(قوله:نال فضل الجماعة)أفاد أن الصلاة خلفهما أولىٰ من الانفراد ؛ لٰكن لاينال كما ينال خلف تقي.(رد المحتار،باب الإمامة: ٥٢٥/١،ظفير)(مطلب:البدعة خمسة أقسام،انيس)

الجواب

ایسا شخص فاسق ہے، لائق امام ہونے کے نہیں ہے۔

حدیث شریف میں ہے: "**سباب المسلم فسوق**".(۱)

اور علماء اہل حق کو برا کہنے والا اور تکفیر کرنے والا بھی لائق امامت کے نہیں ہے اور اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔(۲) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۴۰)

بزرگانِ دین کو کافر کہنے والے کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: جو شخص حضرات بزرگانِ دین کو کافر کہے اور جو کافر نہ کہے، اس کو بھی کافر کہے تو اس کے پیچھے بھی نماز درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

حدیث شریف میں ہے: "**من عادیٰ لی ولیاً فقد اٰذنتُه بالحرب**" **أو کما قال صلی الله علیه وسلم**. (۳)

(یعنی: جس نے میرے دوست اور ولی سے دشمنی کی، اس کو میں اطلاع دیتا ہوں، اپنی لڑائی کی؛ یعنی: اس کا مقابلہ مجھ سے ہے۔)

پس ظاہر ہے کہ جس مردود کا مقابلہ اللہ تعالیٰ سے ہو، اس کا کہاں ٹھکانا ہے، سوائے جہنم کے۔

وقال علیه الصلوٰة و السلام: "**سباب المسلم فسوق وقتاله کفر**".(الحدیث)(۴)

پس ایسے مردود کے پیچھے جو علماء ربانیین اور اولیاء اللہ کی توہین کرے اور ان کو کافر کہے، نماز درست نہیں ہے۔(۵)

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۲۴۸-۲۴۹)

جمعیۃ علماء ہند کے فیصلے کو غلط کہنے والے کی امامت:

سوال: جو شخص جمعیۃ علماء ہند کے متفقہ فتویٰ کو جھوٹا سمجھتا ہو، فتویٰ مذکور پر مہر کرنے والے علما کو اور اس کے حق ماننے والوں کو کافر کہتا ہو، انگریزی اسکول میں پڑھاتا ہو، اس شخص کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

(۱) مشکوٰة،باب حفظ اللسان والغیبة والشتم،الفصل الأول،رقم الحدیث: ٤٨١٤،ص:١٣٥٦،دارالکتب الإسلامی،انیس

(۲) ویکره إمامة عبد ... وفاسق. (الدرالمختار)بل مشٰی فی شرح المنیة علٰی أن کراهة تقدیمه أی الفاسق کراهة تحریم.(ردالمحتار،باب الإمامة: ٥٢٣/١،ظفیر)(مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد،انیس)

(۳) مشکوٰة،باب ذکر الله عزوجل: ١٩٧،ظفیر(کتاب الدعوات،الفصل الأول،رقم الحدیث: ٢٢٦٦،انیس)

(۴) مشکوٰة، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم: ٤١١، ظفیر)(الفصل الأول،رقم الحدیث: ٤٨١٤، ص: ١٣٥٦، المکتب الإسلامی،انیس)

(۵) حوالہ سابق نمبر:۲،انیس

الجواب

وہ شخص فاسق ہے، نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے، **کذا حققہ فی الشامی: أن الصلاة خلف الفاسق مکروہ بکراھة التحریم،** (۱) اور امام بنانا ایسے شخص کا حرام ہے کیونکہ اس میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم فاسق کی حرام ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۶۰۔۱۶۱)

تعزیہ اور ماتم کرنے والے کی امامت:

سوال (۱) ایک شخص محرم کی رسومات (تعزیہ داری، ماتم وغیرہ) کوادا کرنے والا ہے، وہ لوگوں کی امامت کرتا ہے جبکہ اکثر لوگ ان رسومات کے قائل نہیں ہیں اور عالم اور حافظ بھی موجود ہیں، کیا مذکور شخص کی امامت جائز ہے؟ نماز ہوجائے گی، یا نہیں؟

(۲) اگر مذکورہ امام تاخیر سے آتا ہے اور کوئی اور نماز پڑھانے لگے تو جماعت میں شریک نہیں ہوتا اور اپنی الگ جماعت کر کے نماز ادا کرتا ہے، ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

ھو المصوب

(۱) تعزیہ داری کرنے والا اور ماتم کرنے والا شخص فاسق ہے، (۲) ایسے شخص کی امامت مکروہ ہے، اگر دوسرے صحیح العقیدہ لائق امامت افراد موجود ہوں تو مذکور امام کے بجائے صحیح العقیدہ لائق امامت کسی فرد کو امام بنایا جائے؛ لیکن حکمت عملی ملحوظ ہوتا کہ نزاع نہ ہو۔

(۲) فاسق امام کی تاخیر میں، دوسرے شخص، جو امامت کے لائق ہو، نماز پڑھائے، فاسق امام کا انتظار نہ کیا جائے۔

تحریر: محمد ساجد علی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۲/۳۱۵۔۳۱۶)

حضرت تھانوی رحمہ اللہ پر بہتان لگانے والے کی اقتدا نہ کی جائے:

سوال: محترم مفتی صاحب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک السلام علیکم

عرض یہ ہے کہ ہمارے گاؤں میں ایک نئے مولوی صاحب آئے ہیں، دوران گفتگو انہوں نے فرمایا کہ (مولانا)

(۱) ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفیر) ((مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس)

(۲) وأما المبتدع فهو صاحب بدعة، الخ، وعرفها الشمنی بأنها ماأحدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من علم أو عمل أو حال بنوع شبهة واستحسان وجعل دینًا قویًا وصراطًا مستقیمًا. (البحر الرائق، باب الإمامة: ۶۱۱/۱)

ولا یشتغل ذلک الیوم إلا بذلک ونحوہ من عظام الطاعات کالصوم وإیاہ أن یشتغل ببدع الروافض ونحوہ من الندب والنیاحة والحزن اذلیس ذلک من أخلاق المؤمنین. (ماثبت بالسنة، ص: ۸)

اشرف علی (تھانوی رحمہ اللہ) کی ایک کتاب ''ملفوظات یومیہ'' ہے، جس میں لکھا ہے کہ ایک آدمی نے دریافت کیا کہ ماں کے ساتھ زنا کرنا کیسا ہے تو انہوں نے جواب میں کہا کہ ''آدمی سارا ہی ماں کے بیچ ہوتا ہے، جس کا تھوڑا سا حصہ بیچ داخل ہوجائے تو کیا حرج ہے''، میں نے مولوی صاحب سے اس بات پر احتجاج کیا تو مولوی صاحب نے کہا کہ ''اس کنجر نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی توہین کی ہے'' ان کے کنجر کہنے پر مجھے غصہ آیا اور میں نے کہا کہ آپ نے اشرف علی صاحب کو جو (کنجر) کہا ہے، میرے خیال میں آپ خود ہی ہے، مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں کتاب اور تحریر آپ کو دکھاؤں گا؛ مگر ابھی تک نہیں دکھائی ہے، کیا اس مولوی صاحب پیچھے میری نماز ہوتی ہے؟ کیا اس کو امام رکھنا جائز ہے؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: فیض بیروٹ راولپنڈی، رمضان المبارک، ۱۳۸۹ھ)

الجواب

ہم مولوی صاحب کے بہت ممنون ہوں گے، اگر انہوں نے یہ کتاب اور حوالہ دکھایا اور اس کے بعد ہم تحقیقی جواب لکھنے پر قادر ہوں گے، اس سے پہلے ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ **''سبحانک هٰذا بهتان عظيم''**(۱) اور یا یہ کہیں گے کہ حضرت کے ملفوظات اور مواعظ میں ایسے مضامین، جن میں مدعیان عقل کے غرائب اور ان کی تردید ہوتی ہے تو شاید مولوی صاحب نے تحریر کیا ہے اور اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالا ہے، اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر ایک شخص بولے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **﴿لاتسمعوا لهٰذا القرآن والغوا فيه﴾** (۲) **وغير ذلک**، تو یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے؛ لیکن مرام نہیں ہے، بہر حال ایسے خبیث کے پیچھے اقتدا نہ کریں، (۳) ایک صحیح العقیدہ امام کے پیچھے اقتدا کیا کریں اور آپ نے جو جواب دیا ہے، بغض فی اللہ کی وجہ سے ہے، ایسا شخص قابل عزل واہانت ہے، اگر معاملہ یہی ہو۔ (۴) **وهو الموفق** (فتاویٰ فریدیہ: ۲/۳۷۹-۳۸۰)

(۱) سورة النور: ۱٦

(۲) سورة حٰم سجدة: ۲٦

(۳) عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "سباب المسلم فسوق وقتاله كفر. (الجامع الصحيح للمسلم: ۱/۵۸، كتاب الإيمان)

(۴) قال العلامة ابن عابدين: وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لايهتم لأمر دينه وبأن في تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعاً ولا يخفىٰ أنه إذا كان أعلم من غيره لا تزول العلة فإنه لايؤمن أن يصلي بهم بغير طهارة فهو كالمبتدع تكره إمامته بكل حال بل مشى في شرح المنية علىٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا قال ولذا لم تجز الصلاة خلفه أصلاً عند مالك ورواية عن أحمد. (ردالمحتار هامش الدر المختار: ۱/۴۱۴، قبيل مطلب البدعة خمسة أقسام في إمامة الأمرد، باب الإمامة

بریلوی فرقہ کی اقتدا کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں جس علاقے میں رہائش پذیر ہوں، وہاں بریلویوں کی مسجد ہے، کوشش کے باوجود بعض باجماعت نمازیں چھوٹ جاتی ہیں؛ کیوں کہ ہمارے اپنے مسلک کی مسجد کچھ دور واقع ہے، بریلویوں کے غلط عقائد تو کسی پر مخفی نہیں ہیں، کیا ہم ان کے پیچھے اقتدا کر سکتے ہیں؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: مجید الحسن اسلام آباد، ۱۹۹۰/۹/۶ء)

الجواب

اکیلے نماز پڑھنے سے، فاسق وبدعتی کی اقتدا میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔(ردالمحتار)(۱) **وهو الموفق**

(فتاویٰ فریدیہ: ۲/۳۸۲)

بریلوی فرقہ کی اقتدا پر دوبارہ استفسار:

سوال: جواب موصول ہوا؛ لیکن ایک خدشہ پھر بھی رہ گیا، وہ یہ کہ اگر عقائد مشرکانہ ہوں، مثلاً: غیر اللہ کو عالم الغیب حاضر وناظر، حاجت روا مشکل کشا سمجھنا تو پھر کیا ہوگا؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: مجید الحسن، اسلام آباد)

الجواب

اس خاص فرقہ کے واعظین اور مقررین شرک میں مبتلا ہوتے ہیں اور عوام کو شرک میں مبتلا کرتے ہیں؛ لیکن اس فرقہ کے علما غالبی طور سے مؤولین ہوتے ہیں، مثلاً: یہ مانتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام بشر ہے؛ لیکن اس کو بشر نہیں کہتے؛ بلکہ نور ہیں اور کہتے ہیں کہ علم کلی سے جب مراد استغراق حقیقی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور پیغمبر علیہ السلام کے لیے وہ علم کلی ثابت ہے، جس میں استغراق عرفی موجود ہے، **كما في قوله تعالىٰ: ﴿أوتيت من كل شئ﴾**(۲)**﴿وآتينٰه من كل شئ سبباً﴾**(۳)**وفي قوله عليه السلام: فتجلىٰ لي كل شئ: أي قدر يليق بالملك والرسول** اور حاضر وناظر کو مہملہ قرار دیتے ہیں نہ کہ محصورہ، **للاحتياط والتنزه وهو الموفق**

(فتاویٰ فریدیہ: ۲/۳۸۲-۳۸۳)

---

(۱) قال ابن عابدين: أفاد أن الصلاة خلفهما أولىٰ من الانفراد. (ردالمحتار هامش الدر المختار: ۱/۴۱۵، مطلب في إمامة الأمرد، باب الإمامة)

(۲) سورة النمل: ۲۳

(۳) سورة الكهف: ۸۴

مختلف عقائد و جماعتوں سے منسلک لوگوں کی امامت

غلط عقائد والے کی امامت:

سوال: ایک شخص امام مسجد ہے اور وہ بعد نماز عشا ایک بھنگ نوش قوال سے حضرت پیر صاحب قدس سرّ ہٗ کی اس قسم کی تعریف سنتا ہے کہ پیر صاحب نے ایک دفعہ اپنے مرید کے لیے قبر میں "من ربک" کے سوال ہونے پر منکر نکیر کو قید کر دیا اور ایک دفعہ انہوں نے بہت سے مُردوں کی ارواح ملک الموت سے، جب کہ وہ آسمان چہارم سے گزر رہا تھا، چھین لیں اور وہ قوال یہ سب باتیں بالفاظ بلند مسجد میں بصیغۂ خطاب پڑھتا ہے، سجدہ کو مخصوص پیر ہی کے لیے کہتا ہے اور امام مسجد اس کو ذرا بھی منع نہیں کرتا؛ بلکہ اس کی تائید میں کہتا ہے کہ یہ سب کچھ صحیح ہے اور عاشق کے لیے تو بالکل جائز ہے، کیا ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے؟ اور روکنے والے منکر اولیاء اللہ ہیں، یا نہیں؟

الجواب

ایسا امام جو ایسے قصص واہیہ کاذبہ سنتا ہے اور تحسین کرتا ہے اور ان قصص کی تصدیق کرتا ہے، فاسق ہے،(۱) لائق امام بنانے کے نہیں ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے،(۲) اور روکنے والے ایسے قصص باطلہ کے پڑھنے اور سننے سے حق پر ہیں، ان کو منکر اولیاء اللہ کہنا اور بدعقیدہ سمجھنا فسق اور معصیت ہے اور افترا و کذب صریح ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۵۸/۳-۱۵۹)

(۱) عن قتادة فی قوله﴿ومن الناس من یشتری لهو الحدیث﴾قال:شراءه استحبابه وبحسب المرء من الضلالة أن یختار حدیث الباطل علی حدیث الحق.(الدر المنثور،تفسیر سورة لقمان:۶۱۴/۱۱،انیس)

(ومن السحت)(ومسخرة وحکواتی)عبارة المجتبی :أو الضحک للناس أو یسخر منهم أو یحدث الناس بمغازی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وأصحابه لا سیما بأحادیث العجم مثل رستم واسبندیار ونحوهما.(ردالمحتار: ۴۲۶/۶،دارالفکر بیروت،انیس)

(۲) (ویکره إمامة،إلخ، وفاسق)أن کراهة تقدیمه أی الفاسق کراهة تحریم.(ردالمحتار،باب الإمامة: ۵۲۳/۱،ظفیر)

(۳) عن جابر قال:خطبنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال:یا أیها الناس توبوا إلی اللّٰه قبل أن تموتوا وبادروا بالأعمال الصالحة قبل أن تشغلوا وصلوا الذی بینکم وبین ربکم بکثرة ذکرکم له وکثرة الصدقة فی السر والعلانیة ترزقوا وتنصروا وتجبروا واعلموا أن اللّٰه قد افترض علیکم الجمعة فی مقامی هذا فی یومی هذا فی شهری هذا من عامی هذا إلی یوم القیامة فمن ترکها فی حیاتی أو بعدی وله إمام عادل أو جائر استخفافا بها أو جحودا لها فلا جمع اللّٰه له شمله ولا بارک له فی أمره ولاصلاة له ولا زکاة له ولا حج له ولا بر له حتی یتوب فمن تاب تاب اللّٰه علیه، ألا لا تؤمن امرأة رجلاً،ولا یؤم أعرابی مهاجراً ولا یؤم فاجر مؤمناً إلا أن یقهره بسلطان یخاف سیفه وسوطه.(سنن ابن ماجة،أبواب الصلاة،باب فرض الجمعة (ح:۱۰۸۱)انیس)

اہل سنت والجماعت کے خلاف عقائد رکھنے والے کو امام نہیں بنانا چاہیے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص کا عقیدہ اس طرح کا ہے، حالانکہ امیر جماعت ہے اور بہت سے لوگ اس کے پیروکار ہیں اور اپنے آپ کو جماعت اسلامی کا امیر کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بلا رہا ہے۔

(۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زمانے میں اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہوجائے، یا اس کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہوجائے؛ لیکن ساڑھے تیرہ ۱۳۵۰/سو سال کی تاریخ نے یہ ثابت کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اندیشہ صحیح نہیں تھا۔ (کمافی رسائل مسائل: ۵ستمبر ۱۹۵۷ء)

(۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی پالیسی کا یہ پہلا غلط کام تھا اور غلط کام بہر حال غلط ہے، خواہ کسی نے کیا ہو، اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش نہ عقل وانصاف کا تقاضا ہے اور نہ ہی دین کا مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے۔ (خلافت وملوکیت: ۱۷۴)

(۳) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ مال غنیمت کی تقسیم کے معاملہ حضرت معاویہؓ نے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی۔ (خلافت وملوکیت: ۱۷۴)

(۴) حضرات امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے خلاف لکھتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں جری ہوگئی تھیں اور زبان درازی کرنے لگیں۔ (اشاعت ہفت روزہ ایشیا: ۱۹/نومبر ۱۹۶۷ء)

اب کوئی شخص اس قسم کا عقیدہ رکھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقائص بیان کرے تو اس کے پیچھے نماز وجمعہ جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

شخص مذکور کے عقائد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں؛ اس لیے اس کو امام نہیں بنانا چاہیے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفرلہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان۔ الجواب صحیح: خیر محمد عفا اللہ عنہ۔ (خیر الفتاویٰ: ۲/۳۵۰-۳۵۱)

---

(۱) إذا رأيت الرجل ينتقض أحدا من أصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فاعلم أنه زندیق. (فتح المغیث بشرح ألفیة الحدیث فی بحث معرفة الصحابة: ۳۲/٤، دار المنهاج، الریاض، انیس)

عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: لا تسبوا أصحابی فوالذی نفسی بیده لو أن أحدکم انفق مثل أحد ذهبا ماادرک مد أحدهم ولا نصیفه. (الصحیح لمسلم، باب تحریم سب الصحابة: ۲/۳۱۰، قدیمی، انیس)

==

امر حق کے اتباع سے گریز کرنے والے کی امامت:

سوال: دو فریق مدعی اہل حدیث کا تقریباً چار پانچ برس سے ایک امر میں تنازعہ ہو چکا ہے، ان میں سے ایک فریق تو نرم اور مطیع اسلام و اہل اسلام ہے اور فریق ثانی اشد ضدی و سنگ دل ہے اور امر حق کا اتباع نہیں کرتے، ان کے لیے کیا حکم ہے اور امامت ان کی کیسی ہے؟

الجواب

ظاہر ہے کہ فریق ضدی جو نفسانیت سے امر حق کا اتباع نہیں کرتا، باطل پر ہے اور عاصی و فاسق ہے اور امامت ان کی مکروہ ہے،(۱) باقی پوری بات پورا واقعہ معلوم ہونے سے ہوگی۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۴۷/۳)

غلط عقیدہ والے اور دیوانہ کی امامت:

سوال: ایک شخص حاجی حمایت علی قوم شیخ زادہ کا یہ اعتقاد ہے کہ روح انسان کی بعد مرنے کے دوسرے قالب میں آ جاتی ہے اور وہ اس کے ہم شبیہ ہوتی ہے، کسی کو کہتے ہیں کہ یہ میرے پردادا ہیں اور کسی کو کہتے ہیں کہ یہ میرے دادا ہیں، غرض کہ وہ ہمیشہ اسی طرح کے خیالات ظاہر کرتے ہیں، جس سے تمام لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور وہ نماز پڑھانے کے بہت شوقین ہیں، بلا کسی کے کہے نماز پڑھانے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

== اعلم أن سب الصحابة حرام ... قال القاضي: وسب أحدهم من المعاصي الكبائر ومذهبنا ومذهب الجمهور أنه يعزر ولا يقتل وقال بعض المالكية يقتل. (شرح النووي: ۳۱۰/۲، قديمي، انيس)

وفي شرح العقائد: سب الصحابة ان كان بما يخالف الأدلة القطعية فكفر كقذب عائشة وإلا فبدعة وفسق. (شرح فقه الأكبر لملا علي قاري، ص: ۱۲۸، مكتبة المدينة باكستان، انيس)

(۱) ويكره إمامة عبد، الخ، وفاسق. (الدر المختار)

بل مشٰى في شرح المنية أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

حق کی اتباع لازم و ضروری ہے، اللہ رب العزت نے ایمان و کفر کے درمیان حد فاصل اتباع حق و باطل کو قرار دیا ہے کہ کفار کا کام ہی باطل کی پیروی کرنا ہے، جبکہ مومنوں کا کام اپنے رب کی جانب سے عطا کردہ حق کی اتباع ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ﴾ (سورة محمد: ۳)

ذلك إشارة إلى ما مر من الإضلال والتكفير والإصلاح وهو مبتدأ خبره: ﴿بِاَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ﴾ بسبب إتباع هؤلاء الباطل واتباع هؤلاء الحق وهذا تصريح بما أشعر به ما قبلها، الخ. (تفسير البيضاوي، تفسير سورة محمد: ۱۱۹/۵، دار إحياء التراث العربي بيروت، انيس)

الجواب

ان خیالات اور توہمات سے معلوم ہوتا ہے کہ شخص مذکور کی عقل مختل ہے اور وہ دیوانہ ہے، یا معتوہ ہے اور دیوانہ، یا معتوہ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، لہٰذا اس احتمال پر نماز اس کے پیچھے بالکل فاسد ہے، (۱) اور اگر وہ دیوانہ اور مختل العقل اور معتوہ نہیں ہے؛ بلکہ باوجود ہوش وحواس صحیح ہونے کے ایسا عقیدہ رکھتا ہے تو یہ عقیدہ خلاف اہل سنت والجماعت؛ بلکہ خلاف اہل اسلام کے ہے، (۲) اس وجہ سے بھی اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہ چاہیے اور نماز نہ ہوگی، یا مکروہ تحریمی ہوگی؟ کیوں کہ مبتدع کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، (۳) اور جس کے اسلام میں شبہ ہو اور عقائد اس کے خلاف اسلام کے ہوں، اس کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہوتی۔ (۴)

بہرحال ہر وجہ سے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے اور اس کو امام بنا حرام ہے، اس کو کہہ دیا جاوے کہ ہرگز امام نہ بنے اور اس کو اس فعل سے بالکل روک دیا جاوے کہ لوگوں کی نماز خراب نہ کرے، یا اپنے عقائد باطلہ اور خیالات مجنونانہ سے توبہ کرے، حدیث شریف میں ہے کہ اس شخص کی نماز مقبول نہیں ہوتی کہ جو آگے بڑھ جاوے امامت کے لیے اور لوگ اس کی امامت سے کراہت کریں اور اس کو امام نہ بنانا چاہیے۔

درمختار میں ہے:

ولو أمّ قوماً وهم له كارهون، إن الكراهة لفساد فيه أو لأنهم أحق بالإمامة منه كره له ذلك تحريماً لحديث أبي داؤد: ولا يقبل الله صلاة من تقدم قوماً وهم له كارهون. (۵) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۱۰۸-۱۱۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کی امامت:

سوال: توہینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والے کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟ خواہ وہ اہانت کسی قسم کی ہو؟

(۱) ولا يصح الاقتداء بالمجنون المطبق ولا بالسكران. (الفتاوىٰ الهندية، الباب الخامس في الإمامة: ۷۹/۱، ظفير)

(۲) عن عبدالله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن أحدكم إذا مات عرض عليه مقعده بالغداة والعشي إن كان من أهل الجنة فمن أهل الجنة وإن كان من أهل النار فمن أهل النار فيقال: هذا مقعدك حتى يبعثك الله يوم القيامة. (صحيح البخاري، باب الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشي: ۱۸٤/۱، قديمي، انيس)

(۳) ويكره إمامة عبد ... ومبتدع: أي صاحب بدعة. (الدر المختار علىٰ ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير)

(۴) وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة... فلا يصح الاقتداء به أصلاً. (الدر المختار على ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲٤/۱، ظفير)

(۵) الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۲/۱، ظفير

الجواب ــــــــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

توہینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو نعوذ باللہ کفر ہے، مسلمان باقی نہیں رہے گا،(۱) اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا سوال ہے اور کون مسلمان اس کی جرأت کر سکتا ہے؟ اور یہ بھی سمجھ لیجئے کہ بغیر وجہ شرعی کے کسی مسلمان کی طرف یہ نسبت معمولی گناہ نہیں ہے، اگر یہ صحیح تہمت نہ ہوئی تو وہ توہین لوٹ کر اسی متہم کرنے والے پر آئے گی اور وہی اس جرم کا مورد بن جائے گا، جس کو وہ دوسروں پر تھوپنا چاہتا تھا۔ ایسی باتیں کہنا بڑے خطرے کا مقام ہے، متہم کرنے والے کو بھی اپنی خیر منانی چاہئے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دار العلوم دیوبند سہارنپور (منتخبات نظام الفتاویٰ ۲۸۷)

جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرک کی اولاد کہے، اس کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص علانیہ یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بت پرست؛ یعنی مشرک کی اولاد سے ہیں اور کافر کے مکان میں پیدا ہوئے ہیں، ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ

ایک حدیث شریف میں یہ مضمون آیا ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے باپ کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کا حال دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "**إنّ أبي و أباك في النار**". (۲) (یعنی میرا اور تیرا باپ دوزخ میں ہے۔)

اور ایک روایت میں یہ بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں نے اپنی والدہ کے لیے طلب مغفرت کی اجازت چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اور زیارت قبر کی اجازت چاہی تو دے دی"۔ (۳)

---

(۱) عن أنس قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: لا يؤمن عبد - وفي حديث عبدالوارث: الرجل - حتى أكون أحب إليه من أهله وماله والناس أجمعين. (صحيح مسلم، باب وجوب محبة رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم (ح: ٤٤) انيس)

عن أنس بن مالك عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم أنه قال: لا يؤمن أحدكم حتى يكون اللّٰه ورسوله أحب إليه مما سواهما، وحتى يقذف في النار أحب إليه من أن يعود في الكفر إذا نجاه اللّٰه منه، ولا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من ولده ووالده والناس أجمعين. (مسند الإمام أحمد، مسند أنس بن مالك (ح: ١٣١٥١) انيس)

(۲) ردالمحتار، باب نكاح الكافر، مطلب في الكلام على أبوي النبي صلى اللّٰه عليه وسلم: ٢/٥٣٠، ظفير (عن أنس أن رجلاً قال: يارسول اللّٰه! أين أبي؟ قال: في النار، فلما قفى دعاه فقال: إن أبي وأباك في النار. (صحيح مسلم، باب بيان أن من مات على الكفر فهو في النار (ح: ٢٠٣) انيس)

(۳) ردالمحتار: ٢/٥٣٠، ظفير

==

ظاہراً ان روایات کا یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین نے بحالت کفر وفات پائی، اس میں علما نے کچھ تفصیل اور تحقیق بھی فرمائی ہے اور بحث کی ہے اور بعض روایات ایسی بھی نقل کی ہیں، جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا دوبارہ زندہ ہوکر ایمان لانا ثابت کیا ہے، بہر حال اس میں بحث کرنے کو علما نے منع فرمایا ہے، پس سکوت اس میں اسلم ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۸۴/۳۔۱۸۵)

جو یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم بوقت معراج خدا کے جسم سے متصل ہو گیا:

سوال: ایک شخص یہ کہتا ہے کہ بوقت معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کا جسم بالکل ایک ہو گیا، اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

قول اس شخص کا غلط ہے اور خلاف عقیدہ اہل سنت و جماعت وعقیدہ اہل اسلام ہے، لہٰذا اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۸۶/۳)

بعد وفات اولیاء کی حیات کا جو قائل نہ ہو، اس کی امامت:

سوال: جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اولیاء کرام بعد از وفات حیات نہیں رہتے اور ان سے امداد طلب کرنے والے مشرک ہیں، اس شخص کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

اولیاء اللہ کی کرامات اور تصرفات بعد ممات بھی ثابت ہیں،(۳) اس کو شرک کہنا بھی غلط ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ

== عن أبي هريرة:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:استأذنت ربي أن أستغفر لأمي فلم يأذن لي واستأذنته أن أزور قبرها فأذن لي.(صحيح مسلم،باب استئذان النبي صلى اللّٰه عليه وسلم (ح:٩٧٦)انيس)

(۱) ألا ترىٰ أن نبينا صلى اللّٰه عليه وسلم قد أكرمه اللّٰه تعالىٰ بحياة أبويه له حتىٰ اٰمنابه، إلخ.(ردالمحتار،باب المرتد،مطلب في إحياء أبوي النبي صلى اللّٰه عليه وسلم:٤٠٠/٣)

روایات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ جو شخص مذکورہ کلمات کہتا ہے، اس کی امامت درست ہے، گو اسے سکوت کرنا بہتر ہے۔

شرح فقہ اکبر میں ہے: ''ووالدا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ماتا علىٰ الكفر''.(ص:١٣٠،ظفير)

(۲) وكذا من قال بأنه سبحانه جسم وبه مكان ويمر عليه زمان ونحو ذلك فإنه كافر حيثلم يثبت له حقيقة الإيمان.(شرح فقه الأكبر،ص:١٩٩،انيس)

ويكره إمامة عبد،إلخ،و مبتدع: أي صاحب بدعة وهي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لابمعاندة بل بنوع شبهة.(الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار،باب الإمامة: ٥٢٣/١، ظفير)

(۳) وقيل:ببقاء الكرامة بعد الموت لعدم الانعزال عن الولاية بالموت وقيل:لا،لظاهرنحو"إذا مات ابن اٰدم انقطع عمله"إلخ، ويجوزالتوسل إلى اللّٰه تعالىٰ والاستغاثة بالأنبياء والصالحين بعد موتهم؛لأن المعجزة والكرامة لاتنقطع بموتهم،وعن الرملي أيضاً بعدم انقطاع الكرامة بالموت،وعن إمام الحرمين ولاينكرالكرامة ولوبعد الموت إلا رافضي،البريقة: ٢٧٠/١،ظفير)

سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے مدد نہ مانگی جاوے، جیسا کہ ﴿ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ﴾(۱) میں مذکور ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۷۸/۳)

غیر اللہ کے سجدہ کے قائل کی امامت:

سوال: زید کا یہ عقیدہ ہے کہ سجدہ سوائے اللہ تعالیٰ کے خواہ قبور ہوں، یا اور کچھ حرام ہے، شرک نہیں، اگر معبود سمجھ کر کرے گا تو شرک ہوگا اور اگر شرک ہوتا تو حضرت آدم و حضرت یوسف علیہما السلام کو سجدہ نہ کرایا جاتا، آیا اس بارے میں شرک ہوا، یا نہیں؟ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو، اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

درمختار اور شامی میں منقول ہے کہ غیر اللہ کو تعظیماً اور عبادۃً سجدہ کرنا حرام ہے اور کفر ہے، پس معلوم ہوا کہ تعظیماً سجدہ کرنا بھی عبادت میں داخل ہے اور سجدۂ تعظیمی عین سجدۂ عبادت ہے، جو کہ باتفاق کفر ہے، البتہ سجدۂ تحیۃ میں جو کہ سلام کی جگہ ہوتا ہے، اختلاف ہے کہ کفر ہے کہ نہیں؟ مگر حرمت میں اور گناہ کبیرہ ہونے میں اس کے بھی اختلاف نہیں ہے اور سجدہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کا اس شریعت میں منسوخ ہوگیا ہے، پس زید مذکور کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے۔

درمختار میں ہے:

"وهل يكفر إن على وجه العبادة والتعظيم كفر وإن على وجه التحية لا وصار اٰثماً مرتكباً للكبيرة، انتهٰى ملخصاً. (۲)

وفي ردالمحتار: ذكر الصدر الشهيد أنه لا يكفر بهذا السجود لأنه يريد به التحية وقال شمس الأئمة السرخسي: إن كان لغير الله تعالٰى على وجه التعظيم كفر، قال القهستاني: وفي الظهيرية: يكفر بالسجدة مطلقاً. (ردالمحتار: ٥)(٣)

پھر اس کے بعد شامی نے یہ تحقیق فرمائی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جو سجدہ ملائکہ نے کیا تھا، وہ منسوخ ہوگیا۔ (۴)

---

(۱) سورة الفاتحة: ٥، ظفير

(۲) الدر المختار على هامش ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء: ٣٣٧/٥-٣٣٨، ظفير

(۳) ردالمحتار، باب أيضاً: ٣٣٨/٥، ظفير

(۴) اختلفوا في سجدة الملائكة، قيل: كان لله تعالٰى والتوجه إلٰى اٰدم عليه الصلاة والسلام للتشريف كاستقبال الكعبة، وقيل: بل لأدم عليه الصلاة والسلام على وجه التحية والإكرام، ثم نسخ بقوله عليه السلام: "لو أمرت أحدًا أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها". (ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء: ٣٣٨/٥، ظفير)

اس حدیث سے: ”لو أمرت أحدًا أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها“ الخ. (۱)
پھر لکھا ہے: ”وكان جائزًا فيما مضٰى كما في قصة يوسف عليه السلام، قال أبو منصور الماتريدي: ”وفيه دليل علىٰ نسخ الكتاب بالسنة“ إلخ. (ردالمحتار، ج: ۵) (۲)
پس اس عبارت سے سب شبہات رفع ہو گئے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۸۹/۳-۱۹۰)

قائلین عدم سماع موتی کی اقتدا میں نماز ادا کرنا:

سوال: قائلین عدم سماع موتی علمائے کرام وقراء حضرات کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے، یا کہ نہیں؟

الجواب

سماع موتی مختلف فیہ ہے؛ اس لیے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا، اگر چہ میرا اور میرے اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ سماع موتی فی الجملہ برحق ہے۔ (۳) والسلام (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۴۳۷/۳)

(۱-۲) ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء: ۳۳۸/۵، ظفير

(۳) ”قلت: وجاز أن يكون ذلك لأجل أن النبي صلى الله عليه وسلم حي في قبره ولذلك لم يورث ولم يتئم أزواجه. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من صلى عليَّ عند قبري سمعته ومن صلى عليَّ نائبا ابلغته، رواه البيهقي في شعب الايمان“. (التفسير المظهري، من تفسير سورة الأحزاب: ۴۰۸/۷)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”قدم علينا أعرابي بعد مادفنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بثلاثة أيام فرى بنفسه على قبر رسول وحثا على رأسه من ترابه فقال: قلت: يارسول الله! سمعنا قولك ووعيت عن الله فوعينا عنك وكان فيها انزل الله عليك ﴿ولو انهم اذظلموا انفسهم﴾ الخ، وقدظلمت نفسي وجئتك تستغفرلي فنودي من القبر أنه قد غفرلك“. (الجامع لاحكام القرآن للقرطبي: ۲۵۵/۵) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کرنے کے تین دن بعد ایک دیہاتی آیا اور قبر پر گر کر سر پر مٹی ڈال کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول: ہم نے آپ کی بات سنی، آپ نے اللہ تعالیٰ سے اور ہم نے آپ سے محفوظ کیا اور آپ پر ﴿ولو انهم اذظلموا انفسهم﴾ نازل ہوئی اور یقینی طور پر میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ میرے لیے استغفار کریں تو قبر مبارک سے آواز آئی کہ تیری بخشش کر دی گئی ہے۔)

حضرت مولانا مفتی شفیع دیوبندی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ازواج مطہرات سے نکاح حرام ہے، وہ بنص قرآن مومنوں کی مائیں ہیں۔۔۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے بعد اپنی قبر میں زندہ ہیں تو آپ کا درجہ ایسا ہے، جیسے کوئی زندہ شوہر گھر سے غائب ہو“۔ (معارف القرآن: ۲۰۳/۷)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ آیت کریمہ ”وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا“ (سورۃ الزخرف: ۴۵، ترجمہ: اور آپ ان سب پیغمبروں سے جن کو ہم نے آپ سے پہلے بھیجا ہے پوچھ لیجئے۔) کے ذیل میں تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا روح اور جسم عنصری کے ساتھ اپنے اپنے قبروں میں زندہ ہونے کے بارے میں فرمایا ہے: ”يستدل بي على حيوٰة الأنبياء“. (مشکلات القرآن: ۲۳۴)

قرآن مجید میں ہے: ﴿وما يستوي الأحياء ولا الأموات إن الله يسمع من يشاء وما أنت بمسمع من في القبور﴾ (سورۃ الفاطر: ۲۲) مذکورہ آیات واحادیث اور علماء کے اقوال سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کے علاوہ مردے جن کو اللہ چاہے، اپنی قبروں میں سنتے ہیں۔ انیس

غلط عقیدہ رکھنے والے کی امامت کیسی ہے:

سوال: بعض جگہ رواج ہے کہ جب کسی مرد کی شادی تیسری ہوتی ہے اور رشتہ کی بات کی جاتی ہے تو لڑکی کے والدین کہتے ہیں کہ پہلے گڑیا سے نکاح ہو اور اس گڑیا کو دروازہ کے سامنے دہلیز کے نیچے دفن کی جاوے، یہ رسم اس لیے کرتے ہیں کہ تیسرے نکاح کو بہت منحوس سمجھتے ہیں، اگر ایسا نہ کریں گے تو لڑکی مر جاوے گی، یہ عقیدہ کیسا ہے اور جس امام کا یہ عقیدہ ہو، اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

یہ فعل درست نہیں ہے اور ایسا عقیدہ رکھنا جائز نہیں ہے اور جس امام کا ایسا عقیدہ ہو، اس کو امام بنانا نہ چاہیے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۹۶/۳)

غلط عقائد رکھنے والے کی امامت:

سوال: امام جو بغیر علم لوگوں کو کہتا ہے کہ مسجدوں کی کھڑکیوں کے شیشے توڑ دو اور کیا ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے، جو دعا میں "**یاسید عبد القادر جیلانی وغیرہ الأولیاء شئ للّٰہ**" کہتے ہیں۔

صاحب البحر الرائق لکھتے ہیں: "**قال علمائنا: أرواح المشائخ حاضرة تعلم، یکفر**".

نیز جو اللہ کے نبی کو بھی حاضر و ناظر سمجھتے ہیں، کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی یہ نہیں ہے:

"**من صلیٰ عند قبر سمعته و من صلی نائیا أبلغته أیضًا إن اللّٰہ هو الملائكة ساحین فی الأرض یبلغون من أمتی السلام،لعن اللّٰہ یهود والنصاری أیتخذون قبورًا الأنبیاء مسجدًا لعن اللّٰہ زیارات القبور**".

ایسے شخص جو بدعات و خرافات اپنی من مانی سے لوگوں کو بتاتا ہے، کیا جو لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، کیا ان کو نماز دہرانی پڑے گی، یا نہیں؟

هو المصوب

ایسے امام جو فتنہ انگیزی کریں اور امت میں افتراق و انتشار کا باعث بنیں، اس کو امامت سے علاحدہ کر دینا چاہیے، اس کو علاحدہ کرنے میں حکمت عملی سے کام لیا جائے؛ تاکہ مسلمانوں میں اختلاف نہ پیدا ہو اور جو امام شرکیہ عقیدہ رکھے، اولیا سے رب العالمین کے علاوہ اپنی ضروریات کا طالب ہونا شرک ہے، اس کی امامت ناجائز ہے، اس کی

(۱) ویکره إمامة عبد، إلخ، ومبتدع: أی صاحب بدعة.(الدر المختار)أی محرمة.(ردالمحتار،باب الإمامة:۵۲۳/۱،ظفیر)

امامت میں، جو نمازیں مجبوراً پڑھی گئیں ہوں، ان کا لوٹانا ضروری نہیں ہے۔(۱)

تحریر: محمد مسعود حسن حسنی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۳۹۹-۴۰۰)

کشف قبور کے قائل کی اقتدا میں نماز کا حکم:

سوال: جو شخص کشف قبور کا قائل ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب

کشف قبور کوئی امر محال نہیں، بعض اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف سے یہ ملکہ دے دیا جاتا ہے، اگر کوئی اس کا قائل ہو تو مضائقہ نہیں، البتہ کشف قبور کے ذریعے کسی خلاف شریعت بات پر استدلال کرنا ہرگز جائز نہیں ہے، جو شخص کشف قبور کے ذریعے کسی ناجائز بات پر استدلال کرے، وہ مرتکب بدعت ہے، اس کو امام بنانے سے پرہیز کرنا چاہیے؛ لیکن اگر کوئی صحیح العقیدہ امام نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے بہتر ہے، نماز ہو جائے گی۔ واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۵/۱/۱۳۹۱ھ (فتویٰ نمبر: ۲۲/۲۱۹، الف) الجواب صحیح: بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ (فتاویٰ عثمانی: ۱/۴۴۸)

یزید کو اچھا سمجھنے والے کی امامت:

سوال: آج کل ایک فرقہ تیزی سے پھیل رہا ہے، جو یہ کہتا ہے کہ یزید خلیفہ برحق تھا اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے خلاف خروج کیا، جو کہ درست نہ تھا اور وہ لوگ یزید کو اچھا سمجھتے ہیں، ایسے لوگوں کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب

معتبر کتب تاریخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عازم کوفہ ہوئے تھے، اس وقت یزید کی حکومت مستحکم نہ ہوئی تھی؛ بلکہ خود حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقرر کردہ امراء آئندہ خلیفہ کے بارے میں مذبذب تھے، لہٰذا ایسے حالات میں خلافت علی منہاج النبوت کے لیے سعی کرنا عین عزیمت تھا، نہ کہ خروج علی الامام۔ بعد

---

(۱) عن أبی هريرة قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: الصلاة المكتوبة واجبة خلف كل مسلم برا كان أوفاجرا وإن عمل الكبائر. (سنن أبی داؤد)

قال ابن الملک: أی جاز اقتداء هم خلفه لورود الوجوب بمعنى الجواز... هذا يدل على جواز الصلاة خلف الفاسق وكذا المبتدع إذا لم يكن ما يقوله كفرا. (بذل المجهود، باب إمامة البر والفاجر: ۲۱۳/٤، دار الكتب العلمية بيروت)

وجملته أن من كان من أهل قبلتنا ولم يغل فی هواه حتٰى يحكم بكفره تجوز الصلاة خلفه وتكره ولاتجوز الصلاة خلف من ينكر شفاعة النبی صلى اللّٰه عليه وسلم أو ينكر الكرام الكاتبين أو ينكر الرواية؛ لأنه كافر. (البحر الرائق، باب الإمامة: ۱/٦١١)

میں جب حالات تیزی سے تبدیل ہوئے تو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے بھی تبدیل ہوگئی، لہٰذا اس معاملہ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو مطعون کرنے والے شریعت اور تاریخ سے ناواقف ہیں اور تجربہ شاہد ہے کہ ایسے لوگ اکثر افراط و تفریط کا شکار ہوتے ہیں، لہٰذا ان کو امام بنانے میں احتیاط سے کام لیا جائے۔ فقط واللہ اعلم

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان، یکم جمادی الاخری ۱۳۱۱ھ۔

الجواب صحیح: بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ، مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان۔ (خیر الفتاویٰ: ۳۶۹/۲)

عباسی صاحب کے معتقد کی امامت:

سوال: ہمارے امام مسجد، عباسی صاحب کی کتاب جو کہ خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید کے بارے میں ہے، کی بہت تعریف کرتے ہیں، جب وہ کتاب بندہ نے پڑھی تو اس میں حضرت حسینؓ کی صحابیت کا کھلم کھلا انکار تھا اور اہل بیت ہونا بھی کچھ مشکوک لکھا ہوا تھا تو بندہ نے اپنے امام مسجد سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت حسینؓ تو صحابی ہیں؛ لیکن ایک غلطی سے عباسی صاحب کی ساری کتاب غلط تو نہیں ہوسکتی اور کہا مولوی غلام اللہ خانؒ پنڈی والے وعظ کے لیے یہاں آئے تھے، ان کے سامنے بھی عباسی صاحب کی کتاب کا ذکر ہوا تو انہوں نے بھی کتاب کی تعریف کی۔ بندہ نے کہا کہ مجھے تو آپ سے مطلب ہے؛ کیونکہ بندہ آپ کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، بندہ نے کہا: "**اتبعوا السواد الأعظم**" والی حدیث پر عمل کریں۔ دو تین شہروں کے علماء سے دریافت کرلیویں، جدھر خیال ہوگیا، اس طرح مان لیا جائے۔ امام مسجد نے انکار کیا، کہا: "**السواد الأعظم**" والی حدیث عقائد کے بارے میں ہے اور یہ فروعی بات ہے۔ اب بندہ کو اور کوئی خیال نہیں، صرف اپنی نماز کا فکر ہے، کیا اس کے پیچھے نماز درست ہے؟ اور یہ بھی کہتا ہے کہ مجھے علما سے زیادہ تحقیق ہے؛ کیوں کہ عدم تحقیق کی وجہ سے شاہ ولی اللہؒ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو باغی لکھ دیا ہے، اگر اس کے پیچھے نماز درست نہیں تو سابقہ نمازوں کو قضا کروں؟

الجواب

سابقہ نمازوں کے اعادہ کی ضرورت نہیں، آئندہ کے لیے یہ احتیاط کرلی جائے، نماز دوسری قریبی مسجد میں کسی صحیح امام کے پیچھے ادا کرلیا کریں۔ فقط

بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان، ۱۳۸۱/۲۳/۴ھ۔

الجواب صحیح: محمد عبد اللہ غفر لہ، مفتی خیر المدارس ملتان۔ (خیر الفتاویٰ: ۲/۳۵۱-۳۵۲)

نماز کے بارے میں غلط عقیدہ رکھنے والے کی امامت:

سوال: یہاں کی ایک مقامی مسجد میں کئی برسوں سے ایک امام ہیں، ان کے بارے میں کچھ نوجوان نے یہ

شکایت کی کہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید سے صرف تین وقت کی نماز ثابت ہوتی ہے، پانچ وقت کی نہیں، امام صاحب سے دریافت کرنے پر انہوں نے واضح جواب نہیں دیا؛ بلکہ الٹا یہ کہا کہ اگر قرآن سے پانچ وقت کی نماز ثابت ہوتی ہے تو وہ آیات انہیں دکھائی جائیں، ایک صاحب علم نے قرآن کی آیتوں سے یہ ثابت کرنا چاہا تو امام صاحب نے منظور وقبول کرلیا، مسجد کی کمیٹی نے امام صاحب سے امام کی ذمہ داری سے جب انہیں سبکدوش کرنے پر غور وفکر کرنے کے لیئے میٹنگ بلائی تو وہ ایک مدرسہ سے یہ فتویٰ لے آئے کہ چوں کہ امام صاحب پانچ وقتوں کی نماز کی فرضیت کے عدم ثبوت کے خیال سے تائب ہو چکے ہیں، لہٰذا ان کی امامت میں نماز ادا کی جاسکتی ہے، کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

(۲)　یہ امام صاحب قرآن شریف بہت غلط پڑھتے ہیں، زبر کی غلطیاں بکثرت کرتے ہیں، جن سے آیتوں کے مفہوم ومطلب میں زمین وآسمان کا فرق آجاتا ہے، کیا ایسے امام کو امامت کی ذمہ داری پر برقرار رکھنا درست ہے؟

(۳)　یہاں ایک نیم سرکاری ادارہ ہے، جو اپنے ملازمین کے لیے کواٹرز بنواتا رہتا ہے اور اس غرض سے اپنے ٹھیکیداروں کو سرکاری نرخ پر سمنٹ بھی فراہم کرتا ہے، ٹھیکیدار اس ادارہ کی طرف سے فراہم کردہ سیمنٹ کو مطلوبہ اور ادارہ کی طرف سے طے کردہ مقدار میں کاموں میں نہیں لگاتے ہیں اور سیمنٹ کو بچا کر چوری چھپے کم دام میں بیچ ڈالتے ہیں، ایسی ہی سیمنٹ یہ جان بوجھ کر خریدنا کہ یہ چوری کی ہے؛ مگر بازار سے کم دام پر مل رہی ہے، اس کو مسجد میں لگانا کیا جائز ہے؟ اور ایسی سیمنٹ سے تعمیر شدہ مسجد میں نماز ادا ہوجاتی ہے؟ کیوں کہ اس کا فرش بھی چوری کردہ خریدی ہوئی سیمنٹ سے بنا ہے اور معنوی طور پر ناپاک ہے، جن لوگوں نے جان بوجھ کر چوری کی سیمنٹ مسجد میں خرید کر لگائی، کیا وہ مسجد کمیٹی میں رہنے کے لائق ہیں؟ اور اگر امام صاحب بھی اس حرکت میں شریک ہوں تو کیا ان کو امام بنائے رکھنا درست ہے؟

هو المصوب

(۱-۲)　اگر امام مذکور نظریات سے تائب ہوگئے ہیں تو ان کی امامت درست ہے، البتہ اگر وہ آیات کو اس طرح پڑھتے ہیں جس سے معانی بدل جاتے ہوں، زبر زیر کا لحاظ بھی نہیں رکھتے تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا۔(۱)

(۳)　ایسی سیمنٹ کو مسجد کی تعمیر میں لگانا جائز نہ ہوگا، ایسی مسجد میں نماز مع الکراہت ہوجائے گی، جن لوگوں

---

(۱)　قوله: (فلو في إعراب) ككسر قوامًا مكان فتحها، وفتح باء نعبد مكان ضمها ومثال مايغير "إنما يخشى الله من عباده العلماء" بضم هاء الجلالة وفتح همزة العلماء، وهو مفسد عند المتقدمين. واختلف المتأخرون، فذهب ابن مقاتل ومن معه إلى أنه لايفسد، والأول أحوط وهذا أوسع. (رد المحتار: ۲/ ۳۴۹) (كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب: مسائل زلة القارى، انيس)

نے ایسی حرکت کی ہے، ان کو اپنے فعل سے تائب ہونا چاہیے۔

تحریر: محمد طارق ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی

نوٹ: احادیث صریحہ اور توارث وتواتر سنت، اجماع اور قرآن کریم کے اشارۃ النص سے پانچوں نمازوں کی فرضیت ثابت ہے، (۱) لہٰذا اسلام میں ان کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے، امام نے جب کہ توبہ کر لی ہے تو ان کو امامت سے معزول کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، اگر توبہ کے آثار ظاہر نہ ہوں تو ان کو ہٹا کر دوسرا امام مقرر کر لیا جائے۔ (۲) توبہ کے آثار نہ پائے جانے کی صورت میں ان کے پیچھے نماز جائز نہ ہوگی، آثار توبہ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ

(۱) ﴿فَسُبۡحَانَ اللّٰهِ حِيۡنَ تُمۡسُوۡن﴾الخ،وقيل المراد بالتسبيح هنا الصلوات الخمس فقوله: ﴿حِيۡنَ تُمۡسُوۡنَ﴾صلاة المغرب والعشاء وقوله: ﴿حِيۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ﴾صلاة الفجر وقوله: ﴿عَشِيًّا﴾صلاة العصر وقوله: ﴿وَحِيۡنَ تُظۡهِرُوۡنَ﴾صلاة الظهر، كذا قال الضحاك وسعيد بن جبير وغيرهما،الخ. (فتح القدير للشوكاني: ٢١١/٤)/وكذا في الجامع لأحكام القرآن للقرطبي،الجزء الرابع عشر، تفسير سورة الروم،ص:١٥،دار الفكر بيروت،انيس)

عن عبادة بن الصامت. رضي الله عنه. قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "خمس صلوات افترضهن اللّٰه تعالىٰ من أحسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن وأتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد أن يغفر له". (مسند الإمام أحمد،مسند عبادة بن الصامت (ح: ٢٢٧٠٤)/سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة،باب في المحافظة على وقت الصلوات (ح: ٤٢٥)/تعظيم قدر الصلاة لمحمد بن نصر المروزي، باب ذكر الأخبار التي احتجت به (ح: ١٠٣٤)/ المعجم الأوسط للطبراني،من اسمه عبدالرحمن (ح: ٤٦٥٨)/السنن الكبرىٰ للبيهقي،باب الترغيب في حفظ وقت الصلاة والتشهد (ح: ٣١٦٦)/شرح السنة للبغوي،باب فضل الوتر (ح: ٩٧٨)انيس)

عن أبي أمامة. رضي الله عنه. قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "صلوا خمسكم و صوموا شهركم وأدوا زكوٰة أموالكم وأطيعوا ذا أمركم تدخلوا جنة ربكم". (مسند الإمام أحمد،حديث أبي أمامة الباهلي الصدى بن عجلان (ح: ٢٢٢٥٨)/أخبار مكة للفاكهي، ذكر حد من لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام (ح: ١٨٩٣)/سنن الترمذي،باب منه (ح: ٦١٦)/الصحيح لابن خزيمة،باب ذكر الدليل على أن لا واجب في المال (ح: ٢٢٥٧)/ الصحيح لابن حبان،ذكر التخصيص الثاني الذي يخص عموم تلك (ح: ٤٥٦٣)/المعجم الكبير للطبراني،محمد بن زياد الألهاني،عن أبي أمامة (ح: ٧٥٣٥)/ مسند الشاميين للطبراني، ماأسند شرحبيل بن مسلم بن خالد الخولاني (ح: ٥٤٣)/سنن الدارقطني،باب المواقيت (ح: ٢٧٥٩)/المستدرك للحاكم، كتاب الإيمان (ح: ١٩)/ الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم،أبو قتيلة (ح: ٢٧٧٩)/مسند الروياني (ح: ١٢٦٤)/شعب الإيمان،القرابين والأمانة عن معناها (ح: ٦٩٦٧)انيس)

سأل نافع بن أرزق ابن عباس رضي الله عنهما عن الصلوات الخمس في القرآن،فقرأ: ﴿فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِيۡنَ تُمۡسُوۡنَ﴾قال: صلاة المغرب ﴿وَحِيۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ﴾قال: صلاة الصبح ﴿وَعَشِيًّا﴾قال: صلاة العصر ﴿وَحِيۡنَ تُظۡهِرُوۡنَ﴾ صلاة الظهر،ثم قرأ ﴿وَمِنۡ بَعۡدِ صَلٰوةِ الۡعِشَاءِ ثلاث عوراتٍ لَكُمۡ﴾. (التفسير الطبري،تفسير سورة الروم: ٨٤/٢٠، دار المعارف/كذا في التفسير المظهري: ٢٢٨/٧.انيس)

(۲) وإن أنكر بعض ماعلم من الدين ضرورة كفر بها... فلا يصح الإقتداء به أصلاً. (الدر المختار مع ردالمحتار: ٣٠٠/٢)(باب الإمامة ، انيس)

اپنے اس قول پر شرمندہ ہوں، آئندہ اس طرح کے اقوال منہ سے نہ کہنے کا پورا عزم ہو اور ایسے بد دین لوگوں کی صحبت سے گریز پایا جائے، جن کی صحبت میں ان کے اندر اس طرح کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔

ناصر علی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۳۹۷-۳۹۹)

مشتبہ جملہ کہنے والے کی امامت:

سوال: بکر نے زید سے ذبیحہ کے سلسلہ میں کہا کہ میرا ذبح کیا ہوا؟ آپ لوگوں کے لیے حرام ہے تو زید نے بکر سے پوچھا کہ کیا آپ کا حکم دوسرا ہے؟ تو بکر نے بآواز بلند سب کے سامنے پڑھا: لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (نعوذ باللہ)، جو موجود تھے، ان میں سے کسی نے توبہ کرنے کو کہا تو بکر بولا: ہم نے مذاق سے پڑھا تھا، اس سے کیا ہوگا؟ قریب ڈیڑھ ماہ بعد بکر کی سسرال کا ایک آدمی آیا اور ملاقات ہوئی تو پوچھا کہ کیا آپ کے مقدر میں اشرف علی ہی کا حکم ہے تو بکر نے پھر بآواز بلند لا الہ الا اللہ سیف اللہ رسول اللہ پڑھا، جب کہ بکر علاقہ کا مشہور آدمی ہے اور امام ہے۔

(۱) کیا زید پر شریعت کا حکم آئے گا، یا نہیں؟

(۲) بکر لائق امامت ہے، یا نہیں؟

(۳) مذکورہ واقعہ کے بعد بکر نے جو نماز جنازہ پڑھائی، قربانی کی، ہوئی، یا نہیں؟

(۴) زید کی کاشت والی زمین تھی؛ لیکن بکر سے آج سے پچاس سال قبل اپنے نام کرالیا اور متواتر پچاس سال سے سرکاری لگان دے کر رسید اکٹھا کیا، پچاس یا سو سال برابر مال گذاری دینے کی وجہ سے زمین کاشت والی، یا کوئی زمین بکر کی ہو جائے گی؟

هو المصوب

(۱) دریافت کردہ صورت میں زید سے ایک عالم دین ہونے کی حیثیت سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ادائیگی میں کوتاہی ہوئی ہے۔(۱)

(۲) اگر بکر نے توبہ واستغفار نہیں کی ہے اور اب بھی نہیں کرتا ہے تو اس کی امامت درست نہ ہوگی۔(۲)

(۳) اگر بغیر توبہ کے نماز جنازہ پڑھائی ہے اور قربانی کی ہے تو وہ سب ادا نہیں ہوئیں۔(۳)

---

(۱) لأن الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر فرض مطلقا. (المبسوط للسرخسي، باب مايسع الرجل في الإكراه ومالا يسعه: ۱۵٤/۲٤، دار المعرفة بيروت، انيس)

(۲) وجملته أن من كان من أهل قبلتنا ولم يغل في هواه حتى يحكم بكفره تجوز الصلاة خلفه وتكره. (البحر الرائق: ٦۱۱/۱) (باب الإمامة، انيس)

(۳) واتفقوا على أن التوبة من جميع المعاصي واجبة على الفور لايجوز تأخيرها سواءٌ كانت المعصية صغيرة أو كبيرة. (شرح النووي على الصحيح لمسلم، كتاب التوبة: ۳٥٤/۲، انيس)

(۴) صرف مال گذاری ادا کرنے کی وجہ سے زید کی زمین بکر کی ملک نہ ہوگی، آزادی کے بعد حکومت ہند نے زمینداری کو ختم کر کے قابض کاشتکاروں کو مالکانہ حقوق عطا کئے؛ بلکہ باقاعدہ مالک قرار دیا، اگر مذکورہ صورت یہی ہے تو بکر اس زمین کا مالک قرار پائے گا۔

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۴۰۰-۴۰۱)

اللہ تعالیٰ کے لیے عرش پر جسمانی قیام کا عقیدہ رکھنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: ہم سب اہل محلّہ حنفی المسلک ہیں اور ہمارے جو پیش امام تھے، وہ بھی حنفی المسلک کے دعویدار تھے؛ لیکن دوسال ہوئے ہیں، وہ سعودی عرب گئے، وہاں تقریباً ایک سال سے زائد عرصہ گذارا اور وہاں مبلغ بھی رہ چکے ہیں، واپسی پر جب آئے ہیں تو ان سے ایسے افعال اور اقوال صادر ہوئے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غیر مقلد ہیں؛ بلکہ حنفی المسلک بالکل نہیں ہیں؛ کیونکہ وہ صاف الفاظ میں یہ کہتے ہیں کہ ہمیں جب حدیث نبوی ملتی ہے تو ہم کسی شخص کی تابعداری نہیں کرتے، اس کے علاوہ صبح کی سنتیں اور فرض کے درمیان تحیۃ المسجد پڑھنا اور اوقاتِ مکروہہ میں نماز درست کہنا؛ بلکہ فرض نمازوں کے بعد دعا کو بدعت کہنا، کھانا کھانے کے بعد میزبان کو دعائے خیر کرنا، مردے کے گھر جا کر ورثاء میت کو دعا کرنا بدعت سمجھتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے قصد پر جانا حرام اور ناجائز سمجھتا ہے اور حدیث "لاتشد الرحال"، إلخ سے دلیل پیش کرتا ہے، اللہ جل شانہ کے لئے عرش پر مکان اور قیام کا قائل ہے۔

مندرجہ بالا افعال اور اقوال کے بعد اس شخص کو امام رکھنا ٹھیک ہے، یا کہ سبکدوش کیا جائے؟ جب کہ ہمارے سب علما نے بھی سبکدوشی کا مشورہ دیا ہے؛ لیکن مولوی موصوف شرعی حکم کے بغیر سبکدوش نہیں ہوتا، جب کہ مسجد میں ایک دو دفعہ جھگڑا بھی ہوا ہے اور گورنمنٹ سے موصوف نے عدم مداخلت فی المسجد کی ضمانت بھی لی ہے، کیا اہل محلّہ مولوی صاحب کو سبکدوش کرنے کا حق رکھتے ہیں، یا نہیں؟ اور تمام اہل محلّہ اس کی امامت پر ناراض ہیں، کیا حکم ہے؟

الجواب

سوال میں امام صاحب موصوف کی طرف جو خیالات منسوب کئے گئے ہیں، اگر واقعۃً ان امام صاحب کے عقائد وخیالات یہی ہیں تو انہیں حنفی مقتدیوں کا امام مقرر کرنا درست نہیں، خاص طور سے اگر وہ باری تعالیٰ کے لیے عرش پر جسمانی قیام کا عقیدہ رکھتے ہیں تو یہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کے قطعی خلاف، ایسے عقیدے والے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے، (۱) ان کے بجائے کوئی صحیح العقیدہ امام متعین کیا جائے۔ واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۴/۸/۱۴۰۰ھ (فتویٰ نمبر ۱۰۴۹/۳۱، ج) (فتاویٰ عثمانی: ۱/۴۳۰-۴۳۱)

---

(۱) کیونکہ فسق اعتقادی، فسق عملی سے زیادہ برا ہے، جیسا کہ حلبی کبیر شرح المنیہ: ۵۱۴ (طبع سہیل اکیڈمی لاہور) (فصل في الإمامة، انیس) میں ہے: "ویکره تقدیم المبتدع أیضاً: لأنه فاسق من حیث الإعتقاد وهو أشد من الفسق من حیث العمل

حدیث شریف کی توہین کرنے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص مسجد سے نکل کر جارہا تھا اور دنیا کے مال واسباب کی تعریف کررہا تھا، دوسرا شخص مسجد میں تھا، مسجد والے شخص نے باہر جانے والے سے کہا کہ اس کے منہ سے دنیائے فانی کی تعریف کرنے کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس نے دنیا کے مال کو مال کہا، اس کا آگے مال نہیں اور دنیا کے گھر کو گھر کہا، اس کا آگے گھر نہیں تو باہر جانے والے نے لوٹ کر جواب دیا: (نعوذ باللہ) ''حدیث گئی ایسی تیسی میں''، ایسا کہنے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

اس نے بہت سخت بات کہی، جب تک وہ نادم ہوکر سچی پکی توبہ نہ کرے، اس کو امام نہ بنایا جائے، بحر، عالمگیری وغیرہ میں اس کا حکم سخت لکھا ہے۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲/۷/۱۳۹۳ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۱۸۳-۱۸۴)

جو شخص علمائے حق کی تکفیر کرچکا ہو، اس کی امامت:

سوال: کیا کسی ایسے حافظ، یا قاری کو جامع مسجد کا امام بنانا شرعاً جائز ہے؟ جو زمانۂ سابق میں علمائے حق اور اکابر دین کو اپنے قلم سے کافر لکھ چکا ہو؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

اگر صدق دل سے توبہ کرے اور اعلان کردے کہ میں نے غلط فہمی اور نفسانیت کی وجہ سے علمائے حق کو کافر لکھا تھا، میں اب توبہ کرتا ہوں اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ کافر نہیں؛ کیوں کہ جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے اور واقعۃً وہ کافر نہیں تو یہ کلمہ خود اس کافر کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے اور اس پر اس کا وبال پڑتا ہے،(۲) پھر قوم کو اطمینان ہوجائے کہ

(۱) ویکفر...برده حدیثاً مرویاً إن کان متواتراً أوقال علی وجه الاستخفاف سمعناه کثیراً.(البحر الرائق، کتاب السیر، باب أحکام المرتدین: ۵/۲۰٤، رشیدیة)

''ومن أنکر المتواتر فقد کفر، ومن أنکر المشهور، یکفر عند البعض. وقال عیسیٰ بن أبان: یضلل ولا یکفر، وهو الصحیح. ومن أنکر خبر الواحد لا یکفر، غیر أنه یأثم بترک القبول''.(الفتاویٰ الهندیة، کتاب السیر، الباب التاسع فی أحکام المرتدین ومنها ما یتعلق بالأنبیاء علیهم السلام: ۲/۲٦۳، رشیدیة)

(۲) عن عبدالله بن دینار أنی سمع ابن عمر یقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: '' أیما امرئ قال لأخیه: یا کافر، فقد باء بها أحدهما، إن کان کما قال، وإلا رجعت علیه''.(الصحیح لمسلم، باب بیان حال إیمان من قال لأخیه المسلم یا کافر (ح: ٦۰) انیس)

==

اس کا یہ اعلان واقرار خطیب بننے کے لیے نہیں؛ بلکہ اصلاح نفس اور اپنے گناہ سے ندامت کی بنا پر ہے تو اس قاری حافظ کو امام وخطیب بنانا درست ہے، جب کہ اس میں امامت کی دوسری شرائط بھی موجود ہوں۔

قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿وإني لغفار لمن تاب﴾ الآیة (۱)

عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: "التائب من الذنب کمن لاذنب له". (۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۱۸۴/۶-۱۸۵)

جمہور امت کی تکفیر کرنے والے کی اقتدا مکروہ ہے:

سوال: مولوی احمد چتر وڑ گڑھی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے، یا نہیں؟ یا اس کے ہم عقیدہ لوگوں کے پیچھے نماز درست ہے؟ اگر پڑھ لی جائے تو نماز درست ہے، یا اعادہ واجب ہے؟

الجواب

حامداً ومصلیاً

مولوی احمد سعید کے عقائد اور نظریات کی تفصیل ہمیں معلوم نہیں، اس کے بغیر حکم لگانا مشکل ہے؛ مگر ایک بات مولوی صاحب مذکور کے متعلق ثقات سے معلوم ہوئی ہے کہ وہ جہاں جمعہ پڑھاتا ہے تو غیر مقلدین کی طرح نماز پڑھاتا ہے اور جب باہر سفر میں ہوتا ہے تو حنفیہ کی طرح نماز پڑھتا پڑھاتا ہے اور یہ ایک قسم کا تصنع اور ریا ہے، پس اگر یہ روایت درست ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

درمختار میں ہے:

"ونمّام ومراء ومتصنع". (۳)

علاوہ ازیں مولوی صاحب کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ سماعِ موتی اور سماع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند القبر شریف کا

== عن أبي ذر أنه سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول: لیس من رجل ادعی لغیر أبیه وهو یعلمه إلا کفر ومن ادعی ما لیس له فلیس منا ولیتبوأ مقعده من النار ومن دعا رجلاً بالکفر أو قال: عدو اللّٰہ ولیس کذلک إلا حار علیه. (الصحیح لمسلم، کتاب الإیمان، باب بیان حال إیمان من قال لأخیه المسلم یا کافر: ۵۷/۱، قدیمی) (رقم الحدیث: ۶۱، انیس)

(۱) سورۃ طٰہٰ: ۸۲

(۲) مشکوۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثالث: ۲۰۶، قدیمی (ح: ۲۳۶۳، انیس)

(۳) ردالمحتار: ۵۲٤/۱ (باب الإمامة، انیس)

منکر ہے اور قائلین کی تکفیر کرتا ہے، اس سے جمہور امت کی تکفیر ہوتی ہے اور جمہور امت کی تکفیر کرنے والا مبتدع ہے، پس اگر اس نے توبہ کر کے اس عقیدہ سے رجوع نہیں کیا تو اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

درمختار میں ہے:

"ومبتدع أي صاحب بدعة". (۵۲۳/۱)(۱)

جو عالم مندرجہ بالا عقیدہ رکھے؛ یعنی قائلین سماعِ موتی کی تکفیر کرے، اس کا بھی یہ حکم ہے، جو اوپر لکھا گیا ہے۔ فقط واللہ اعلم

عبدالقادر عفی عنہ، مدرس دارالعلوم، کبیر وال ضلع ملتان۔ الجواب صحیح: علی محمد عفی عنہ، مہتمم وشیخ الحدیث، دارالعلوم کبیر وال۔ الجواب صحیح: احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، نائب مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان، ۲۰/۶/۱۴۰۱ھ (خیر الفتاویٰ: ۳۷۷/۲)

منکر شفاعت کی امامت کا حکم:

سوال: ایک شخص قرآنی آیات ﴿يَـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّأتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلاَ خُلَّةٌ وَلاَ شَفَاعَةٌ﴾ اور ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً ا يُجْزَمِه﴾ اور ﴿ تُوَفّيْتُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَت﴾ الآية. اور ﴿اَلْيَـومَ تُـجْزِىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ﴾ الآية "اور ﴿وَمَـنْ يَّـعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةً شَراً يَّرَهُ ﴾ الآية" وغیرہ سے استدلال کرتا ہے کہ مرتکب کبیرہ وغیرہ کی شفاعت نہیں ہے۔

وجہ استدلال: اللہ تعالیٰ نے قاعدہ بیان فرمایا ہے کہ ہر عامل عمل خیر اور عامل عمل شر مستوجب ثواب وعقاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی کلام میں احتمال تغیر وتبدل نہیں ہے، قال اللہ تعالیٰ: ﴿مَـا يُبَـدَّلُ الْـقَـوْلُ لَـدَيَّ﴾ تو پھر شفاعت مرتب کرنا (نعوذ باللہ) غلط ہے؛ بلکہ مخالفت قرآن ہوگی اور نقض قانون الٰہی ہوگا، جو کہ موجب عتاب ہے اور جن احادیث سے ثبوت شفاعت ہے، جیسے قولہ علیہ السلام "شفاعتي لأهل الكبائر من أمتي" وغیرہ۔ ان کو آیات سے متعارض قرار دے کر گرا دیتا ہے اور ساتھ ہی لوگوں کو کہتا ہے کہ میں شفاعت کا قائل اور متفق اہل سنت ہوں اور مراد "من الشفاعة لايشفعون إلا لمن ارتضى" لیتا ہے؛ یعنی جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے اور اللہ تعالیٰ زانی وسارق کو پسند نہیں کرتا، اب اگر بغیر توبہ فوت ہوگا تو اس کی شفاعت بھی نہیں ہوگی اور جانب ومخالف کو مزاحاً کہتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ زانی وسارق کو پسند کرتا ہے اور احادیث وغیرہ لوگوں کو گناہ پر جرأت دیتی ہیں؟ (نعوذ باللہ من ذلک)

لہٰذا جناب کی طرف رجوع کیا جاتا ہے کہ اس شخص کا یہ عقیدہ صحیح ہے، یا باطل؟ یہ شخص مسلمان ہے، یا کافر؟ اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

(۱) الدر المختار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، انیس

الجواب

شخص مذکور کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے؛ کیوں کہ منکر شفاعت اگر کافر ہو،تب تو یقیناً نماز پڑھانے کے قابل نہیں اور اگر فاسق کہا جائے، جو کم از کم درجہ ہے،تب بھی امامت کے قابل نہیں۔

اکفار الملحدین: ۴۰۔۴۱، میں ہے:

والحاصل أن من كان من أهل قبلتنا ولم يغل حتیٰ لم يحكم بكفره تصح الصلاة خلفه وتكره ولا يجوز خلف منكر الشفاعة والرؤية وعذاب القبر والكرام الكاتبين لأنه كافر لتواتر هذه الأمور من الشارع عليه السلام. فقط والله اعلم

بندہ محمد عبداللہ غفرلہ، مفتی خیر المدارس ملتان، ۲۳؍شعبان ۱۳۷۴ھ۔ (خیر الفتاوی: ۳۶۴/۲-۳۶۵)

منکر رسالت کو امام بنانا جائز نہیں:

سوال: زید توحید و رسالت اور جمیع ضروریات دین کو تسلیم کرتے ہوئے اور عمل کرتے ہوئے یہ عقیدہ بھی رکھتا ہے کہ جو شخص صرف توحید کا قائل ہو اور رسالت اور قرآن کو نہ مانتا ہو، وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا؛ بلکہ آخر میں اس کی بھی مغفرت ہو جائے گی، زید کو امام بنانا جائز ہے، یا نہیں؟

(المستفتی: ۹۲، محمد ابراہیم خاں ضلع غازی پور، ۹؍رجب ۱۳۵۲ھ، ۳۰؍اکتوبر ۱۹۳۳ء)

الجواب

جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کو نہ مانے اور قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی کتاب تسلیم نہ کرے، وہ جماہیر امت محمدیہ علی صاحبہا ازکی السلام والتحیہ کے نزدیک ناجی نہیں ہوگا، ایسا شخص جو اس کی نجات کا عقیدہ رکھتا ہو، اس کو امام بنانا جائز نہیں ہے۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (کفایت المفتی: ۸۰/۳)

---

(۱) وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها، فلا يصح الاقتداء به أصلاً. (الدر المختار، باب الإمامة: ۵٦۱/۱، ط: سعيد)

ويكره... إمامة... مبتدع أي صاحب البدعة و هي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول صلى الله عليه وسلم لا لمعاندة بل بنوع شبهة... وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها... فلا يصح الاقتداء به أصلاً فليحفظ. (الدر المختار مع رد المحتار: ۵٦۰/۱-۵٦۲)

عن أبي هريرة قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوماً بارزاً للناس فأتاه رجل فقال: يا رسول الله! ما الإيمان؟ قال: أن تؤمن بالله وملائكته وكتابه ولقائه ورسله وتؤمن بالبعث الآخر، الخ. (صحيح لمسلم، باب الإيمان ما هو وبيان خصاله (ح: ۹) انيس)

غیر مسلم سے سارق کا نام معلوم کرنے والے کی امامت:

سوال: کسی مسلم یا غیر مسلم سے سارق کا نام اور شیٔ مسروقہ کے پتہ پوچھنے جانے والے اور یہ ظاہر کرنے والے کہ ہر ایسی باتوں پر یقین رکھتے ہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

ایسا عقیدہ اور عمل غلط ہے، خلافِ شرع ہے،(۱) جب تک اس سے توبہ نہ کرلے، ہرگز امام نہ بنایا جائے۔(۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۰/۴/۱۴۰۱ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۸۶/۶-۱۸۷)

مشرک کے جنازہ کی نماز پڑھانے والے کی امامت:

سوال: جو شخص مشرک انسان کی نماز جنازہ پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز کیسی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلياً

جس کا خاتمہ شرک پر ہوا، اس کے لیے دعائے مغفرت کرنا اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں۔

﴿ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين﴾ (الآية)(۳)

---

(۱) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من أتىٰ كاهناً فصدقه بما يقول...فقد برئ مما أنزل علىٰ محمد".

"الفرق بين الكاهن والعراف أن الكاهن: إنما يتعاطى الخبرعن الغيب في مستقبل الزمان، ويدعي معرفة الأسرار، و العراف: هوالذي يتعاطىٰ معرفة الشيئ المسروق ومكان الضالة ونحوهما من الأمور".

وفي رواية لأحمد والحاكم عن أبي هريرة رضي الله عنه بلفظ: "من أتىٰ عرافاً أو كاهناً فصدقه بما يقول، فقد كفربما أنزل علىٰ محمد". (مرقاة المفاتيح شرح المشكوٰة، كتاب الطب والرقىٰ، باب الكهانة: ۳٦٦/۸، رشيدية. (رقم الحديث: ٤٥٩٩، انيس)

ومنها: أن تصديق الكاهن بما يخبره من الغيب كفر، لقوله تعالىٰ: ﴿قل لا يعلم من في السمٰوات والأرض الغيب إلا الله﴾ ولقوله عليه السلام: من أتىٰ كاهناً فصدقه بما يقول، فقدكفربما أنزل علىٰ محمد". (شرح فقه الأكبر، حكم تصديق الكاهن، ص: ۱٤۹، قديمي)

وقال سبحانه تعالىٰ: ﴿وإني لغفار لمن تاب﴾ (سورة طٰهٰ: ۸۲)

(۲) "ويكره إمامة عبدوفاسق...ولعل المراد به من يرتكب الكبائر...وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لايهتم لأمر دينه، وبأن في تقديمه للإمامة تعظيمه، وقد وجب عليهم إهانته شرعًا. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/ ۵۵۹ ـ ۵٦۰، سعيد) (مطلب: البدعة خمسة أقسام، انيس)

(۳) سورة التوبة: ۱۱۳

جو آدمی علم کے باوجود ایسا کرے اس کو امام بنانا جائز نہیں۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیو بند، ۱۴۰۱/۴/۱۰ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ:۱۸۶/۶)

ٹوٹکے وغیرہ پر اعتقاد رکھنے والے کی امامت:

سوال: زید ٹوٹکے کراتا ہے، بکرا بطور صدقہ مریض کے سرہانے بندھا جاتا ہے اور مریض اگر کمسن ہو تو اس کو سوار کراتا ہے، پھر اس بکرے کو دفن کراتا ہے، زید کے لیے کیا حکم ہے؟ آیا اس پر توبہ اور تجدید نکاح لازم ہے، یا نہیں؟ اس کو امام بناویں، یا نہیں؟ اور اگر مسلمانوں سے کہا جاوے کہ ایسے شخص پر زجر کرنا چاہئے، اس کو کم از کم امامت سے معزول کردو اور چند جاہل یہ کہیں کہ ہم تو زید پر ایمان لائے ہیں تو یہ کیسا ہے؟

الجواب

ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہئے؛ بلکہ امام عالم اور صالح اور متقی شخص کو بنانا چاہیے اور ایسے شخص کی امامت کے جو جہلاء طرف دار ہیں، وہ گنہگار ہیں؛ کیوں کہ مبتدع اور فاسق ہونے میں اس کے کچھ تردد نہیں ہے اور فاسق و مبتدع کی امامت مکروہ ہے اور معزول کرنا ایسے امام کا لازم ہے۔ (کذافی الشامی)(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیو بند:۱۱۹/۳)

کیا کسی اجتماعی مصلحت کی وجہ سے خارجی کا امام بنانا درست ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہاں کے مسلمانوں میں بوجہ یورش جمیع کفار و نصاریٰ کے جمیع فرق اسلامیہ مثل خوارج و شیعہ و شوافع و احناف کا اس امر پر اتفاق ہوا ہے کہ ہم سب مل کر ایک شخص کے پیچھے جو سلطان ہے اور خوارج سے ہے، عیدین کی نماز ادا کریں، چنانچہ فرق شافعیہ اور شیعہ کے علما نے فتویٰ دے دیا ہے اور دستخط کر دیئے ہیں اور اس سلطان کے پیچھے نمازِ عیدین پڑھنا منظور کر لیا ہے، چوں کہ یہاں کوئی عالم مذہب حنفی کا نہیں ہے، اس وجہ سے علماء احناف سے استفتا ہے کہ احناف اس میں شریک رہیں، یا نہیں؟

الجواب

خوارج اہل بدعت میں سے ہیں اور مبتدع کے پیچھے نماز کی اقتدا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۱) قال ابن عابدين:"قوله:(وفاسق)(ويكره إمامة ...فاسق)من الفسق: و هو الخروج عن الإستقامة،ولعل المراد به من يرتكب الكبائر،إلخ...بل مشٰى فى شرح المنية علىٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم،إلخ". (الدر المختار، كتاب الصلاة،باب الإمامة: ۵۵۹/۱_۵۶۰،سعيد)(مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد ، انيس)

(۲) ويكره إمامة عبد،إلخ، وفاسق، إلخ، ومبتدع: أى صاحب بدعة،بل مشٰى فى شرح المنية:أن كراهة تقديمه كراهة تحريم.(ردالمحتار،باب الإمامة: ۵۲۳/۱،ظفير)((مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد،انيس)

ردالمحتار میں ہے:

فهو (الفاسق) كالمبتدع تكره إمامته بكل حال،بل مشٰى في شرح المنية علٰى أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (ردالمحتار: ۵۲۳/۱)(۱)

لیکن دو حالتوں میں جائز ہے،ایک یہ کہ دوسرا امام جس کی امامت مشروع (وغیر مکروہ) ہے،میسر نہ ہو اور یہ بھی میسر نہ ہونے کے حکم میں ہے کہ دوسرے امام کو مقرر کرنے میں فتنہ ہو۔

قال في الدر المختار: هٰذا إن وجد غيرهم وإلا فلا كراهة. (۵۲۵/۱)(۲)

دوسری حالت یہ ہے کہ وہ امام شرعاً واجب الاطاعت ہو،مثلاً: سلطان المسلمین نافذ الامر ہو اور وہ حتماً لوگوں کو اپنے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دے،**فوجوب طاعة أولي الأمر مسلم.** (۳)

اور کراہت کی حالت میں بھی منفرداً نماز پڑھنے سے ان کے پیچھے پڑھ لینا اولیٰ ہے۔

قال في الدر المختار: فإن أمكن الصلاة خلف غيرهم فهو أفضل وإلا فالاقتداء أولٰى من الانفراد. (ردالمحتار: ۵۲۳/۱)

اشرف علی

بیشک بصورت امر کرنے سلطان کے،یا دوسرے کو امام بنانے میں فتنہ ہو تو اس صورت میں اسی سلطان کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے،جیسا کہ مفاد روایاتِ مذکورہ کا ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عزیز الرحمٰن،مفتی مدرسہ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۹۵/۳-۲۹۶)

ڈاکٹر عثمانی کے متبعین کی اقتدا میں پڑھی جانے والی نمازیں واجب الاعادہ ہیں:

ڈاکٹر مسعودالدین کے نظریات درج ذیل ہیں:

(۱) عذاب قبر اس ارضی قبر میں نہیں ہوتا؛ بلکہ روح کو برزخی جسم میں ڈال کر علیین یا سجین میں ڈال کر عذاب، یا راحت کی کیفیات ہوتی ہیں۔(۴)

(۱) باب الإمامة،مطلب في تكرار الجماعة في المسجد،انيس

(۲) باب الإمامة،انيس

(۳) ﴿يا ايها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم﴾(سورة النساء: ۵۹،انيس)

(۴) عن عائشة رضي الله عنها أن يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر، فقالت لها: أعاذك الله من عذاب القبر،فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر،فقال: نعم عذاب القبر حق.قالت عائشة: فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد صلى صلاة إلا تعوذ بالله من عذاب القبر.(صحيح البخاري، ==

(۲) وفات کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ والی قبر اقدس میں نہیں ہیں۔(۱)

(۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دور، یا قریب سے سننے والا جاننا بہر حال مشرکانہ عقیدہ کا حامل ہے۔(۲)

(۴) آدم علیہ السلام کا ذاتِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنانے والی احادیث اور قبر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وسیلہ بنانے والی احادیث غلط ہیں۔(۳)

== باب ماجاء فی عذاب القبر، رقم الحدیث: ۱۳۷۲/ صحیح لمسلم، باب استحباب التعوذ من عذاب القبر، رقم الحدیث: ۵۸٦، انیس)

(۱) عن عائشة رضی الله عنها قالت: لما قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم اختلفوا فی دفنه، فقال أبوبكر: سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا ما نسیته، قال: ما قبض الله نبیا إلا فی الموضع الذی یحب أن یدفن فیه فدفنوه فی موضع فراشه". (سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب قبیل باب ماجاء فی الجلوس قبل أن توضع: ۱۹۷/۱-۱۹۸، رقم الحدیث: ۱۰۱۸، قدیمی، انیس)

(۲) عن أبی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائبا أبلغته. (رواه البیهقی فی شعب الایمان، تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: ۱٤۸۱)

"فحصل من مجموع هذا الکلام النقول والأحادیث ان النبی صلی الله علیه وسلم حی بجسده وروحه". (روح المعانی: ۳٦/۲۲، انیس)

"والمرئی أمار وحه علیه الصلاة والسلام التی هی أکمل الأرواح تجردا وتقدسا بأن تکون قد تطورت وظهرت بصورة مرئیة بتلک الردیة مع بقاء تعلقها بجسده الشریف الحی فی القبر السامی المنیف". (روح المعانی: ۳۷/۲۲، انیس)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ آیت کریمہ "وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُّسُلِنَا" (سورۃ الزخرف: ۴۵) کے ذیل میں تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا روح اور جسم عنصری کے ساتھ اپنے اپنے قبروں میں زندہ ہونے کے بارے میں فرمایا ہے: "یستدل به علی حیاة الأنبیاء". (مشکلات القرآن: ۲۳۴، انیس)

(۳) عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لما اقترف آدم الخطیئة قال: یا رب أسألک بحق محمد لما غفرت لی، فقال الله: یا آدم وکیف عرفت محمدا ولم أخلقه؟ قال: یارب لأنک لما خلقتنی بیدک ونفخت فیی من روحک ورفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوباً لا إله إلا الله محمد رسول الله، فعلمت أنک لم تضف إلی اسمک إلا أحب الخلق إلیک، فقال الله: صدقت یا آدم، إنه لأحب الخلق إلیّ ادعنی بحقه فقد غفرت لک ولولا محمد ما خلقتک. (المستدرک للحاکم، ومن کتاب آیات رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: ٤۲۲۸، انیس)

عن أبی الجوزاء قال: قحط أهل المدینة قحطا شدیدا فشکوا إلی عائشة فقالت: انظروا قبر النبی صلی الله علیه وسلم فجعلوا منه کوی إلی السماء حتی لایکون بینه وبین السماء شقف ففعلوا فمطروا مطراً حتی نبت العشب وسمنت الإبل حتی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق. (مشکاة المصابیح، باب الکرامات، ص: ٥٤٥، قدیمی، انیس)

(۵) زیارت قبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جملہ احادیث من گھڑت ہیں۔(۱)

(۶) خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بارے میں جملہ احادیث من گھڑت ہیں۔(۲)

(۷) ہر طرح کے تعویذات کرنا اور پانی پر دم کرنا وغیرہ کفر و شرک ہے۔(۳)

(۸) ۲ھ سے لے کر ۱۴۰۰ھ تک جتنے بزرگان دین، اولیاء کرام بشمول خاندان ولی اللہ شاہ عبد الرحیم، شاہ عبد العزیز، شاہ اسماعیل شہید رحمہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کہتا ہے کہ آج جو دین اسلام کے نام سے اس دنیا میں پایا جاتا ہے، وہ انہیں حضرات کا ایجاد کردہ ہے، قرآن وحدیث کے دین سے بالکل الگ ہے۔(۴)

(۹) اصل دین تو اس برصغیر پاک و ہند میں کبھی آیا ہی نہیں۔(۵)

---

(۱) عن ابن عمر قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:من جاء نى زائراً لا تعلمه حاجة إلا زيارتى كان حقا علىّ أن أكون له شفيعا يوم القيامة.(المعجم الأوسط للطبرانى: ١٦/٥،من اسمه عبدان/المعجم الكبير،سالم عن ابن عمر، رقم الحديث:١٣١٤٩،انيس)

عن ابن عمر قال:قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم:من زار قبرى بعد موتى كان كمن زارنى فى حياتى.(المعجم الكبير،مجاهد عن ابن عمر،رقم الحديث:١٣٤٩٦،انيس)

(۲) عن أبى هريرة رضى اللّٰه عنه، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: تسموا باسمى ولا تكنوا بكنيتى ومن رآنى فى المنام فقد رآنى فإن الشيطان لا يتمثل فى صورتى ومن كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار.(صحيح البخارى،كتاب العلم،باب اثم من كذب على النبى صلى الله عليه وسلم،رقم الحديث:١١٠،انيس)

عن أبى هريرة قال: قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم: من رآنى فى المنام فقد رآنى، فإن الشيطان لا يتمثل بى.(صحيح لمسلم،باب قول النبى صلى الله عليه وسلم من رآنى فى المنام،الخ،رقم الحديث:٢٢٦٦،انيس)

(۳) عن عائشة رضى اللّٰه عنها أن النبى صلى الله عليه وسلم كان ينفث على نفسه فى مرضه الذى قبض فيه بالمعوذات،فلما ثقل كنت أنا أنفث عليه بهن،فأمسح بيدنفسه لبركتها.(صحيح البخارى،باب فى المرأة ترقى الرجل،رقم الحديث:٥٧٥١،انيس)

عن أبى سعيد أن جبريل أتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال:يا محمد ! اشتكيت؟فقال:نعم، قال: باسم اللّٰه أرقيك من كل شيء يؤذيك،من شر كل نفس أو عين حاسد يشفيك باسم اللّٰه أرقيك.(صحيح لمسلم، باب الطب والمرض والرقى،رقم الحديث:٢١٨٦،انيس)

(۴) عن ابن عباس قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:إنما أصحابى كالنجوم فبأيهم اقتديتم اهتديتم.(الإبانة الكبرىٰ لابن بطة،رقم الحديث:٧٠٢،انيس)

عن أبى هريرة قال:قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم:لا تسبوا أصحابى لا تسبوا أصحابى،فوالذى نفسى بيده لو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما أدرك مد أحدهم ولا نصيفه.(صحيح لمسلم،باب تحريم سب النبى صلى الله عليه وسلم،رقم الحديث:٢٥٤٠،انيس)

(۵) تاریخ کے حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی قدیم ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ ہوئی، ==

(۱۰)　جو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ پاک والی قبر اقدس میں زندہ مانتے ہیں؛ تاکہ ان کا درود وسلام سنیں، ان کے عقائد باطل ہیں۔(۱)

دریافت طلب امور یہ ہیں:

(۱)　ایسے عقائد والا شخص کافر ہے، یا مسلمان؟ ہدایت پر ہے، یا ضلالت پر؟

(۲)　مندرجہ بالا عقائد والے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

(۳)　جن لوگوں نے ان کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، آیا وہ اعادہ کریں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

(۱)　ڈاکٹر عثمانی خطرناک گمراہ کنندہ ہے، اقرب الی الکفر ہے۔

(۲)　ایسے عقائد کے حامل کی اقتدا میں ہرگز نماز نہ پڑھیں۔

(۳)　نمازوں کا اعادہ کرلیں۔ فقط واللہ اعلم

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، مفتی خیر المدارس ملتان، ۱۴/۵/۷ ۱۴۰ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۲/ ۳۷۸-۳۷۹)

عثمانی پارٹی والوں کی اقتدا کا حکم:

سوال:　کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں عثمانی پارٹی (حزب اللہ)(۲) والے تقریباً دس آدمی ہیں، وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں ہوتے؛ بلکہ بعد میں دوسری جماعت کرتے ہیں، اگر ہمارے بعض آدمی تاخیر سے پہنچ جائیں تو کیا ہم ان کی اقتدا کر سکتے ہیں؟

(**المستفتی**: عزیز الحق ایس اے سی سی جدہ سعودی عرب، ۱۶/ صفر ۱۴۰۵ھ)

==　جنوبی ہند کے راستوں سے آئے عرب تاجرین کے ذریعہ ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ شروع ہوئی، صحابی رسول حضرت مالک بن دینار ہندوستان کی جنوبی ریاست کیرلا کے ساحلی علاقہ میں تشریف لائے اور وہاں کے علاقائی بادشاہ سے ملاقات کی، بعد میں اس بادشاہ نے اسلام قبول کرلیا۔ انیس

(۱)　**عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من صلى علي عند قبري سمعته ومن صلى علي نائبا أبلغته.**(شعب الايمان للبيهقي، تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ۱٤٨۱)

(۲)　عثمانی پارٹی کے بارے میں معلومات دستیاب نہ ہوسکا، البتہ حزب اللہ یہ شیعہ فرقہ کی تنظیم ہے۔ شیعوں کا جو فرقہ نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور کفریہ عقائد رکھتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس کے پیچھے نماز جائز ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں، صحیح العقیدہ شیعہ کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ انیس

الجواب ـــــــــــــــــــ

جب اہل سنت والجماعت کی امامت متوقع ہو تو مبتدعین (حزب اللہ وغیرہ) کی اقتدا نہ کریں۔(۱) وہوالموفق

(فتاویٰ فریدیہ:۲/۴۰۱)

آغا خانی کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت:

سوال: گزشتہ ہفتہ ایک آغا خانی اسماعیلی خاندان (۲) کے افراد کی، جو کہ ایک حادثہ میں ہلاک ہوئے، نماز

(۱) قال العلامة الحصكفي: ويكره إمامة عبد وفاسق وأعمٰى ومبتدع: أي صاحب بدعةٍ وهي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لابمعاندةٍ بل بنوع شبهةٍ .(الدرالمختار علىٰ هامش ردالمحتار ،باب الإمامة: ٤١٤/١ ،مطلب البدعة خمسة أقسام،انيس)

(۲) اسماعیلی، اہل تشیع کا ایک تفرقہ ہے، جس میں حضرت امام جعفر صادق (پیدائش 702ء) کی امامت تک اثناعشریہ اہل تشیع سے اتفاق پایا جاتا ہے اور یوں ان کے لیے بھی اثناعشری کی طرح جعفری کا لفظ بھی مستعمل ملتا ہے جبکہ ایک قابلِ ذکر بات یہ بھی ہے کہ اکثر کتب ورسائل میں عام طور پر جعفری کا لفظ اثناعشری اہل تشیع کے لیے بطور متبادل آتا ہے۔ 765ء میں حضرت جعفر صادق کی وفات کے بعد ان کے بڑے فرزند حضرت اسماعیل بن جعفر (721ء تا 755ء) کو سلسلہ امامت میں مسلسل کرنے والے جعفریوں کو اسماعیلی کہا جاتا ہے، جبکہ حضرت موسی بن جعفر (745ء تا 799ء) کی امامت کو تسلیم کرنے والوں کو اثناعشری کہا جاتا ہے۔ اسماعیلی فرقے والے حضرت علی رضی اللہ تعالی کے بعد صرف حضرت حسین رضی اللہ تعالی کی امامت کے قائل ہیں اور یوں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی ان کے لیے اثناعشریہ اہل تشیع کے برخلاف چھٹے نہیں؛ بلکہ پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالی، دوسرے حضرت حسین رضی اللہ تعالی، تیسرے زین العابدین رضی اللہ تعالی اور چوتھے محمد باقر رضی اللہ تعالی کے بعد پانچویں امام بن جاتے ہیں اور اسماعیل بن جعفر رضی اللہ تعالی چھٹے؛ جن کے بعد محمد بن اسماعیل رضی اللہ عنہ (746ء تا 809ء) کو ساتویں امام کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اسی فرقہ کو اسماعیلی، یا آغا خانی کہا جاتا ہے، موجودہ دور کے اسماعیلی اور ان کے افکار اسلامی تعلیمات کے برخلاف ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

آغا خانی کا اس بات پر یقین ہے کہ قرآن ساری کائنات اور ہمیشہ کے لیے نہیں اترا تھا، وہ اپنے آغا خان کو چلتا پھرتا قرآن تصور کرتا ہے اور اس کی ہر بات کو اللہ کا حکم مانتا ہے۔

آغا خان نے خود کو سب کے سامنے ''اللہ کا مظہر'' کہا ہے اور مظہر کا مطلب ہوتا ہے ''رخ یا کاپی'' اور اسماعیلی۔۔۔۔ آغا خان کو سجدہ بھی کرتے ہیں، چنانچہ توحید کی روح اور اصل متاثر ہوتی ہے۔

اسماعیلی۔۔۔ نماز روزہ، حج ادا نہیں کرتے؛ بلکہ انہوں نے نماز کے بجائے دن میں تین بار چند مشرکانہ دعاؤں کو بدل لیا ہے اور آغا خان کے دیدار کو حج کے مترادف قرار دے دیا ہے۔

آغا خان جماعت خانہ میں عام لوگوں کے گناہ معاف کرتے ہیں اور اسماعیلیوں کا عقیدہ ہے کہ جن کے گناہ معاف کر دیئے گئے تو وہ قیامت کے دن پوچھ گچھ سے بچ جائیں گے۔

آغا خان کی بیٹی نے ایک عیسائی مبلغ سے شادی رچائی ہوئی ہے، جس کی وجہ سے اسماعیلیوں پر غیر مسلموں سے شادی کے دروازے کھل گئے ہیں اور کئی آغا خانی لڑکیاں اسی وجہ سے غیر مسلموں سے شادی کر چکی ہیں۔

آغا خان نے اللہ کی حرام ٹھہرائی ہوئی کئی اشیا کو حلال قرار دے لیا ہے، جیسے سود وغیرہ۔ انیس

جنازہ ایک خطیب نے پڑھائی اور کہا کہ یہ بریلویوں سے تو اچھے ہیں اور خاص بات یہ ہے کہ تمام علما کے فیصلۂ متفقہ کے باوجود فاضل خطیب نے یہ کہا کہ میں اپنی ذمہ داری پر نماز پڑھاتا ہوں، لہٰذا آپ سے فتویٰ درکار ہے؟

الجواب

فرقہ آغاز خانی کے اعمال وعقائد شریعت کے سراسر منافی ہیں، لہذا یہ فرقہ خارج از اسلام ہے؛ اس لیے ان پر نماز جنازہ پڑھنا ہرگز درست نہیں۔ پس خطیب صاحب موصوف پر توبہ واستغفار لازم ہے، باوجود فہمائش کے اگر تائب نہ ہوتو لائق امامت نہیں۔ فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالستار عفی عنہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان، ۱۳۸۱/۵/۷ھ۔

الجواب صحیح: عبداللہ غفرلہ، مفتی خیر المدارس ملتان، ۱۳۸۱/۵/۸ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۲/۳۷۴)

مہدوی امام کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: غرض یہ ہے کہ جماعت کے کچھ ساتھ مہدوی فرقہ میں کام کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے ان کے پیچھے نماز پڑھنا پڑی تو کیا ان کے پیچھے نماز صحیح ہوگی؟ ان کے اندر کام کرنے کا طریقہ کیا اپنانا چاہیے؟

(مستفتی: سلیم جامع مسجد بیلگام)

الجواب

فرقہ مہدوی (۱) ''سید محمد جونپوری'' کو مہدی موعود سمجھتا ہے، جیسا کہ قادیانی غلام احمد قادیانی کو مہدی موعود مانتے ہیں، ان کے عقائد اور نظریات اسلام سے ہٹے ہوئے ہیں؛ اس لیے یہ ایک غیر مسلم فرقہ ہے۔ (۲) (کفایت المفتی) ان کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

---

(۱) فرقہ مہدویت کے بانی سید محمد جونپوری کے معتقدین کے عقائد یہ ہیں کہ نعوذ باللہ سید محمد جونپوری خدا تعالیٰ کی بعض صفات میں بھی شریک ہیں، امام مہدی پیغمبر ہیں، اس کا ادنی کفر بھی ارتداد کو مستلزم ہے، امام مہدی کی نماز انبیاء وصلحاء سے بڑھ کر ہیں؛ بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کا درجہ رکھتے ہیں، انہیں کان وما یکون کا علم دیا گیا تھا اور ان پر عربی وہندی میں وحی نازل ہوئی تھی، یہ دیگر انبیاء کی طرح تمام صغائر وکبائر سے محفوظ ہیں۔ (کتاب النوازل بحوالہ امام مہدی شخصیت وحقیقت: ۹۸/۲، انیس)

(۲) قد ظهر في البلاد الهندية جماعة تسمى المهدوية ولهم رياضات عملية وكشوفات سفلية وجهالات ظاهرية، ومن جملتها أنهم يعتقدون أن المهدى الموعود وهو شيخهم الذى ظهر ومات ودفن فى بعض بلاد خراسان وليس يظهر غيره مهدى فى الوجود ومن ضلالتهم أنهم يعتقدون أن من لم يكن على هذه العقيدة فهو كافر. (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، باب أشراط الساعة: ۳۴۴۳/۸، دار الفكر بيروت انيس)

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی تشخیص کے سلسلہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت واضح ہے، جسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ==

قال المرغيناني: تجوز الصلاة خلف صاحب هوى وبدعة ولاتجوز خلف الرافضي والجهمي والقدري والمشبهة ومن يقول بخلق القرآن،حاصله إن كان هوىٰ ليكفر به صاحبه تجوز الصلاة خلفه مع الكراهة وإلافلا. (الفتاوىٰ الهندية: ۸٤/۱)(۱)

(۲)　فرقہ مہدوی میں کام کے لیے ان کے پیچھے نماز پڑھنا ضروری نہیں؛ بلکہ اور طریقوں سے کام کیا جاسکتا ہے،مثلاً:(۱)ان کے علاقہ میں گشت کر کے اپنی باتیں ان کے پاس رکھیں،(۲)تبلیغی اجتماعات میں ان کو مدعو کر کے انہیں اپنا پیغام پہونچائیں،(۳)انفرادی ملاقات کے ذریعہ ان کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرائیں،وغیرہ۔واللہ اعلم وعلمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ (فتاویٰ شاکر خان:۲/۸۳۔۸۴)

”ما أهل به لغير الله“ کو حلال قرار دینے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال:　کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زید ایک عالم شخص ہے اور پیش امام بھی عقیدہ میں بالکل ڈھیلا اور بریلی ہے،نذرونیاز کا قائل ہے اور **وما اهل لغير الله به** والی چیز کو حلال کر کے مخلوق کو گمراہ کر رہا ہے،داڑھی کا سخت دشمن ہے،دو تین انگلی سے بالکل زائد نہیں،ایک مولوی صاحب نے اس کے ساتھ مناظرہ کیا ہے اور داڑھی کا ثبوت حدیث اور فقہ کی کتب سے دیا ہے تو بریلی صاحب نے کہا ہے کہ میں تمام کتب کو اکٹھا کر کے آگ جلاتا ہوں۔(نعوذ باللہ) اس کی ہمشیرہ جس کی عمر تقریبا پچاس سال ہے،بیٹھی ہے،شادی کر دینا نہیں چاہتا،تمام لوگ اور علما اور زمیندار طبقہ کہہ چکے ہیں کہ ایسا کام مت کرو،کسی ایک کی نہیں مانتا اور زانی بھی ہے،ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے،یا نہ؟ جو الفاظ اس نے کتب کے متعلق بولے ہیں،کیا کافر ہو جاتا ہے،یا نہ؟ اگر ہو جاتا ہے تو اس صورت میں عورت چھوٹ جاتی ہے،یا نہ؟ ایسے شخص کے ساتھ السلام علیکم کرنا چاہیے،یا نہ؟ تمام علماء دیوبند کو کافر کافر کہتا ہے اور پیروں کو قبروں پر جا کر امداد اور مراد مانگتا ہے،شرعا کیا حکم ہے؟

(۲)　ایک شخص نے کہا ہے کہ یہ آیت قرآن یہود کے لیے ہے،ہمارے لیے نہیں،ہم اس کو نہیں مانتے،یہ قرآن اس زمانے میں اُنہیں کے واسطے اترا تھا،نہ کہ ہمارے لیے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ اور اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے؟

==　”لو لم يبق من الدنيا إلا يوم لطول الله ذلك اليوم،حتى يبعث فيه رجلا مني أو من أهل بيتي يواطىء اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجوراً“. (سنن أبي دأد، كتاب المهدي، رقم الحديث: ٤٢٨٢)(انيس)

ایک دوسری روایت میں ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”المهدي مني،أجلى الجبهة،أقنى الأنف،يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما يملك سبع سنين“. (سنن أبي داؤد، كتاب المهدي، رقم الحديث: ٤٢٨٤۔٤٢٨٥)(انيس)

(۱)　الفصل الثالث في بيان ما يصلح إمام لغيره،دار الفكر بيروت،انيس

(۳) غیر اللہ سے امداد اور مراد چاہنے والے کے ساتھ کیا برتاؤ رکھنا چاہیے؟ اور وہ مسلمان باقی ہے، یا نہ؟ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں، ان کے بعض اقوال وعقائد کفریہ ہیں۔ (العیاذ باللہ)

(۲) اگر واقعی اس کی مراد یہ ہو کہ قرآن اس زمانے کے یہودیوں کے لیے تھا، ہمارے لیے نہیں اور اس میں کوئی تاویل نہیں کرتا تو یہ کفر ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ اس آیت کا تعلق یہود سے ہے، اس میں ان کے متعلق حکم مذکور ہے، مومنین کا حکم اس آیت میں مذکور نہیں تو کوئی خرابی نہیں۔

(۳) اس سوال کے جواب میں تفصیل ہے، فی الحال وقت میں اتنی گنجائش نہیں۔ واللہ اعلم (فتاویٰ مفتی محمود: ۱۱۵/۲-۱۱۶)

غلط عقید بیان کرنے والے خطیب کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک خطیب نے فضائل حسنین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہوئے کہا کہ حسنین شریفین بہشت میں ہم سب کے سردار ہوں گے، تمام اولیا کے سردار ہوں گے اور تمام انبیاء کے سردار ہوں گے، اس موقعہ پر ان کو ٹوکا گیا کہ حسنین شریفین انبیاء کے سردار نہیں ہوں گے،(۱) خطیب صاحب نے ٹوکنے والے کو چپ کرادیا اور کہا کہ تفسیر خازن اٹھا کر دیکھو، مشکوۃ شریف میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے، وہ دیکھو۔

لہٰذا مندرجہ بالا گفتگو کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب عطا فرمادیں:

(۱) کیا یہ بات درست ہے کہ حسنین شریفین جنت میں انبیاء کے سردار ہوں گے؟

(۲) اس قسم کا عقیدہ رکھنے والے کے پیچھے نماز درست ہوئی کہ نہیں؟

الجواب

خطیب مذکور جاہل ہے، کسی تفسیر کی کتاب میں ایسا قول موجود نہیں ہے اور نہ ہی تفسیر خازن اور مشکوۃ شریف میں اس کا ذکر ہے، لہٰذا فوراً اس کو اپنی بات سے رجوع کرنا چاہیے اور توبہ استغفار کرنا لازم ہے، ورنہ امامت سے علاحدہ کردیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان، ۲۵/محرم ۱۳۹۹ھ۔ (فتاویٰ مفتی محمود: ۱۶۷/۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ناشائستہ کلمات کہنے والے کا بعد توبہ امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے والد مولانا امین الحق پر بعض مخالفین نے

---

(۱) عن أبی سعید الخدری قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: الحسن والحسین سیدا شباب أھل الجنۃ. (فضائل الصحابۃ لابن حنبل، فضائل الحسن والحسین رضی اللّٰہ عنہما، رقم الحدیث: ۱۳۶۸، انیس)

ذاتی عناد کی بنا پر یہ الزام لگایا ہے کہ اس نے آج سے چالیس سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ أبي وأمی کے بارے میں ناشائستہ کلمات استعمال کئے تھے، جن کی وجہ سے اس وقت کے علما نے اس کو امامت سے معزول کیا تھا، حالانکہ میرے والد نے زندگی بھر اس قسم کے الفاظ نہیں کہے ہیں، میرا والد سلسلہ عالیہ قادریہ میں منسلک ہے، اولیاء اللہ کے ماننے والے اور معتقد ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ امتی ہونے پر فخر کرتا ہے، خدانخواستہ اگر بمقتضائے بشریت اس نے اس قسم کے کلمات کہے بھی ہوں اور اس نے توبہ کر کے انابت الی اللہ کی ہو تو کیا اس کے پیچھے اقتدا درست ہے؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: سیدالابرار منشی فاضل نوشہرہ، ۱۹۶۹/۴/۶ء)

الجواب

سب الرسول علیہ السلام کے ثبوت شرعی کے بعد ساب کا توبہ قرآن وحدیث اور فقہ کی بنا پر صحیح ہے اور اس کی امامت صحیح ہے۔

قال اللّٰه تعالٰی فی شان المنافقین: ﴿وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَالَمْ يَنَالُوْا﴾ إلٰی أن قال: ﴿فَإِنْ يَتُوْبُوْا يَكُ خَيْراً لَهُمْ﴾ (الآية)(۱)

وجه الاستدلال: إن المنافقین کانوا مسلمین ظاهراً، ویجری علیهم أحکام المسلمین.

وقال اللّٰه تعالٰی: ﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ﴾(۲) من غیر تقیید وتخصیص.

وقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: "التائب من الذنب کمن لا ذنب له". (۳)

وقال العلامة الشامی فی ردالمحتار: ۴۰۲/۳: فهٰذا صریح کلام القاضی عیاض فی الشفاء والسبکی و ابن تیمیة وأئمة مذاهب علٰی أن مذهب الحنفیة قبول التوبة بلا حکایة قول آخر عنهم وإنما حکوا الخلاف فی بقیة المذاهب، إلخ. (۴) وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ: ۴۳۱/۲-۴۳۲)

---

(۱) سورة المائدة: ۷۴

(۲) سورة المؤمن: ۳

(۳) مشکاة المصابیح: ۲۰۶/۱، باب الاستغفار والتوبة

(۴) وحاصله أنه نقل الإجماع علی کفر الساب، ثم نقل عن مالک ومن ذکر بعده أنه لا تقبل توبته فعلم أن المراد من نقل الإجماع علی قتله قبل التوبة، ثم قال: وبمثله قال أبوحنیفة وأصحابه، الخ، أی أنه یقتل، یعنی قبل التوبة لا مطلقا، ولذا استدرک بقوله لکنهم قالوا هی ردة؛ یعنی لیست حدا، ثم ذکر أن الولید روی عن مالک مثل قول أبی حنیفة فصار عن مالک روایتان فی قبول التوبة وعدمه، المشهور عنه العدم ولذا قدمه وقال فی الشفاء فی موضع آخر: قال أبوحنیفة وأصحابه: من بریء من محمد صلی اللّٰه علیه وسلم ==

منکر تقدیر کی امامت:

سوال: ہماری بستی کے امام صاحب ایک اسکول کے مولوی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے، پیسہ اڑتا ہے، پکڑنے کا ڈھنگ چاہیے، ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟

== أو كـذب به فهو مرتد حلال الدم إلا أن يرجع، فهذا تصريح بما علم من عبارته الأولىٰ،وقال في موضع بعد أن ذكـر عـن جـماعة من المالكية عدم قبول توبته، وكلام شيوخنا هؤلاء مبنى على القول بقتله حدا لا كفرا،وأما على رواية الـوليد عن مالك ومن وافقه على ذلك من أهل العلم قد صرحوا أنه ردة قالوا ويستتاب منها إن تاب نكل وإن أبى قتل،فحكموا بله بحكم المرتد مطلقا، والوجه الأول أشهر وأظهر،اه.

يـعـنـي أن قـول مـالک بـعدم قبول التوبة أشهر وأظهر مما رواه عنه الوليد فهذا كلام الشفاء صريح فى أن مـذهـب أبى حنيفة وأصحابه القول بقبول التوبة كما هو رواية الوليد عن مالک،وهو أيضا قول الثورى وأهل الكوفة والأوزاعـى فى المسلم،أى بخلاف الذمى إذا سب فإنه لا ينقض عهده عندهم كما مر تحريره فى الباب السابق ثم إن مـا نـقـلـه عن الشافعي خلاف المشهور عنه والمشهور قبول التوبة على تفصيل ذلک، قال الإمام خاتمة المجتهدين الشيـخ تـقى الدين السبكى فى كتابه"السيف المسلول على من سب الرسول":حاصل المنقول عند الشافعية أنه متى لـم يسـلـم قتل قطعا ومتى أسلم،فإن كان السب قذفا فالأوجه الثلاثة هل يقتل أو يجلد أو لا شيء،وإن كان غير قذف فلا أعـرف فيه نقلا للشافعية غير غير قبول توبته،وللحنفية فى قبول توبته قريب من الشافعية،ولا يوجد للحنفية غير قبول الـتـوبة،وأمـا الـحـنـابـلـة فـكـلامهـم قريب من كلام المالكية والمشهور عن أحمد عدم قبول توبته وعنه رواية بقبولها فـمـذهـبـه كـمـذهـب مالک سواء،هذا تحرير المنقول فى ذلک،اه ملخصا،فهذا أيضا صريح فى أن مذهب الحنفية القبول وأنه لا قول لهم بخلافه.

وقـد سبقه إلى نقل ذلک شيخ الإسلام تقى الدين أحمد بن تيمية الحنبلى فى كتابه"الصارم المسلول على شاتم الرسول -صـلـى الـلّـه عـليه وسلم"كما رأيته فى نسخة منه قديمة عليها خطه،حيث قال:وكذلک ذكر جماعة آخـرون مـن أصـحـابـنـا أنه يقتل ساب الرسول صلى اللّٰه عليه وسلم ولا تقبل توبته سواء كان مسلما أو كافرا،وعامة هـؤلاء لما ذكروا المسألة قالوا خلافا لأبى حنيفة والشافعي وقولهما أى أبى حنيفة والشافعي إن كان مسلما يستتاب فإن تاب وإلا قتل كالمرتد وإن كان ذميا، فقال أبوحنيفة لا ينقض عهده ثم قال بعد ورقة قال أبو الخطاب:إذا قذف أم الـنبـى صـلـى اللّٰه عليه وسلم لا تقبل توبته وفى الكافر إذا سبها ثم أسلم روايتان:وقال أبو حنيفة والشافعي:تقبل توبته فـى الـحـالتيـن،اه،ثم قال فى محل آخر قد ذكرنا أن المشهور عن مالک وأحمد أنه لا يستتاب ولا يسقط القتل عنه، وهـو قـول الـلـيـث بـن سـعد، وذكر القاضى عياض أنه المشهور من قول السلف وجمهور العلماء،وهو أحد الوجهين لأصحاب الشافعي،وحكى عن مالک وأحمد أنه تقبل توبته، وهو قول أبى حنيفة وأصحابه وهو المشهور من مذهب الشافعي بناء على قبول توبة المرتد،اه.

فهذا صريح كلام القاضى عياض فى الشفاء والسبكى وابن تمية وأئمة مذهبه على أن مذهب الحنفية قبول التوبة بلاحكاية قول آخر عنهم.(ردالمحتارهامش الدرالمختار،مطلب مهم فى حكم ساب الأنبياء،باب المرتد:۳۱۹/۳،انيس)

الجواب ـــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

صورت مسئولہ میں جب یہ امام تقدیر کا منکر ہے تو اس کے پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوتی، اس شخص کو امامت سے علاحدہ کر دیا جائے اور اس کے پیچھے نماز ہرگز نہیں پڑھی جائے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی، ۲۴/۴/۵/۷۵ ۱۳ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۱۷۳/۲)

سوشلسٹ امام کی اقتدا کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سوشلزم کا عقیدہ رکھنے والے امام کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔　　(المستفتی: محمد اقبال تارو تنگی چارسدہ)

الجواب ـــــــــــــــــــ

جس نے دیدہ و دانستہ سمجھ بوجھ کر، اس نظریہ کی معاونت کی ہو تو اس کو مسلمان سمجھنا غلط فہمی، یا بدفہمی ہوگی۔(۲)

الجواب الثاني: سوشلزم پر ایمان اور یقین رکھنے والے کے پیچھے اقتدا جائز نہیں ہے۔(۳) وہو الموفق

(فتاویٰ فریدیہ: ۴۰۰/۲)

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ماننے والے اور روایات درود کو ضعیف کہنے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو امام مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں

---

(۱) اس لیے کہ تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے، تقدیر کا منکر کافر اور مرتد ہے اور کافر و مرتد کے پیچھے نماز صحیح نہیں، البتہ شخص مذکور نے اگر مذکورہ جملہ (تقدیر پر کوئی چیز نہیں ہے) جہالت اور لاعلمی کی بنیاد پر استعمال کیا ہے، اسے یہ معلوم نہیں کہ یہ کلمۂ کفر ہے تو اس صورت میں مفتی بہ قول کے مطابق شخص مذکور کو کافر و مرتد قرار نہیں دیا جائے گا اور اس کے پیچھے نماز صحیح ہوگی؛ لیکن اس طرح کا جملہ کا استعمال بہر حال غلط اور باعث گناہ ہے، سلب ایمان کا بھی خطرہ ہے، لہٰذا توبہ و استغفار اور آئندہ اس طرح کا جملہ استعمال کرنے سے احتراز لازم ہے۔[مجاہد]

"والحاصل أن من تكلم بكلمة الكفرهازلاً أو لاعباً كفر عند الكل ولا اعتبار باعتقاده كما صرح به قاضي خان في فتاواه ومن تكلم بها مخطأ أو مكرها لايكفر عن الكل ومن تكلم بها عالما عامدا كفر عند الكل ومن تكلم بها اختيارًا جاهلاً بأنها كفر ففيه اختلاف والذي تحرر أنه لايفتي بتكفير مسلم أمكن حمل كلامه على محمل حسن أو كان في كفره اختلاف ولو رواية ضعيفة". (البحر الرائق، أحكام المرتدين: ١٣٤/٥ ـ ١٣٥)

(۲) قال العلامة على قاري: وكذا لوقال: هٰذا زمان الكفر، لا زمان كسب الإسلام أي كفر إن أراد أنه ينبغي في هٰذا الزمان كسب الكفر لا كسب الإسلام، بخلاف ما إذا أراد أن هٰذا زمان غلبة أهل الكفر والجهل وضعف كسب الإسلام والعلم. (شرح فقه الأكبر للقاري، ص: ١٨١، فصل في الكفر صريحاً وكنايةً)

(۳) قال الحصكفي: و إن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها ... فلا يصح الاقتداء به أصلاً. (الدر المختار على هامش ردالمحتار: ٤١٥/١، قبيل إمامة الأمرد)

اختلاف رکھتا ہے اور درود شریف کی روایات کو ضعیف قرار دے رہے ہیں، وہ روایات جن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تک صلاۃ وسلام کے ایصال کا ذکر کیا ہے، ایسے امام کو مقرر کرنا از روئے شرع کیا حکم رکھتا ہے؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: حاجی عبدالمنان چیف کمیسٹ منگورہ سوات)

الجواب

بظاہر یہ شخص سلفی اور نجدی معلوم ہوتا ہے، پس اگر یہ حقیقت ہو تو ایسے شخص کو با قاعدہ امام مقرر کرنا مکروہ ہے۔(۱)

لكونه مبتدعاً خارجياً شديداً علىٰ المسلمين رحيماً علىٰ الكفار مبيحاً لقتل أهل الإسلام وتاركاً لقتل أهل الأوثان وفق قول الصادق المصدوق صلى اللّٰه عليه وسلم وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ: ۳۸۱/۲)

ساحر، جادوگر اور مشرکانہ عقائد رکھنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ!

(۱) جس شخص کا عقیدہ درست نہ ہو اور جادوگر ہو، بعض امور میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بھی ٹھہراتا ہو، اس کی امامت کا حکم کیا ہے؟

(۲) اگر کوئی مولوی نجوم کے ذریعہ غیب کی باتیں کرتا ہو، سحر اور جادو کرتا ہو تو کیا اس کی امامت صحیح ہے؟

(۳) اگر ایک مولوی صاحب نے ایک ہی خاندان کے چھوٹی بچیوں کی نماز جنازہ پڑھائیں؛ لیکن جب ان کی لڑکیوں کا دادا فوت ہوا تو مولوی صاحب نے پارٹی بازی کے طیش میں آ کر جنازہ نہیں پڑھایا، کیا اس کی اس متعصّبانہ رویہ کی وجہ سے اس کی امامت درست ہے؟ بینوا توجروا۔　　(المستفتی: لیاقت علی راولپنڈی)

الجواب

(۱) مشرک اور ساحر امام کے پیچھے اقتدا کرنا باطل اور کالعدم ہے،(۲) البتہ محض تہمت بلا ثبوت نا قابل سماعت ہے۔ (قواعد فقہ)

---

(۱) وشروط صحة الإمامة للرجال الأصحا ستة أشياء: الإسلام وهو شرط عام. (مراقي الفلاح: ۱۰۹، المكتبة العصرية، انيس)

ويكره إمامة... مبتدع: أي صاحب بدعة وهي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندة بل بنوع شبهةٍ وكل من كان قبلتنا لا يكفر بها حتىٰ الجوارح الذين يستحلون دماء نا وأموالنا، إلخ. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار: ۱/ ٤١٤، مطلب البدعة خمسة أقسام، باب الإمامة)

(۲) وشراط صحة الإمامة للرجال الأصحا ستة أشياء: الإسلام وهو شرط عام. (مراقي الفلاح: ۱۰۹، المكتبة العصرية، انيس)

قال العلامة الحصكفي: وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها كقوله: إن اللّٰه تعالىٰ جسم كالأجسام وإنكاره صحبة الصديق فلا يصح الاقتداء به أصلاً فليحفظ. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار: ١/ ٤١٥، قبيل مطلب في إمامة الأمرد)

(۲) سحر اور جادو جب کفر کی حد تک پہنچا ہو تو اس کا حکم جواب نمبر:۱، میں مسطور ہوا،(۱) اور جو جادو کفر کی حد تک نہیں پہنچا ہو تو اس عامل امام کے پیچھے اقتدا مکروہِ تحریمی ہے۔(کبیری)(۲)

(۳) مولوی صاحب نے کن وجوہات کی بنا پر نماز جنازہ نہیں پڑھائی ہے، ان کی وضاحت ضروری ہے؛ تا کہ ہم فتویٰ دینے پر متقدرر ہیں۔ وھو الموفق (فتاویٰ فریدیہ:۲/۳۹۳-۳۹۴)

منکرین حدیث کی امامت:

سوال: جو فرقہ حدیث کا منکر ہو، اس کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہ؟

الجواب

قادیانی فرقہ جو کہ حدیث کا منکر ہے، وہ کافر ہے، ان کے پیچھے نماز درست نہیں ہے اور غیر مقلدوں کا فرقہ، جو کہ اپنے کو اہل حدیث کہتا ہے، وہ بھی درحقیقت اہل حدیث نہیں ہیں، ان کے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے، امام عالم سنی حنفی کو مقرر کرنا چاہیے۔(۳) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۷۴)

منکرین قرآن وحدیث اور فاسق کے مرید کی امامت:

سوال: ایک امام ہے، وہ ایک بے نمازی داڑھی منڈے ہوئے فاسق کے ہاتھ پر بیعت ہو گیا اور اس کو دو عالموں نے سمجھایا اور کہا کہ جب تک شریعت ساتھ نہ ہوگی، طریقت حاصل نہیں ہوسکتی ہے، کلامِ پاک وحدیث سے ثابت ہے تو وہ غصہ ہو گیا اور کہا کہ میں کلامِ پاک وحدیث کو نہیں مانتا، اس معاملہ میں شریعت کا کیا حکم ہے، کیا کرنا چاہیے؟ اب اس نے بیعت کو فسخ کر دیا ہے، کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے؟

---

(۱) قال العلامة ابن عابدين: فهٰذه أنواع السحر الثلاثة قد تقع بماهو كفر من لفظ أو اعتقاد أو فعل وقد تقع بغيره كوضع الأحجار للسحر فصول كثيرة في كتبهم فليس كل ما يسمٰى سحراً كفراً إذ ليس التكفير به لما يترتب عليه من الضرر بل لما يقع به مما هو كفر كاعتقاد انفراد الكواكب بالربوبية أو أهانة قرآن أو كلام مكفر ونحو ذلك ملخصاً.(ردالمحتار هامش الدر المختار: ۱/ ۳٤، مطلب السحر أنواع)

(۲) قال العلامة الحلبي: كذا في فتاوى الحجة وفيه إشارة إلٰى أنهم قدموا فاسقاً يأثمون بناءً علٰى أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (الشرح الكبير، ص: ٤٧٥، فصل في الإمامة)

(۳) وحاصله إن كان هوىً لايكفر صاحبه تجوز الصلاة خلفه مع الكراهة وإلا فلا، هكذا في التبيين والخلاصة، وهو الصحيح، هكذا في البدائع. (الفتاوىٰ الهندية، كشوری، باب الإمامة: ۸۳/۱، ظفير)

فرقہ منکرین حدیث کی امامت بھی درست نہیں ہے، علمانے ان کے کافر ہونے کا فتویٰ دے دیا ہے۔ ظفیر

الجواب ــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

جب امام صاحب نے کہا کہ ''میں کلام پاک وحدیث شریف کونہیں مانتا'' تو اس کو ہرگز امام نہ بنایا جائے،(۱) جب تک وہ اپنی غلطیوں کا اقرار کر کے توبہ واستغفار وتجدید ایمان وتجدید نکاح نہ کرے،(۲) شریعت کو ترک کر کے طریقت حاصل نہیں کی جاسکتی، بے نمازی داڑھی منڈے فاسق کے ہاتھ پر بیعت ہونے سے خدائے پاک کی خوشنودی حاصل نہ ہوگی؛ بلکہ شیطان کی خوشنودی حاصل ہوگی۔(۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ:۱۸۵/۶-۱۸۶)

منکر حدیث کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص حدیث پاک کا قطعی منکر ہے، مشہور منکر حدیث عبداللہ چکڑالوی کے مذہب کا پیروکار ہے، اپنے آپ کو اہل قرآن کہلواتا ہے، ایسا شخص از روئے شریعت مسلمان ہے، یا کافر؟

(۲) جو شخص ایسے آدمی کا جنازہ پڑھائے، اس کی اقتدا میں پانچ وقت کی نماز، جمعہ وغیرہ پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ

حدیث قرآن پاک کی توضیح وتشریح ہے، حدیث کو یکسر نظرانداز کر کے قرآن حکیم پر عمل قطعاً ناممکن ہے اور جو اس محال کا دعویٰ کرے، وہ بلا ریب جھوٹا ہے، چونکہ اتباعِ رسول کا فرض ہونا نصوص صریحہ قطعیہ سے ثابت ہے؛ اس لیے حدیث کا منکر کافر اور خارج از دائرۂ اسلام ہے۔(۴)

(۲) امام مذکور تاوقتیکہ علانیہ توبہ نہ کرے، اس کی اقتداء میں ہرگز نماز ادا نہ کی جائے۔ فقط واللہ اعلم

محمد انور، نائب مفتی خیر المدارس ملتان۔ الجواب صحیح: بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ، ۱۳۹۹/۱۲/۵ھ۔ (خیر الفتاویٰ:۳۵۰/۲)

(۱) ويكفر إذا أنكر آيةً من القرآن أوتسخربآية منه. (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب السير، باب أحكام المرتدين:۲۰۵/۵، رشيدية)

(۲) ما كان في كونه كفراً اختلاف، فإن قائله يؤمر بتجديد النكاح وبالتوبة والرجوع عن ذلك. (الفتاوىٰ الهندية، كتاب السير، باب التاسع في أحكام المرتدين، قبيل الباب العاشر:۲۸۳/۲، رشيدية)

(۳) قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿قل إن كنتم تحبون اللّٰه فاتبعوني يحببكم اللّٰه ويغفرلكم ذنوبكم واللّٰه غفور رحيم. قل أطيعوا اللّٰه والرسول فإن تولوا فإن اللّٰه لايحب الكافرين﴾ (سورة آل عمران:۳۱-۳۲)

(۴) ﴿وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا﴾ (سورة الحشر:۵۹، انيس)

﴿قل إن كنتم تحبون اللّٰه فاتبعوني يحببكم اللّٰه﴾ (سورة آل عمران:۳۱، انيس)

﴿يا أيها الذين آمنوا أطيعوا اللّٰه وأطيعوا الرسول ولا تبطلوا أعمالكم﴾ (سورة محمد:۳۳)

﴿فليحذر الذين يخالفون عن أمره أن تصيبهم فتنة أو يصيبهم عذاب أليم﴾ (سورة النور:۶۳) ==

منکرین حدیث سے تعلقات رشتہ داری رکھنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اندریں مسئلہ کہ ایک شخص ایک بستی کی مسجد میں کچھ عرصہ نماز کی جماعت کراتا رہا، مگر اس کی بعض حرکات کی وجہ سے نمازی اس سے متنفر ہونا شروع ہو گئے، حتیٰ کہ نمازیوں کی اکثریت نے اس کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا اور خود اس نے بھی کہہ دیا کہ بے شک کوئی دوسرا امام بنالیں۔ اب میں تمھیں نماز نہیں پڑھاؤں گا، مگر جب دوسرا آدمی تجویز کرلیا گیا تو اس نے؛ یعنی پہلے امام نے اس مسجد میں پھر دو تین نمازیوں کو نماز پڑھانا شروع کردی۔ اب اس مسجد میں بیک وقت دو جماعتیں کھڑی ہو جاتی ہیں، اکثریت اس امام سے بایں وجہ بھی متنفر ہے کہ اس کا کھانا پینا اور رشتہ داریوں کے تمام تعلقات اس فرقہ سے ہیں، جو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتا ہے، جو صرف تین نمازوں کے قائل ہیں، پانچ نمازوں کو فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں، نیز کھلے طور پر انکار حدیث کرتے ہیں اور اپنے لڑکے کی شادی بھی ایسے لوگوں کے گھر ہی کر رکھی ہے اور ان کا ہر وقت اس کے ہاں آنا جانا رہتا ہے اور برت برتاؤ، کھانا پینا بھی انہی کے ساتھ ہے، کیا ایسے شخص کو امام بنانا، اس سے جماعت کرانا جائز ہے، جب کہ سوائے ایک دو آدمیوں کے اس کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے کوئی آدمی تیار نہیں ہے اور اہل محلّہ اس سے بیزار ہیں، نیز اس پر اس کے علاوہ اور بھی فسق و فجور کے شبہات ہیں؟

الجواب

اگر یہ باتیں درست ہیں کہ امام مذکور میں فسق و فجور بھی پایا جاتا ہے، نیز اس کے تعلقات اور رشتہ داریاں فرقہ منکرین حدیث سے ہیں اور انہی وجوہات کے سبب اہل محلّہ اس سے بیزار ہیں اور اکثریت نے اس کی اقتدا ترک کردی ہے تو امام مذکور کو لازم ہے کہ اس مسجد کی امامت سے الگ ہو جائے اور زبردستی اپنی امامت ان لوگوں پر ٹھونسنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے؛ بلکہ اس کی امامت مکروہ ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق، والجواب صحیح: محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ، یکم محرم ۱۳۹۶ھ۔ (فتاویٰ مفتی محمود: ۲/۲۱۹)

== عن المقدام بن معدی کرب الکندی رضی اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حرم أشیاء یوم خیبر الحمار وغیره ثم قال: لیوشک الرجل متکئاً علی أریکته یحدث بحدیثي فیقول: بیننا وبینکم کتاب اللّٰه ما وجدنا فیه من حلال استحللناه وما وجدنا فیه من حرام حرمناه، ألا وإن ما حرم رسول اللّٰه فهو مثل ما حرم اللّٰه. (سنن الدارمی، باب السنة قاضیة علی کتاب اللّٰه (ح: ٦٠٦)/سنن ابن ماجة، باب تعظیم حدیث رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم (ح: ١٢)/سنن الترمذی، باب ما نهی نه أن یقال عند حدیث النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، الخ (ح: ٢٦٦٤) انیس)

(۱) عن عبد اللّٰه بن عمرو أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یقول: ثلاثة لا یقبل اللّٰه منهم صلاة: لا یقبل اللّٰه صلاة من تقدم قومًا وهم له کارهون، الخ. (سنن أبی داؤد، باب الرجل یؤم القوم وهم له کارهون (ح: ٥٩٣) انیس)

پرویزی کا جنازہ پڑھنے والا لائق امامت نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مشہور منکر حدیث غلام احمد پرویز، جس کو جمہور علماء امت نے کافر قرار دیا ہے، اس کا ایک پیروکار، ہم عقیدہ وہم مسلک ومسلک پرویز کا مبلغ مرگیا ہے، جب کہ جمہور علماء امت نے پرویز کے متبعین کو بھی خارج از اسلام قرار دیا ہے، اس پرویزی پر اہل سنت والجماعت مسلمانوں کے ایک پیش امام نے جنازہ پڑھا ہے، لہذا شریعت اسلامی میں مذکورہ امام کا کیا حکم ہے؟

(ب) نماز جنازہ کی اس امامت کے بعد اس امام کے پیچھے اقتداء جائز ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

ایسا شخص عاصی وفاسق ہے، اس کا امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے، علماء نے غلام احمد پرویز کو اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں پر کفر کا فتویٰ دے دیا ہے۔ (کما فی فتاویٰ دار العلوم: ۱۷۴/۳) اہل سنت والجماعت کے امام کو ان کی میت پر نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے۔(۱) فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفرلہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان، ۱۳۸۷/۱۲/۲۰ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۳۵۹/۲)

غیر مسلم کی اقتدا میں پڑھی ہوئی نمازوں کا حکم:

سوال: ایک شخص عرصہ دراز تک کسی مسجد کا امام رہا، بعد میں خارج ہے، کیا ایسے شخص کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا لوٹانا واجب ہے؟

الجواب

کسی شخص کی اقتدا کرتے وقت اس کے عقائد کے بارے میں صحیح معلومات نہ ہوں اور بعد مین اس کے کفر کے بارے میں یقین ہوجائے تو پڑھی ہوئی نمازوں کے بارے میں احتیاط یہ ہے کہ وہ نمازیں دوبارہ پڑھی جائیں۔

وفی الهندية: رجل أم قومًا شهرًا ثم قال: كنت مجوسيا، فإنه يجبر على الإسلام ولا يقبل قوله وصلاتهم جائزة ويضرب ضربًا شديدًا وكذا لوقال: صليت بكم الكمدة علىٰ غيروضوء وهو ماجن لايقبل قوله وإن لكم يكن كذلك واحتمل أنه قال علىٰ وجه التورع والاحتياط أعادوا صلاتهم وكذا إذاقال: كان في ثوبي قذر، كذا في الخلاصة وكذاإذا بان أن الإمام كافر أومجنون أومرأة أوخنثى إلىٰ آخره. (۲) (فتاویٰ حقانیہ: ۱۵۱/۳)

---

(۱) ﴿ولا تصل علىٰ أحد منهم مات أبداً ولا تقم علىٰ قبره إنهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون﴾ (سورة التوبة: ۸۴، انیس)

(۲) الفتاویٰ الهندية: ۸۷/۱ (الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح إمامًا لغيره، انیس) ==

علماء دیوبند کے عقائد سے جزوی اختلاف رکھنے والے امام کی امامت سے متعلق فتویٰ:

ژوب بلوچستان کے کچھ علماء کرام، اپنے ایک مقامی امام کے عقائد اور نماز میں اس کی اقتدا سے متعلق تنازعہ کے تصفیہ کے لیے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے پاس آئے تھے، حضرت والا دامت برکاتہم نے فریقین کو ایک متفقہ استفتاء مرتب کرنے کی ہدایت فرمائی، جس کا حضرت والا دامت برکاتہم نے تفصیلی جواب تحریر فرمایا اور اس سے پہلے ریکارڈ میں وضاحت اور یادداشت کے لیے ایک تحریر بھی مرتب فرمائی، ریکارڈ سے یہ وضاحتی تحریر، اس کے بعد فریقین کا متفقہ استفتاء اور حضرت والا دامت براکاتہم کی جانب سے اس کا جواب درج ذیل ہے، حضرت والا دامت برکاتہم کے اس جواب پر بعض حضرات کی طرف سے دوبارہ استفتاء کیا گیا، وہ استفتاء اور اس کا جواب بھی آخر میں درج ہے۔ (محمد زبیر عفی عنہ)

حضرت والا دامت برکاتہم کی وضاحتی تحریر

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

عرض گزار ہے کہ علاقہ ژوب بلوچستان کے دو فریق احقر کے پاس اپنے ایک تنازعہ کے سلسلے میں تحکیم کے لیے تشریف لائے، ان میں سے ایک فریق مولانا محمد شیرانی صاحب اپنے چند رفقاء کے ہمراہ پہلے تشریف لائے، پھر دوسرا فریق یعنی مولانا صبغت اللہ صاحب اپنے چند رفقاء کے ہمراہ اگلے روز تشریف لائے، دونوں نے احقر سے الگ بھی باتیں کیں اور اجتماعی طور پر بھی، دونوں کی خواہش یہ تھی کہ احقر ان کے درمیان حکم بن کر ان کے تنازعے کا فیصلہ کرے؛ لیکن چوں کہ احقر کے لیے واقعات کی چھان بین اور تفتیش ممکن نہیں تھی؛ اس لیے احقر نے تحکیم سے معذوری ظاہر کی اور یہ عرض کیا کہ اگر دونوں فریق کوئی متفقہ استفتاء مرتب فرمالیں تو احقر اس کا جواب لکھ کر دے دے گا۔

تنازعہ اس بات پر تھا کہ مولانا صبغت اللہ صاحب اپنے عقائد و نظریات کے لحاظ سے مستحق امامت ہیں، یا نہیں؟ اس لیے احقر نے تجویز پیش کی کہ ان کے متنازعہ عقائد لکھ کر متفقہ طور پر استفتا کر لیا جائے، اس پر مولانا شیرانی صاحب کو اعتراض یہ تھا کہ اس وقت مولانا صبغت اللہ صاحب، جو عقائد و نظریات لکھ کر دیں گے، وہ ان کے ان حقیقی عقائد و نظریات سے بہت کم اور اخف ہوں گے، جو وہ علاقے میں بیان کرتے رہتے ہیں؛ اس لیے استفتا سے صحیح صورتِ

== قال الحصكفي: (وإذا ظهر حدث إمامه) وكذا كل مفسد في رأى مقتد (بطلت فيلزم إعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحةً وفسادًا (كما يلزم الإمام إخبار القوم إذا أمّهم وهو محدث أو جنب) أو فاقد شرط أو ركن، وهل عليهم إعادتها إن عدلاً، نعم، وإلاندبت، وقيل لا لفسقه باعترافه، ولو زعم أنه كافر لم يقبل منه؛ لأن الصلاة دليل الإسلام وأجبر عليه (بالقدر الممكن) بلسانه أو بكتاب أو رسول على الأصح. (الدر المحتار على رد المحتار، باب الإمامة: ۴۳۷/۱)

حال واضح نہیں ہوگی؛ لیکن بالآخر انہوں نے اس شرط پر متفقہ استفتا مرتب کرنے کو قبول کر لیا کہ وہ کم سے کم امور جن کا انہوں نے اعتراض کیا ہو، اس استفتاء میں درج کئے جائیں گے اور دوسرے امور چوں کہ متفقہ استفتا میں درج نہیں ہو سکتے؛ اس لیے یہاں ان کو درج نہیں کیا جا رہا ہے، ان کے بارے میں ہم اپنا حق استفتا الگ محفوظ رکھیں گے، چناں چہ اس کے بعد متفقہ استفتا مرتب کیا گیا اور اس پر دونوں فریقوں نے دستخط کر دیئے، یہ استفتا اور اس پر احقر کا جواب اس تحریر کے ساتھ منسلک ہے۔

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۱۳۱۴/۸/۱۷ھ (فتوی نمبر ۳۱/۱۱۰۳) (فتاویٰ عثمانی: ۱/۴۲۱-۴۲۲)

فریقین کی طرف سے پیش کیا گیا استفتا اور اس کا جواب:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے علاقے میں ایک صاحب کے عقائد کے بارے میں یہ تنازعہ ہے کہ ان کے عقائد جمہور اہل سنت والجماعت بالخصوص مسلک علمائے دیوبند کے مطابق ہیں، یا نہیں؟ نیز ان کے عقائد کے پیش نظر انہیں امام بنانا شرعا درست ہے، یا نہیں؟ اور جو نمازیں ان کے پیچھے ادا کی گئیں، ان کا کیا حکم ہے؟ چنانچہ ان صاحب سے ان کے عقائد کے سلسلے میں کچھ سوالات کئے گئے، جن کا جواب انہوں نے تحریری شکل میں دیا ہے۔

آپ ان جوابات کا بغور مطالعہ فرما کر یہ تحریر فرمائیں کہ مسلکِ علماء دیوبند کے مطابق یہ جوابات کیا حیثیت رکھتے ہیں؟ اور مذکورہ صاحب کی امامت کے بارے میں شرعی استفتا کے ساتھ سات ورق میں منسلک ہیں۔

الجواب

استفتاء کے ساتھ منسلک مولانا صبغت اللہ صاحب کے لکھے ہوئے چودہ سوالات کے جوابات (۱) کا احقر نے بغور مطالعہ کیا اور بعض امور میں مولانا موصوف سے زبانی وضاحتیں بھی طلب کیں، ان مین سے بعض امور میں بعض جوابات واضح طور پر علماءِ دیوبند کے مسلک کے مطابق ہیں، مثلا: اوقاتِ مکروہ ومنہیہ میں تحیۃ المسجد کا ممنوع ہونا، یا سوال نمبر: ۶ کے جواب میں دعا کے وقت فی الجملہ رفعِ یدین کو موافق سنت کہنا؛ لیکن بعض جوابات مجمل ہیں، مثلا: شیخ محمد بن الوہاب نجدی اور علامہ ابن تیمیہؒ کے بارے میں انہوں نے یہ واضح نہیں فرمایا کہ جن مسائل میں علماء دیوبند کو ان حضرات سے اختلاف ہے، ان مسائل میں مولانا موصوف کا موقف کیا ہے؟ نیز سوال نمبر: ۴ کے جواب میں یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ تین دن کے بعد میت کے گھر جا کر تعزیت کرنے کو مولانا موصوف علی الاطلاق بدعت و ناجائز

(۱) امام صاحب کی طرف سے اہل علاقہ کو اپنے عقائد سے متعلق دئے گئے ان وضاحتی جوابات کی تحریر ریکارڈ میں موجود نہیں ہے؛ تاہم آگے حضرت والا دامت برکاتہم کی طرف سے دیئے گئے فتویٰ میں چونکہ ان کے عقائد کا جائزہ لیا گیا ہے، لہذا اس سے امام صاحب کے عقائد بھی واضح ہو جاتے ہیں۔ محمد زبیر عفی عنہ

کہتے ہیں، یا اس کی کسی خاص ہیئت کو؟ لیکن مولانا موصوف کے جوابات میں چار امور ایسے ہیں، جو صراحۃً علماء دیوبند کے مسلک کے خلاف ہیں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) مولانا نے حدیث مبارک ''**لاتشدالرحال إلا إلٰى ثلاثة مساجد**'' کی اس تشریح کی طرف اپنا رجحان ظاہر کیا ہے، جو علامہ ابن تیمیہؒ سے منقول ہے، چنانچہ وہ زیارت قبور کے لیے سفر کو حدیث مذکور کی نہی میں شامل سمجھتے ہیں، یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت سے سفر کرنے کو بھی درست نہیں سمجھتے؛ بلکہ ان کے نزدیک سفر کا مقصد مسجد نبوی کی زیارت ہونا چاہئے اور ضمناً روضۂ اقدس کی زیارت بھی ہو جائے تو مضائقہ نہیں، انہوں نے احقر سے زبانی یہ بیان کیا کہ اب میں نے مسجد نبوی کے قصد سے مدینہ طیبہ کا سفر کیا اور وہاں پہنچ کر روضۂ اقدس کی زیارت بھی ہوگئی اور آئندہ بھی ایسا ہی ارادہ ہے۔

مولانا کا یہ نظریہ علمائے دیوبند کے مسلک کے صراحۃً مخالف ہے، اس بارے میں بہت سی تحریریں موجود ہیں؛ لیکن خاص طور سے ''**المهند على المفند**'' جو حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری قدس سرہ کی مرتب فرمودہ کتاب ہے اور جس پر اس وقت کے تمام اکابر علماء دیوبند کے دستخط ہیں، اس کی عبارت یہ ہے کہ!

''ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارتِ قبر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجے کی قربت اور نہایت ثواب اور سببِ نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے، پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجدِ نبوی کی بھی زیارت ہوجائے گی......۔

رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت کرنی چاہیے اور اس قول پر حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جاویں، مگر تین مسجدوں کی جانب، سو یہ قول مردود ہے'' الخ۔ (عقائد علمائے دیوبند ص:۲)

(۲) اسی طرح مولانا نے اپنے جواب میں تعویذ کی ہر قسم کو کم از کم مکروہ بتایا ہے، جہاں تک ایسے تعویذات کا تعلق ہے، جن میں استمداد بغیر اللہ ہو، یا جو غیر معلوم المعنی ہوں تو ان کے حرام ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں؛ لیکن جن نقوش اور ہندسوں کے معنی معلوم ہوں، انہیں حرام کہنا، یا آیات قرآنی اور اسماء حسنیٰ کے ذریعے تعویذ کو مکروہ قرار دینا علماء دیوبند کے مسلک کے خلاف ہے، جس کی تصریحات علماء دیوبند کے فتاویٰ میں موجود ہیں، مثلاً: ملاحظہ ہو! ''فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ: ۲۱۸، وعزیز الفتاویٰ، ص:۱۵۲/۱''، تمام علماء دیوبند کا عمل بھی اس پر رہا ہے اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ایک مستقل کتاب ''اعمال قرآنی'' اسی مقصد کے لیے تالیف ہوئی ہے، لہذا اس عمل کو مکروہ کہنا مسلکِ علماء دیوبند کے بالکل خلاف ہے۔ (تفصیلی دلائل کے لئے درج ذیل ملاحظہ فرمائیں: ابوداؤد: ۲/۱، مشکوٰۃ المصابیح: ۳۸۸/۲ (طبع قدیمی کتب خانہ) شامیہ: ۳۶۳/۶ (طبع ایچ ایم سعید) وتکملہ فتح الملہم: ۳۱۷/۴)

(۳) فرض نمازوں کے بعد بہیئتِ اجتماعی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا استحباب کتب فقہ میں مصرح ہے اور اگر اسے مستحب سمجھ کر اس پر عمل کیا جائے تو علمائے دیوبند کے مسلک کے مطابق درست ہے؛ لیکن مولانا نے اپنے جواب نمبر:۱، میں جس شدت اور عموم کے ساتھ اس پر نکیر کی ہے اور اسے بدعت اور واجب الترک بتایا ہے، وہ علمائے دیوبند کے مسلک کے خلاف ہے۔ حضرت مولانا کفایت اللہ صاحبؒ کا ایک پورا رسالہ اسی موضوع پر ہے، اس میں وہ حدیث وفقہ کے مفصل دلائل بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''یہ روایات فقہیہ ہیں، جن سے صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ فرض نماز کے بعد امام اور مقتدی سب مل کر دعا مانگیں اور دعا سے فارغ ہو کر ہاتھ منہ پر پھیریں''۔ (کفایت المفتی:۲۹۷/۳)(۱)

اور حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی نے اعلاء السنن میں اس مسئلے پر بیس صفحات میں بحث کی ہے اور آخر میں لکھا ہے:

''فثبت أن الدعاء مستحب بعد كل صلاة مكتوبة متصلا بها برفع اليدين كما هو شائع في ديارنا وديار المسلمين قاطبة''. (إعلاء السنن:۲۱۱/۳-۲۱۲)(۲)

اسی طرح حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے معارف السنن میں اس مسئلے پر مفصل بحث کرنے کے بعد لکھا ہے:

''فهٰذه وما شاكلها من الروايات في الباب تكاد تكفي حجة لما اعتاده الناس في البلاد من الدعوات الإجتماعية دبر الصلوات، ولذا ذكره فقهاؤنا أيضاً، كما في نور الإيضاح''. (معارف السنن:۱۲۳/۳، باب ما يقول إذا سلم)

اور العرف الشذی کی نقل اس کے مقابلے میں موثوق نہیں ہے، بہر صورت علمائے دیوبند کے مسلک میں فرائض کے بعد دعاء مع رفع الیدین مستحب ہے، بدعت نہیں ہے۔

(۴) مولانا نے نماز کی نیت کے تلفظ کو بھی بدعت قرار دیا ہے، حالانکہ اگر احضار نیت کے خیال سے اس کو سنتِ نبوی، یا واجب سمجھے بغیر تلفظ نیت کیا جائے تو وہ علمائے دیوبند کے نزدیک بدعت نہیں ہے۔ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

''وأباحه بعض لما فيه من تحقيق عمل القلب وقطع الوسوسة، وما روي عن عمر رضي الله عنه أنه أدب من فعله فهو محمول على أنه إنما زجر من جهر به، (فأما المخافتة به) فلا بأس بها فمن قال من مشائخنا: إن التلفظ بالنية سنة لم يرد بها سنة النبي صلى الله عليه وسلم بل سنة المشائخ لإختلاف الزمان وكثرة الشواغل على القلوب، إلخ. (إعلاء السنن:۱۳٤/۲)(۳)

(۱) کفایت المفتی:۳۴۵/۳-۳۴۶، جدید ایڈیشن ۲۰۰۱ھ دار الاشاعت

(۲) إعلاء السنن، باب الأنحراف بعد السلام وكيفيته، وسنية الدعاء، والذكر بعد الصلاة: ۱٦٧/۳، إدارة القرآن، كراتشي

(۳) إعلاء السنن: ۱٤٩/۲، طبع إدارة القرآن كراتشي

اس مسئلہ سے متعلق مزید تفصیلی دلائل کے لیے دیکھئے! الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۴۱۵ (طبع ایچ ایم سعید) اور فتاویٰ عالمگیریہ: ۱/۶۵ (مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ) اور فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲/۱۴۷۔

بہر کیف! مذکورہ چار مسائل میں مولانا صبغت اللہ صاحب نے اپنا جو موقف بیان فرمایا ہے، وہ علمائے دیوبند کے موقف سے مختلف ہے اور مجموعی طور پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مولانا موصوف علمائے دیوبند کے مسلک کے کلی طور پر پابند نہیں ہیں؛ بلکہ بعض مسائل میں ان کی اپنی تحقیقات ہیں، جو زیادہ تر علامہ ابن تیمیہؒ اور علامہ ابن قیمؒ کی تحقیقات پر مبنی ہیں، لہذا جس مقام پر مقتدی حضرات علمائے دیوبند سے وابستہ ہوں، وہاں ایسے شخص کو امام مقرر کرنا چاہئے، جو کلی طور پر علمائے دیوبند کے مسلک کا قائل ہو اور اگر وہاں کوئی ایسا شخص امامت کے لئے موجود ہو تو ایسے مقام پر مولانا موصوف مستحق امامت نہیں ہیں؛ تاہم جو نمازیں ان کے پیچھے پڑھی گئی ہیں، وہ ادا ہو گئیں۔ ھٰذا ما عندی واللہ سبحانہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۱۴۰۰/۸/۱۶ھ (فتویٰ نمبر ۱۲۹۱/۳۱، د) (فتاویٰ عثمانی: ۱/۴۲۴-۴۲۵)

مذکورہ جواب کے چند امور کی مزید وضاحت کے لیے دوسرا استفتاء اور اس کا جواب:

سوال: حضرت علامہ محمد تقی عثمانی صاحب　　　　السلام علیکم

گزارش کی جاتی ہے کہ جناب والا نے جو حکم در بارہ فیصلہ بین الفریقین؛ یعنی مولوی محمد خان و رفقاؤہ و صبغت اللہ و رفقاؤہ دیا تھا، اس میں آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ ''جہاں پر مقتدی حضرات علماء دیوبند سے وابستہ ہوں، وہاں ایسے شخص کو مقرر کرنا چاہیے، جو کلی طور پر علماء دیوبند کے مسلک کا قائل ہو اور وہاں کوئی ایسا شخص امامت کے لیے موجود ہو تو ایسے مقام پر مولانا موصوف مستحقِ امامت نہیں ہیں''۔

اس میں سخت اجمال ہے؛ کیوں کہ اس کا یہ مطلب بھی لیا جا سکتا ہے کہ اس وجہ سے مستحق نہیں کہ دائرۂ اسلام میں نہیں اور یہ احتمال بھی رکھتا ہے کہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے، پھر سوال پیدا ہوگا کہ ان مذکورہ فی الفتوی چار مسائل کا قائل کیا اہل سنت والجماعت میں نہیں رہتا؟

اور یہ گمان بھی رکھتا ہے کہ ان مسائل والا متبع مذہب حنفی نہیں سمجھا جاتا تو پھر یہ شبہ پیدا ہوگا کہ آیا مذاہبِ اربعہ جو سب اہل سنت والجماعت ہیں، ان کی ایک دوسرے کے پیچھے نمازیں صحیح نہیں، فاسد ہیں؟ حالانکہ یہ کہنا کتنے خراب نتائج پیدا کرے گا، بہر حال یہ اجمال محتاج ازالہ ہے، واضح کر کے مطمئن فرمایا جائے؛ کیونکہ جب موصوف مستحقِ امامت نہیں ہے، پھر کوئی بھی کہیں اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہ جانے گا؛ بلکہ نہ اس سے تعلیم حاصل کرے گا، نہ اس کے وعظ و نصیحت کو کوئی سننے کو تیار ہوگا۔ حاصل یہ کہ اس پر اور اس کے ہم خیال لوگوں پر دین کی خدمت کے تمام راستے بند ہو جائیں گے اور اس کی ساری زندگی الجھن میں رہے گی، خویش و اقارب و اغیار ہمیشہ اس کو شک و اشتباہ کی نظروں سے دیکھیں گے، اگر وہ

واقعی اس کا از روئے دلیل مستحق ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ اس کا عذر خدا کے نزدیک بن جائے گا اور مخالفین کے ساتھ خدا کا حساب کیسے ہوگا، برائے مہربانی اصل حقیقت سے واضح الفاظ میں آگاہ فرماویں، خداتعالیٰ جزائے خیر دیں۔

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــ

جس استفتا اور اس کے جواب کا آپ نے حوالہ دیا ہے، اس میں مولانا صبغت اللہ صاحب کو اس محلے میں غیر مستحقِ امامت قرار دینے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ معاذ اللہ وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، یا ان کے پیچھے نماز فاسد ہوتی ہے؛ بلکہ اس کی بنیاد اس بات پر تھی کہ ان کو اپنی بعض ایسی تحقیقات پر اصرار ہے علماءِ جودیوبند کے عام مسلک سے مختلف ہیں؛ اس لیے جہاں علمائے دیوبند سے وابستہ حضرات آباد ہوں، وہاں ان کی امامت موجب فتنہ بن سکتی ہے، اسی طرح جن چار نظریات کی بناء پر مذکورہ فتوی دیا گیا تھا، وہ نظریات علماء دیوبند کے مسلک کے خلاف ہیں؛ لیکن محض ان چار نظریات کی وجہ سے نہ کوئی شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہوسکتا ہے اور نہ اسے اہل سنت والجماعت سے خارج کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے نماز فاسد ہوتی ہے، چنانچہ مذکورہ فتویٰ ہی میں یہ بھی لکھ دیا گیا تھا کہ جو نمازیں ان کے پیچھے پڑھی گئی ہیں، وہ ادا ہوگئیں، البتہ اس فتوی کا حاصل صرف یہ ہے کہ جہاں ایسا امام دستیاب ہو، جو کلی طور پر علماء دیوبند کے مسلک کے مطابق ہو، وہاں ایسے مفرد نظریات کا حامل مستحقِ امامت نہیں، لہذا اس فتویٰ کی بنیاد پر مولانا موصوف کر دائرۂ اسلام سے یا اہل سنت الجماعت سے خارج سمجھ کر ان سے کافروں، یا غیر اہل سنت جیسا برتاؤ کرنا ہرگز درست نہیں ہوگا۔ آخر میں عرض ہے کہ خدارا ہر فریق اپنی آخرت کی فکر کرے، ایک دوسرے پر طعن اور تشدد سے گریز کرے اور مسلمانوں کو ہر قیمت پر فتنے سے بچائے۔ واللہ سبحانہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۲۱ شعبان ۱۴۰۰ھ (فتویٰ نمبر: ۳۱/۱۱۳۶، د) (فتاویٰ عثمانی: ۱/۴۲۶-۴۲۷)

مودودی عقائد رکھنے والے کی امامت:

سوال: جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے حافظ صاحب کے پیچھے قرآن سننا جائز ہے، یا نہیں؟ بینوا وتوجروا۔

الجوب ـــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے؛ (۱) مگر فرائض میں صحیح العقیدہ امام میسر نہ ہو تو اس کے پیچھے پڑھ لے؛ مگر تراویح بہر کیف اس کی اقتدا میں نہ پڑھیں، صحیح امام نہ ملے تو تنہا پڑھ لیں، مودودی عقائد کی تفصیل کے لیے بندہ کا

(۱) امیر جماعتِ اسلامی کے بعض نظریات جمہور اہل سنت کے خلاف ہیں، خاص طور سے بعض انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام وصحابہ کرام پر جو تنقیص آمیز تنقید انہوں نے کی ہے، اس سے اہل سنت کے متفقہ عقائد مجروح ہوتے ہیں، لہٰذا جو شخص ان کے ان خیالات سے متفق ہو، اسے امام بنانے سے احتراز کرنا چاہیے۔ انیس

رسالہ ''مودودی صاحب اورتخریب اسلام'' مندرجہ احسن الفتاویٰ جلد اول ملاحظہ فرمائیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۱۸/رمضان ۱۳۹۱ھ۔(احسن الفتاویٰ:۲۹۱)

جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے امام کے پیچھے نماز:

سوال: تھانہ پوراہاٹ ضلع گڈا کے علاقہ تالجھاری، جودس بارہ بستی پر مشتمل تقریبا دس ہزار کی آبادی ہے، یہاں عید ین کی نماز بیس سال سے ایک امام صاحب پڑھاتے آرہے ہیں، الحمدللہ یہاں اس علاقہ میں علماء کرام کی کمی نہیں ہے۔

گزشتہ سال عید الاضحیٰ کے موقع پر امام نے عیدگاہ میں اعلان کردیا کہ میں جماعت اسلامی میں ہوں اور قیامت تک اسی پر رہوں گا، واضح رہے کہ اس سے قبل بھی کوئی تذکرہ نہیں ہوا تھا کہ امام کا تعلق کس جماعت سے ہے، جب امام نے برسرعام اعلان کیا تو عیدگاہ میں ہنگامہ اور اختلاف پیدا ہوا، نوبت یہاں تک آگئی کہ دوجگہ نماز عید الاضحیٰ ادا کی گئی۔

(۱) سوال طلب امر یہ ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھتے رہیں، یا اہل سنت والجماعت میں امام کا انتخاب کرلیا جائے، جبکہ ان کے علاوہ باقی تمام مقتدی وعوام اہل سنت والجماعت کے مسلک کے ہیں۔

(۲) (الف) جماعت اسلامی کے پیچھے نماز جائز، یا نہیں؟

(ب) جماعت اسلامی ماننے والے کو دینی مجالس میں بلانا جائز ہے، یا نہیں؟

(ج) جماعت اسلامی کے جلسہ جلوس میں شامل ہونا چاہئے، یا نہیں؟

هو المصوب

(۱) امام مذکور کو امام کی حیثیت سے باقی رکھا جاسکتا ہے، جماعت اسلامی کے امام کے پیچھے نماز جائز ہے۔

(۲) جماعت اسلامی کے ماننے والوں کو دینی جلسوں میں مدعو کیا جاسکتا ہے، جماعت اسلامی کے جلسہ وجلوس میں شرکت کرسکتے ہیں۔

تحریر: محمد ظہور ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۲/۳۱۸-۳۱۹)

مودودی امام کی اقتدا کا حکم:

سوال: بعض لوگ دیوبندی مکتب فکر کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھتے اور بعض لوگ جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والوں کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھتے، حالانکہ ان میں سے کسی کو ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں کسی قسم کا اعتراض نہیں ہے اور دیکھا گیا ہے کہ اکثر وہ لوگ جماعت کے وقت خود، یا اپنے ہم نواؤں کو لے کر الگ نماز پڑھتے ہیں، ایسی صورت میں چند لوگوں کا جماعت سے الگ ہوکر الگ جماعت کرنا، یا اکیلے پڑھنا درست ہے، ان کی نماز ہوتی ہے، یا نہیں؟ اور ایسا کرنا قرآن وسنت کی روشنی میں کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

یہ تو صاحب واقعہ ہی سے پوچھنے کی بات ہے کہ وہ کیوں نہیں پڑھتے، جہاں تک نماز کی صحت کا سوال ہے تو اگر نماز و جماعت کی صحت کے شرائط موجود ہوں تو نماز کی صحت میں کیا کلام ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی (حبیب الفتاویٰ:۱/۵۹)

جماعت اسلامی کے رکن کی اقتدا میں نماز کا حکم:

سوال: چند مہینوں سے یہ ہم چلی آرہی ہے کہ جماعتِ اسلامی اور اس کے اہل کاروں کے پیچھے نماز کی اقتدا جائز نہیں اور جیسا کہ جناب کو معلوم ہے کہ یہ فتوی ہزاروی گروپ نے صادر کیا ہے، کیا یہ فتوی صحیح ہے، یا غلط؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

امیر جماعتِ اسلامی کے بعض نظریات جمہور اہل سنت کے خلاف ہیں، خاص طور سے بعض انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام وصحابہ پر جو تنقیص آمیز تنقید انہوں نے کی ہے، اس سے اہل سنت کے متفقہ عقائد مجروح ہوتے ہیں، لہٰذا جو شخص ان کے ان خیالات سے متفق ہو، اسے امام بنانے سے احتراز کرنا چاہیے اور کسی صحیح العقیدہ مسلمان کو امام بنانے کی کوشش کرنی چاہیے، البتہ اگر کسی وقت ایسا امام میسر نہ ہو اور امیر جماعت اسلامی کے خیالات کے کسی شخص نے نماز پڑھادی تو نماز ہو جائے گی؛ کیوں کہ نماز ہر مسلمان کے پیچھے ہو جاتی ہے۔(۱) واللہ سبحانہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۹/۱۲/۱۳۹۰ھ (فتویٰ نمبر:۱۸۸/۱۸، الف) الجواب صحیح: بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ (فتاویٰ عثمانی:۱/۴۴۰)

مودودی پارٹی کے ساتھ سیاسی جدوجہد میں شریک شخص کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عالم دین متقی اور پرہیزگار اور علم تجوید کا سند یافتہ قاری بھی ہے، نہایت صحیح العقیدہ ہے، تمام بدعات ورسومات مروجہ سے اجتناب کرتا ہے، خدا کی توحید کو اپنی اصلی شکل قرآن اور حدیث کی روشنی میں خوب بیان کرتا ہے اور بلا لحاظ کسی امیر و غریب کے مسئلہ حق بیان کرتا ہے اور بلا معاوضہ ۱۵/سال سے امامت وخطابت کا کام سرانجام دے رہا ہے اور روکھی پھیکی کھا کر گزارا کر رہا ہے؛ لیکن

(۱) وفي الدر المختار: ۱/۵٦۲: صلّى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة.

وقال ابن عابدين تحته: أفاد ان الصلوة خلفهما أولى من الإنفراد، إلخ .(مطلب: البدعة خمسة أقسام، انیس)

نیز اس مسئلہ کی مکمل تفصیل کے لیے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ کی کتاب جواہر الفقہ :۲/۱۷۲ ملاحظہ فرمائیں۔محمد زبیر

سیاست میں جماعت اسلامی کا ساتھ دیتا ہے، صرف اس نیت پر کہ خدا کا دین اور نظام شریعت عملاً پاکستان میں جاری ہوجائے، کیا ایسے عالم دین کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟ شریعت کے مطابق حکم صادر فرماویں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے کچھ عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں، مثلاً: عصمت انبیاء اور حضرات صحابہ پر تنقید کو جائز سمجھنا اور متعہ کا جواز وغیرہ، پس اگر یہ مولوی صاحب جماعت اسلامی کے ساتھ ان مذکورہ عقائد میں اتفاق نہیں رکھتا، صرف نظام شریعت کو اپنے زعم کے مطابق عملاً جاری کرنے کی جدوجہد میں ان کے ساتھ شریک ہے تو پھر اس کی اقتدا درست ہے، ورنہ مکروہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ

بہتر یہ ہے کہ اپنی مساعی جمعیت علماء اسلام کے تحت استعمال کرے۔

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ، ۲۷ جمادی الاخری ۱۳۹۶ھ۔ (فتاویٰ مفتی محمود: ۹۱/۲)

مودودیت کے اعتراف اور پرچار نہ کرنے والے کی امامت ممنوع نہیں ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص بظاہر نماز کا پابندہ اور پرہیزگار ہے اور ہمارا پیش امام ہے؛ لیکن ان میں دو غلطیاں ہیں: ایک یہ کہ مودودی تفسیر جلد اول اس کے پاس موجود ہے۔ دوم یہ کہ مودودی رسائل وغیرہ کا مطالعہ کرتا ہے؛ اس لیے ہم لوگوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی ہے، امام کہتا ہے کہ ''نماز پڑھو؛ کیوں کہ مودودی صاحب کا عقیدہ برا نہیں ہے، نیز میں نے مودودی صاحب کو دیکھا بھی نہیں ہے اور نہ اس کا شاگرد ہوں، ہم پٹھانوں نے الگ جماعت شروع کی ہے، تفصیلی جواب سے نوازیں مہربانی ہوگی؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: حاجی عزیز الرحمٰن (دبئی)، ۱۳/۱۰/۱۹۷۶ھ)

الجواب

چوں کہ یہ امام نہ مودودیت کا اعتراف کرتا ہے اور نہ پرچار کرتا ہے؛ بلکہ برأت ظاہر کرتا ہے، لہٰذا اس کے پیچھے اقتدا ممنوع نہیں ہے، البتہ اس کے گفتار سے بیدار رہنا ضروری ہے۔ وہو الموفق (فتاویٰ فریدیہ: ۴۱۸/۲-۴۱۹)

مودودی گروپ والوں کی امامت لحاظ سے اقسام:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مودودی عقائد رکھنے والے کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟ اگر ایک شخص جماعتِ اسلامی اور مولانا مودودی صاحب کی کتب و رسائل تقسیم کررہا ہے اور لوگوں کو

دعوت دیتا ہے کہ اس پارٹی میں شامل ہو جاؤ؛ مگر وہ یہ کام صرف ضد کی وجہ سے کرتا ہے اور مودودی عقائد کو نہیں مانتے تو اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا تو جروا۔　　(المستفتی: شیر علی خان پشاور، ۱۴/۱۰/۱۹۸۴ء)

الجواب

جماعت اسلامی (مودودی گروپ) کے افراد تین قسم کے ہیں:

اول:　وہ لوگ جو کہ مودودی صاحب کے تفردات کو حق سمجھتے ہیں۔

دوم:　وہ جو کہ ان تفردات کو حق نہیں سمجھتے؛ لیکن ان کی طرف غلط نسبت کرنے والوں کی مدافعت کرتے ہیں۔

سوم:　وہ جو صرف سیاسی امور میں شریک ہیں، مدافعت و مداہنت سے پاک ہیں۔

قسم اول کے پیچھے اقتدا ممنوع ہے، قسم دوم کی اقتدا مکروہ ہے اور قسم سوم کی اقتدا دیگر غیر اسلامی (سیکولر) پارٹیوں کی طرح (مسلم لیگ، نیشنل) وغیرہ کا حکم رکھتا ہے۔ وہو الموفق (فتاویٰ فریدیہ: ۳۴۹/۲)

شیعہ کی اقتدا کرنا:

سوال:　شیعہ کے پیچھے نماز اقتدا کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

اگر وہ شیعہ اصحاب کبار اور اُم المومنین کی تکفیر اور دیگر امور موجب تکفیر نہ کرے؛ بلکہ محض ظلم و غصب کے ذکر پر اکتفا کرے تو ضرورت کے وقت اس کی اقتدا کرنے میں مضائقہ نہیں، بشرطیکہ وضو اور نماز کے ارکان میں کوئی تغیر و تبدل نہ کرے، ورنہ اقتدا صحیح نہیں ہے۔ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے محصور ہونے کی حالت میں لوگوں نے عرض کیا کہ امامت تو آپ کا حق ہے اور آپ اس مصیبت میں مبتلا ہیں اور نماز کی امامت فقط امام ہی کیا کرتا ہے، اس پر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ جس وقت نکوکاری میں مصروف ہوں تو ان کے ساتھ بھی بھلائی کرنی چاہیے اور جس وقت کہ وہ بدکار ہو جائیں تو ایسے لوگوں سے احتراز کر کے ان کی بدکاری میں شریک نہ ہونا چاہیے۔ (۱) (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحئی اردو: ۲۳۵/۴)

تفضیلیہ کی امامت:

سوال:　تفضیلیہ کو امام بنانا جائز ہے، یا نہیں؟ اور اگر اس کے پیچھے اہل سنت نماز میں اقتدا کریں تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟　　(از سوالات عشرہ شاہ بخارا)

---

(۱)　عن عبید اللّٰہ بن عدی بن الخیار أنه دخل علی عثمان بن عفان وهو محصور فقال له: إنک إمام العامة وقد نزل بک ما تری وهو ذا یصلی بنا إمام فتنة وأنا أخرج من الصلاه معه فقال له عثمان: إن الصلاة أحسن ما یعمل الناس فإذا أحسن فأحسن معهم فإذا أساء وا فاجتنب إساء تهم. (فضائل الصحابة للإمام أحمد بن حنبل، ومن فضائل عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنه (ح: ۸۷۲): ۵۲٦/۱، مؤسسة الرسالة بیروت، انیس)

الجواب

تفضیلیہ کی دو قسم ہے: ایک قسم کے وہ لوگ ہیں کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو شیخین پر فضیلت دیتے ہیں، مگر شیخین کی محبت اور تعظیم میں نہایت سرگرم ہیں، شیخین کے مناقب و مدائح بیان کرنے اور شیخین کے طریقے اور ان کی روش کی اتباع کرنے اور ان کے اقوال وافعال پر عمل کرنے میں نہایت مستعد اور راسخ قدم ہیں، جیسا کہ اہل سنت کہتے ہیں کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ان امور میں کہ اوپر مذکور ہوئے ہیں، فضیلت ہے؛ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت اور اتباع میں نہایت سرگرم ہیں اور آنجناب کے قول اور فعل پر عمل کرنے میں نہایت مستعد ہیں، تفضیلیہ کی یہ قسم اہل سنت میں داخل ہے، البتہ ان لوگوں نے اس مسئلہ تفضیل میں خطا کی ہے اور اس مسئلہ میں ان لوگوں کا خلاف ایسا ہی سمجھنا چاہیے، جیسا کہ عشریہ اور ماتریدیہ میں خلاف ہے، اس قسم کے تفضیلیہ کی امامت جائز ہے اور اہل سنت کے بھی بعض علما اور صوفیا اس روش پر ہوئے ہیں، مثلاً: عبدالرزاق محدثؒ اور سلمان فارسیؓ اور حسان بن ثابتؓ اور بھی بعض دیگر صحابہؓ کا ایسا ہی خیال تھا اور تفضیلیہ کی دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں کہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے حضرت علی مرتضیٰؓ اور آنجناب کی اولاد کی محبت اور ان حضرات کے طریقہ واقوال وافعال کی اتباع کافی ہے اور وہ لوگ یہ بھی کہتے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام کو ہم لوگ برا نہیں کہتے؛ لیکن ان حضرات سے ہم کو سروکار بھی نہیں رہا؟ محبت، نہ عداوت، نہ اتباع، نہ ترک اتباع، نہ ان حضرات کے قول اور فعل پر عمل کرنا، نہ اس سے اعراض کرنا؛ یعنی ان امور کی جانب کچھ لحاظ نہیں، اس قسم کے تفضیلیہ بلاشبہ بدعتی ہیں، جو حکم بدعتی کی امامت کا ہے، وہی حکم ان لوگوں کی امامت کے بارے میں بھی ہے، (۱) اور معتبر اہل سنت سے کوئی اس قسم کا تفضیلیہ نہیں ہوا ہے۔

(ماخوذ از سوالات عشرہ شاہ بخارا) (فتاوی عزیزی: ۴۶۳-۴۶۴)

جو سنّی نہ ہو اور شیعہ سے متأثر ہو، اس کی امامت:

سوال: ایک شخص جو کہ پہلے رافضی تھا، وہ درمیان قوم شیعہ وسنی امام بن کر آیا اور چوں کہ اکثر لوگ سنی تھے، اس نے اپنا طرز انداز نماز میں سنیوں کا سا رکھا، جو لوگ اس کے شیعہ ہونے پر خیال رکھتے ہیں، نماز نہیں پڑھتے اور اطمینان قلب کے واسطے یہ سوال پیش کرتے ہیں کہ اگر یہ شخص اس فرقۂ شیعہ پر (جو ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ پر قذف لگاتے ہیں

(۱) بدعتی کو امام نہیں بنایا جائے، البتہ نماز اس کے اقتدا میں پڑھ لے تو ادا ہو جائے گی؛ مگر کراہت کے ساتھ۔

عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الصلاة المكتوبة واجبة خلف كل مسلم براً كان أو فاجراً وإن عمل الكبائر. (سنن أبی داؤد، باب إمامة البر والفاجر، رقم الحديث: ٥٩٤)

قال الشيخ خليل أحمد السهارنفوری في شرحه: "أي جاز اقتداء هم خلفه لورودا لوجوب بمعنى الجواز ... وهذا يدل على جواز الصلاة خلف السافق وكذا المبتدع إذا لم يكن ما يقوله كفراً". انيس

اور حضرت علیؓ کو خدا جانتے ہیں اور جبرئیل علیہ السلام کا سہو نزول وحی میں اور صحابہ کرام کو لعن طعن کرتے ہیں، بالخصوص شیخین رضی اللہ عنہما کو (جو بموجب روایات فقہیہ کافر ہیں) روا رکھتے ہیں اور قائل ہیں) لعنت کہے اور اپنا یہ عقیدہ بیان کرے، جو اہل سنت والجماعت کا ہے کہ ایسے لوگ کافر ہیں، تب یقین کر کے نماز پڑھتے ہیں، ورنہ ہمیں اطمینان نہیں ہوتا، جب تک صفائی نہ دے، وہ شخص اس امر سے انکار کرتا ہے کہ یہ بات ہرگز نہیں کہوں گا، اس انکار سے اور شک پڑتا ہے، اس کے شیعہ ہونے کا۔ آیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا، ایسے شخص کی موجودگی میں جس کے پیچھے ایک عرصہ سے بلا عذر پڑھ رہے ہیں، درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ شخص سنی ہوتا تو غلاۃ روافض کو جن کا اعتقاد حد کفر کو بالیقین پہنچا ہوا ہے اور باتفاق اہل سنت وہ کافر ہیں، کافر کہنے اور ملعون کہنے میں، اس کو کیا تأمل ہوتا، پس جبکہ وہ شخص اس امر میں اہل سنت و جماعت کی موافقت نہیں کرتا تو ضرور وہ شخص شیعہ اور رافضی ہے،(۱) یا رافضیوں کا طرفدار ہے، بہر حال لائق امام بنانے کے نہیں ہے،(۲) اور سابق امام جس میں کوئی وجہ عدم جواز و کراہت امامت کے نہیں ہے، اسی کو امام رکھنا چاہیے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۲۵/۳-۱۲۶)

جس کی شیعوں میں شادی ہو، اس کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: جو شخص کہ شیعوں میں شادی شدہ ہو، اس کے پیچھے نماز درست ہے کہ نہیں؟

الجواب

اگر وہ سنّی ہے اور مبتدع اور فاسق نہیں تو نماز اس کے پیچھے ہو جاوے گی۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۳۲/۳)

امامیہ شیعہ کی امامت:

سوال: فرقہ امامیہ جو رافضی کہلاتے ہیں، ان کے پیچھے اہل سنت کی نماز ہو سکتی ہے، یا نہیں؟ اگر غلطی سے ان کے پیچھے عید کی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو لوٹا سکتے ہیں، یا نہیں؟

(۱) وبهذا ظهر أن الرافضي إن كان ممن يعتقد الألوهية في علي رضي الله عنه أو أن جبرئيل عليه السلام غلط في الوحي أو كان ينكر صحبة الصديق رضي الله عنه أو يقذف السيدة الصديقة رضي الله عنها فهو كافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدين بالضرورة. (ردالمحتار، كتاب النكاح، فصل في المحرمات: ۳۹۸/۲، ظفير)

(۲) ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق. (الدر المختار)

بل مشٰى في شرح المنية كراهة تقديمه كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

الجواب

رافضی کے پیچھے سُنّی کی نماز نہیں ہوتی اس نماز کا اعادہ کرنا چاہئے،(۱) اور عید الفطر کی نماز کا اعادہ اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ اہل سنت کی جماعت بعد میں ہو ورنہ تنہا عید کی نماز نہیں ہوسکتی۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۳۹)

شیعہ تبرّائی کی امامت:

سوال: ایک شخص مذہب اہل تشیع کا رکھتا ہے اور حدیث شریف وفقہ کو نہیں مانتا اور اصحابِ کبارؓ کی توہین کرتا ہے، سبّ تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور مجالس شیعہ میں مرثیہ خوانی کرتا ہے، ایسے شخص کے پیچھے تراویح اور نمازِ پنجگانہ میں اقتدا کرنا جائز ہے، یا نہیں؟ بلکہ یہ شخص رمضان شریف سے ہفتہ عشرہ پہلے تائب ہوجاتا ہے، بعد رمضان کے پھر افعالِ مذکورہ کرنے لگتا ہے؟

الجواب

ایسے شخص کی اقتدا تراویح اور فرائض میں نہ کی جائے؛ لیکن جس وقت وہ توبہ کرلیتا ہے، اس وقت اس کی اقتدا درست ہوجاتی ہے اور اگر تجربہ اور باربار کی اس کی اس حرکت سے یہ ظاہر ہو کہ اس کا عقیدہ وہی ہے، جو کہ یہ بعد رمضان شریف کیا کرتا ہے تو اس کو کبھی امام نہ بنایا جاوے، تاوقتیکہ اس کی توبہ صادقہ کا یقین نہ ہوجاوے۔ (۲)

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۸۹)

روافض کے پیچھے نماز پڑھی تو ہوئی، یا نہیں:

سوال: رافضی جو اصحاب ثلاثہ کو برا کہتا ہو اور حضرت علی کو اچھا کہتا ہو، اس کے پیچھے نماز ہوتی ہے کیا؟ اگر نماز پڑھ لی تو دہرانا چاہیے، یا کیا؟

---

(۱) ولا تجوز الصلاة خلف الرافضي والجهمي و المشبه ومن يقول بخلق القرآن.(الفتاوى الهندية مصرى، باب الإمامة: ۱/۷۸،ظفير)(الفصل الثالث فى بيان من يصلح إماماً لغيره،انيس)

(۲) ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق ،إلخ، ومبتدع: أى صاحب بدعة وهى اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول.(الدرالمختار)

أما الفاسق فقدعللوا كراهة تقديمه بأنه لايهتم لأمر دينه وبأن فى تقديمه للإمامة تعظيمه،وقد وجب عليهم إهانته شرعاً،بل مشى فى شرح المنية على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم.(ردالمحتار،باب الإمامة: ۱/۵۲۳) (مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد،انيس)

قال المرغيناني رحمه الله : لا تجوز الصلاة خلف الرافضي.(الفتاوىٰ الهندية كشورى،باب الإمامة : ۱/۸۳،ظفير)(الفصل الثالث فى بيان من يصلح إماماً لغيره،انيس)

الجواب

رافضی سبّ شیخین کرنے والے کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، اگر پڑھ لی ہو تو دہرانا چاہئے۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۲۱۴/۳)

جو شخص خلفائے ثلاثہ کو جاہل بتائے، اسے امام بنانا کیسا ہے:

سوال: بکر یہ کہتا ہے کہ خلفائے ثلاثہ جاہل تھے، وہ کیا فیصلہ کرتے وغیرہ الفاظ کہتا ہے، ایسے شخص کی امامت کیسی ہے؟

الجواب

ایسا عقیدہ رکھنے والا اور الفاظ نازیبا کہنے والا سخت عاصی اور فاسق ہے اور ظالم و جاہل ہے، قابل امامت کے نہیں ہے۔(۲) **و التفصیل فی الکتاب** (۳) (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۲۲۵/۳-۲۲۶)

رافضی کو امام بنانا جائز ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص امام مسجد اندھا ہے، اس کے ماں باپ شیعہ ہیں، محض اپنے پیٹ کی وجہ سے اپنے آپ کو اہل سنت ظاہر کر کے نماز پڑھاتا ہو، ایسے شخص کی امامت، یا جنازہ و نکاح وغیرہ جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

اگر وہ درحقیقت مذہب اہل سنت والجماعت رکھتا ہو، رافضی نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز صحیح ہے اور نکاح خوانی اس کی درست ہے؛ مگر اس امر کی تحقیق ضروری کی جاوے کہ وہ رافضی تو نہیں ہے، اگر رافضی ہے تو اس کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔(۴) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۲۵۸/۳)

---

(۱) ومبتدع، لایکفر بھا، إلخ، وإن أنکر بعض ماعلم من الدین ضرورة کفربھا کقوله "إن الله تعالیٰ جسم کالأجسام و إنکاره صحبة الصدیق فلا یصح الاقتداء به أصلاً. (الدر المختار علیٰ ھامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲٤/۱، ظفیر)

(۲) أما الفاسق فقد عللوا کراھة تقدیمه (إلیٰ قوله) بل مشیٰ فی شرح المنیة علیٰ أن کراھة تقدیمه کراھة تحریم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱) (مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس)

(۳) جو رافضی خلفائے ثلاثہ کو گالیاں دیتا ہے وہ بعض فقہا کے نزدیک کافر ہے اور فاسق بالاتفاق ہے: نقل فی البزازیة عن الخلاصة أن الرافضی إذا کان یسبّ الشیخین ویلعنھما فھو کافر. (ردالمحتار، باب المرتد: ٤۰۵/۳، ظفیر)

(۴) ویکره إمامة عبد، إلخ، ومبتدع، إلخ، ولا یکفر بھا حتیٰ الخوارج، إلخ، وإن أنکر بعض ماعلم من الدین ضرورة کفر بھا، الخ، فلا یصح الاقتداء به أصلاً. (الدر المختار علیٰ ھامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱-۵۲٤، ظفیر)

کبھی شیعہ کبھی سنی بن جانے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص عرصہ تک سنیوں ں کا امام رہا، پھر ایک شیعہ نے اس کو لالچ دے کر شیعہ بنالیا، اس دوران وہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو برسرِ عام گالیاں دیتا رہا، پھر اس کو ایک سنی راہ راست پر لے آیا، ایک سال امامت کرنے کے بعد پھر شیعہ ہوگیا، اب پھر سنیوں کی مسجد میں امامت کرتا ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب

ایسے شخص کی اقتدا سے احتراز لازم ہے، جس کو اپنے دین کی حفاظت کا ذرہ بھی خیال نہ ہو اور لالچ کی خاطر کبھی شیعہ بن کر صحابہ کرام علیہم الرضوان پر تبراء کرے اور سنیوں سے نفع ملنے کی توقع ہو تو اپنے آپ کو سنی کہلوانا شروع کردے، ایسے شخص کو امام نہ بنایا جائے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفرلہ

سنی رہ کر شیعہ کو نماز نہیں پڑھا سکتا، البتہ شیعہ رہ کر تقیہ کے طور پر سنیوں کو نماز پڑھا سکتا ہے، لہذ اسنیوں کی نماز اس کے پیچھے نہیں ہوسکتی ہے۔

والجواب صحیح: خیر محمد عفا اللہ عنہ (خیر الفتاویٰ: ۳۴۳/۲)

شیعہ کا حنفی لڑکی سے نکاح اور نکاح پڑھانے والے کی امامت:

سوال: لڑکی حنفی اور شیعہ لڑکے کا نکاح باہم ہوسکتا ہے، یا نہیں؟ اگر نہیں ہوسکتا تو جو شخص نکاح پڑھا دے اور اصرار کرے کہ ہوسکتا ہے، اس کے لیے کیا حکم ہے؟ اگر وہ امام مسجد ہو تو اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی، یا نہیں؟

الجواب

رافضی جو تبرّ ا گو ہو، اس سے مسلمان سیّہ حنفیہ عورت کا نکاح درست نہیں ہے اور اگر نکاح ہوگیا ہے تو علاحدہ کرادی جاوے، (۱) اور امام مسجد جو ایسا نکاح کرے، لائق امام بنانے کے نہیں ہے، اگرچہ نماز اس کے پیچھے ہو جاتی ہے؛ مگر مکروہ ہوتی ہے، ایسا امام اگر توبہ نہ کرے تو لائق معزول کرنے کے ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۳۶/۳-۱۳۷)

(۱) مراد ایسا شیعہ ہے، جس میں کفر ہو، عام شیعہ جن میں کفر نہیں ہے، مراد نہیں ہیں۔ انیس

وفی النهر: تجوز مناكحة المعتزلة لأنا لانكفر، إلخ. (الدر المختار) وبهٰذا ظهر أن الرافضی إن كان ممن يعتقد الألوهية فی علی رضی اللّٰه عنه أو أن جبرئيل رضی اللّٰه عنه غلط فی الوحی أو كان ينكر لمصاحبة الصديق رضی اللّٰه عنه أو يقذف السيدة الصديقة رضی اللّٰه عنها فهو كافر. (رد المحتار، كتاب النكاح، فصل فی المحرمات: ۳۹۸/۲، ظفير)

ويكره إمامة عبد، إلخ، و فاسق. (الدر المختار) بل مشٰى فی شرح المنية: أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (رد المحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير) (مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، انيس)

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: ہمارے محلّہ میں شیعہ اور سنی آبادی ملی جلی ہے، اگر ہم الگ جماعت کرتے ہیں تو آپس میں لڑائی جھگڑے کا خطرہ ہے، اگر ہم مصالحت کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھ لیں تو جائز ہے یا نہیں؟ یا فرداً فرداً نماز ادا کریں؟

الجواب

شیعہ حضرات کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے،(۱) ان کے عقائد سے قطع نظر بھی کر لی جائے تو نماز کے احکام اتنے مختلف ہیں کہ اہل سنت کے ساتھ نماز کے اتحاد کی کوئی شکل نہیں، لہٰذا کوشش کی جائے کہ اہل سنت حضرات اپنی مسجد الگ بنائیں اور اس میں با جماعت نماز ادا کر لیں اور جب تک یہ ممکن نہ ہو، کسی کے گھر میں جماعت کر لی جائے۔ فقط واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۱۳۸۸/۵/۲۶ھ (فتویٰ نمبر: ۶۱۸/۱۹، الف) الجواب صحیح: بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ (فتاویٰ عثمانی: ۴۳۲/۱-۴۳۳)

شیعہ سے اپنی بیٹی کا نکاح کرانے والے کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال: گزارش یہ ہے کہ سنی عقیدہ سے منسلک آدمی نے اپنی سنی بیٹی کا نکاح باوجود عوام وخواص واعزہ کے روکنے کے، ایک شیعہ آدمی سے کر دیا اور اپنے لڑکوں کا نکاح شیعہ لڑکیوں سے کر دیا، حالاں کہ داماد اور بہوؤں کا شیعہ ہونا ظاہر اور مشہور ہے، اس شیعہ داماد کا شیعہ مدارس میں تعلیم حاصل کرنا واضح ہے، نیز شیعہ مسلک سے منسلک مدرسہ کا اہتمام بھی اس کے پاس ہے، شیعوں سے چندے لیتا ہے، شیعوں سے قریبی روابط ہیں، شیعوں کا امام اور خطیب، نیز ذاکر بھی ہے۔

جواب طلب امر یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کے علمائے کرام کے فتاوی کے مطابق اثناعشری شیعہ، امامت،

---

(۱) وفی الکفایة شرح الهداية: ۳۰۵/۱: ویکره الإقتداء بصاحب الهوٰی والبدعة والحاصل إن کل من کان أهل قبلتنا ولم یفعل فی هواه حتٰی یحکم بکفره تجوز الصلاة (مع الکراهة التحريمة) خلفه، وإن کان هوٰی یکفر أهلها کالجهمی، والقدری الذی قال: بخلق القرآن والرافضی الغالی الذی ینکر خلافة أبی بکر لاتجوز.

وفی البحر الرائق: ۳٤۸/۱، باب الإمامة: وکره إمامة العبد والأعرابی والفاسق والمبتدع.

وفیه أیضاً: ۳٤۹/۱: المبتدع، بأن لاتکون بدعته تکفره، فإن کانت تکفره فالصلاة خلفه لاتجوز.

وفی البحر الرائق أیضاً: ۳٤۹/۱: و الرافضی أن فضل علیاعلٰی غیره فهو مبتدع.

وفی الهندية: ۸٤/۱، طبع مکتبة رشيدية، کوئٹة: قال المرغینانی: تجوز الصلاة خلف هوی وبدعة ولاتجوز خلف الرافضی والجهمی...إلخ.

وفی الکبیری شرح المنية: ٥۱٤، طبع سهیل اکیدمی لاهور: ویکره تقدیم المبتدع أیضاً: لأنه فاسق من حیث الإعتقاد وهو أشد من الفسق من حیث العمل.

عصمت ائمہ کرام، تحریف قرآن وغیرہ جیسے امور کی وجہ سے کافر ہیں اور مرتد ہیں، ان کے ساتھ معاملات مرتد جیسے ہونے چاہئیں؟

ترکِ نماز مع الجماعت سے بچنے کے لئے اس کی امامت میں کبھی کبھی نماز جائز ہوسکتی ہے؟ جبکہ یہ آدمی اپنے آپ کو سنی کہتا ہے اور شیعہ کو اپنی زبانی غلط سمجھتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میرا دامادپیسوں کی وجہ سے شیعہ ہے کیا حکم ہے؟

(از مقامی علماء کرام، موضع: سلطانی، ضلع: رحیم یار خان)

الجواب

شیعہ خواہ کافرانہ عقیدے رکھتے ہوں، یا نہ رکھتے ہوں، دونوں صورتوں میں کسی سنی کے لیے ان سے نکاح کرنا ہرگز جائز نہیں ہے اور پہلی صورت میں نکاح منعقد بھی نہیں ہوتا، اب جس شخص کو دین، یا عقائدِ دین کی اہمیت کا اتنا بھی احساس نہیں ہے، وہ شخص امام بنانے کے لائق نہیں ہے، (۱) تاہم اگر کسی وقت ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھ لی گئی تو کراہت کے ساتھ نماز ہو جائے گی، اعادے کی ضرورت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۱۰/۱۰/۱۴۱۰ھ (فتویٰ نمبر: ۲۳۹/۴۱، ز) (فتاویٰ عثمانی: ۱/۴۳۳-۴۳۴)

شیعہ سے جس نے اپنی لڑکی کی شادی کردی، اس کی امامت کا کیا حکم ہے:

سوال: زید حنفی نے اپنی لڑکی کی شادی دانستہ شیعہ سے کردی ہے اور مجالس شیعہ میں شریک ہوتا ہے، اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ فعل اس کا برا ہے اور مجالس روافض میں شامل ہونا شیوہ رفض کا ہے، ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے۔ (۲)

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/۲۳۷)

(۱) وفی الدر المختار: ۱/ ۵۵۹-۵۶۰: ویکره إمامة عبد ... و فاسق.

وفي الشامية: (قوله: وفاسق: وهو الخروج عن الإستقامة، ولعل المراد به من يرتكب لكبائر كشارب الخمر، والزاني، إلخ. (باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس) (وراجع أيضاً: البحر الرائق: ۱/ ۳۴۸، والفتاویٰ الهندية: ۱/ ۸٤)

(۲) ويكره إمامة عبد إلخ وفاسق. (الدر المختار) قوله: (فاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الإستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزاني وآكل الربا ونحو ذلك، وفي المعراج: قال أصحابنا: لاينبغي أن يقتدى بالفاسق، إلخ، أما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لايهتم لأمر دينه وبأن تقديمه للإمامة تعظيمه، وقد وجب عليهم إهانته شرعاً، إلخ، بل مشى في شرح المنية: أن كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/ ۵۲۵، ظفير) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

شیعوں کی نمازِ جنازہ پڑھنے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص جو جامع مسجد کا امام ہو اور شیعوں کے جنازہ وتجہیز وتکفین میں برابر شامل رہے اور لوگوں کو ترغیب دیوے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب

ایسا شخص عاصی وفاسق ہے، اس کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۴۸/۳)

شیعہ کے پیچھے نماز ہوتی ہے، یا نہیں:

سوال (۱) شیعہ کے پیچھے نماز اہل سنت ہوتی ہے، یا نہیں؟

اہل سنت والجماعت کب سے نام رکھا گیا:

(۲) نام سنت جماعت اس فرقہ کا کب سے رکھا گیا اور وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جو نہ شیعہ ہو اور نہ اہل سنت اس کی امامت کیسی ہے:

(۳) جو شخص نہ شیعہ ہو، نہ اہل سنت، اس کے پیچھے نماز اہل سنت جائز ہے، یا نہیں؟

جو تعزیہ مرثیہ کرتا ہو، کیا وہ اہل سنت ہے:

(۴) جو مرثیہ سنتا ہو، یا تعزیہ جس کے گھر سے نکلے، یا جس کے گھر میں تعزیہ ہے، یا جس کے گھر میں ماتم کی جائے، وہ اہل سنت میں داخل ہے، یا نہیں، یا اہل شیعہ ہے؟

شیعہ سے میل جول درست ہے، یا نہیں:

(۵) شیعہ کے ساتھ سنت جماعت کو پرہیز کرنا چاہیے، یا میل جول رکھے؟

الجواب

(۱) شیعہ کے پیچھے سنی کی نماز نہیں ہوتی، چوں کہ عقائد ان کے بعض ایسے ہوتے ہیں، جو موجب کفر ہیں، لہٰذا اس صورت میں نماز کا صحیح نہ ہونا امر یقینی ہے اور اگر شیعہ غالی نہ ہو، تب بھی احتیاط لازم ہے کہ عقیدہ امر مخفی ہے اور سبّ شیخین سے جو عند البعض کفر ہے اور قذف عائشہ رضی اللہ عنہا، جو بالاتفاق کفر ہے، کوئی شیعہ خالی نہیں ہوتا۔

(۱) ویکره إمامة عبد، إلخ، وفاسق. (الدر المختار) أن کراهة تقديمه أي الفاسق کراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

قال الشامي: ينبغي تقييد الكفر بالإنكار لخلافة بما إذا لم يكن عن شبهة،إلخ. (باب الإمامة)(۱)

(۲)　اس گروہ کو اہل سنت والجماعۃ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ فرق اہل حق وتبع سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور طریقہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو مضبوط پکڑے ہوئے ہے۔

قال النبي صلى الله عليه وسلم: إن الله تعالىٰ يغرس في هٰذاالدين غرساً يستعملهم علىٰ طاعته لايزالون من خذلهم ولامن يضرهم حتىٰ يأتي أمر اللّٰه عزوجلّ،أوكماقال. (رواه ابن ماجة عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه)(۲)

(۳)　ایسے شخص کی اقتدا سے احتراز لازم ہے، جس کو اپنے دین کی حفاظت کا خیال بالکل نہیں، یہ شخص فاسق ہے۔

قال النبي صلى اللّٰه عليه وسلم: الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن. (رواه الترمذي)(۳)

(۴)　یہ سب امور جو شخص کرتا ہے، شعارِ روافض ہے۔

قال النبي صلى الله عليه وسلم: من تشبه بقوم فهو منهم. (۴)

(۵)　جو شخص مرثیہ پڑھنا یا سننا جائز جانے اور تعزیہ نکالنا اچھا جانے اور اس میں شریک ہو، وہ سُنّی نہیں، بدعتی اور روافض کا شریک وہم خیال ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۸۹/۳-۲۹۰)

روافض کے ساتھ میل جول نہ کرنا چاہیے۔

قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿فَلاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾(۵) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳۰۲/۳-۳۰۳)

حضرت حسینؓ کو تمام اصحاب رسول پر فضیلت دینے والے کی امامت کا حکم:

سوال:　کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک امام مسجد اگر لوگوں کو اس طرح کی ہدایت کرے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ وحضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ وحضرت علی کرم اللہ وجہہ ان سارے اصحاب سے حضرت امام حسینؓ کا مرتبہ بلند ہے؛ بلکہ یہ بھی ساتھ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ سارے اصحاب حضرت امام حسینؓ کے غلام تھے؛ کیوں کہ حضرت امام حسینؓ نے لکھ کر دیا تھا کہ آپ ہمارے غلام اور اصحاب رسول نے سند سمجھ کر اپنے پاس لکھا ہوا خط قبر تک

(۱)　ردالمحتار،باب الإمامة: ۵۶۲/۱،دارالفكر بيروت،انيس
(۲)　باب اتباع سنة رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم،رقم الحديث: ۸-۹-۱۰،ص: ۱۹،بيت الأفكار،انيس
(۳)　كتاب الصلاة،باب ماجاء أن الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن،رقم الحديث: ۲۰۷،ص: ۵۵،بيت الأفكار،انيس
(۴)　أبوداؤد،كتاب اللباس،باب في لبس الشهرة،رقم الحديث: ۴۰۳۱،ص: ۴۴۲،بيت الأفكار،انيس
(۵)　سورة الأنعام: ۶۸،انيس

موجود رکھا، کیا ایسے عقائد رکھنے والے امام مسجد کے پیچھے اہل سنت والجماعت کی نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟ اور اگر یہی امام مسجد ایک مطلقہ عورت کی عدت طلاق ختم ہونے سے پہلے دوسرے خاوند ہونے والے کے گھر بٹھا دیوے اور وہ کئی دن تک عورت مرد اکٹھے کھاتے پیتے رہیں تو ایسے امام مسجد کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟ حالاں کہ مولوی صاحب خود جانتے ہیں کہ جب تک عدت ختم نہ ہو تو دوسرے شخص کے ساتھ مطلقہ عورت نہیں رہ سکتی اور پھر یہی مولوی صاحب حکم دیتے ہیں؛ بلکہ خود لے جا کر اس شخص کے گھر مطلقہ عورت کو رہنے پر مجبور کر کے کچھ عرصہ تک اس کے گھر میں رہائش کراتے ہیں، اس قسم کے مولوی صاحب کے متعلق علما دین کیا حکم فرماتے ہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

سوال میں درج کیا گیا عقیدہ ایک غلط عقیدہ ہے، اہل سنت حضرات کا متفقہ اور مسلمہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرات شیخین؛ بلکہ خلفاء راشدین تمام امت سے افضل ہیں، اس طرح کی ضعیف اور موضوع روایات سے استدلال کرنا علم کی نہیں؛ بلکہ جہالت کی دلیل ہے، ایسے شخص کو امام نہ رکھا جائے؛ بلکہ فوراً معزول کر کے کسی معتمد، صحیح العقیدہ عالم کو امام مقرر کیا جائے، ساتھ ہی عدت والی عورت کو کسی اجنبی شخص کے گھر میں بٹھانا بھی سخت گناہ ہے؛ لیکن تحقیق ضروری ہے کہ کیا واقعی امام مذکور نے یہ حرکت کی ہے، یا ایسے خیالات کی اشاعت کی ہے، یا نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ مفتی محمود: ۲/۱۶۹-۱۷۰)

حنفی کے لیے شیعہ مرزائی کی امامت:

سوال: ایک گاؤں میں تین مذاہب کے لوگ آباد ہیں: شیعہ، مرزائی، اہل سنت والجماعت؛ مگر امام حنفی عقیدہ رکھتا ہے؛ یعنی اہل سنت والجماعت ہے، کیا وہ امام ہر سہ مذہب کے لوگوں کی امامت کر سکتا ہے اور ان کی شادی، غمی و دیگر مواقع پر شریک ہو سکتا ہے، یا نہیں؟ جواب بسند ہو، مرزائی و شیعہ کا ذبح کیا ہوا جانور کھانے میں استعمال کرنا امام کے لیے جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

شیعہ اور مرزائی اپنے مذہب والوں سے خود دریافت کریں گے کہ حنفی امام کے پیچھے ان کی نماز درست ہے، یا نہیں؟ آپ کو ان کی کیا فکر پڑی اور وہ آپ، کے مذہبی مسائل کو تسلیم ہی کب کریں گے۔ علما اہل سنت والجماعت کے فتویٰ کے مطابق مرزائی عقیدہ والے کافر ہیں، ان کی شادی، غمی میں شرکت ان کی میت پر نماز جنازہ ان کے امام کا اقتدا کرنا وغیرہ جملہ امور ناجائز و ممنوع ہیں، (۱) ان کا ذبیحہ بھی ناجائز ہے، شیعہ کا جو فرقہ نصوص قطعیہ کا منکر ہے، اس کا بھی یہی

(۱) قال الله تعالىٰ: ﴿ماكان محمد أباأحد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين﴾ (سورة الأحزاب: ٤٠)
وقال الله تعالىٰ: ﴿فلا تقعد بعد الذكرىٰ مع القوم الظّٰلمين﴾ (سورة الأنعام: ٦٨)
وقال الله تعالىٰ: ﴿ولا تصل علىٰ أحدٍ منهم مات أبداً ولا تقم علىٰ قبره، أنهم كفروا بالله ورسوله﴾ (سورة التوبة: ٨٤)

حکم ہے اور جو فرقہ نصوص قطعیہ کا منکر نہیں، وہ کافر نہیں، اس کا ذبیحہ درست ہے؛ لیکن حتی الوسع اختلاط اس سے بھی نہیں چاہیے کہ فسادِ عقائد کا قوی اندیشہ ہے۔

"نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشة رضی اللّٰه تعالٰی عنها أو أنکر صحبة الصدیق رضی اللّٰه تعالٰی عنه أو اعتقد الألوهیة فی علی رضی اللّٰه تعالٰی عنه أو أن جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی أو نحو ذلک من الکفر الصحیح المخالف للقرآن" آه. (ردالمحتار: ۴۵۳/۳)(۱)

"ومنها: -من شرائط -الزکوٰة أن یکون مسلماً أو کتابیاً، فلا تؤکل ذبیحة أهل الشرک والمرتد، آه". (الهندیة: ۲۸۵/۵)(۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۳۵۹/۶/۲۲ھ۔ الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۳۵۹/۶/۲۲ھ۔ صحیح: عبداللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۳۵۹/۶/۲۲ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۳۷۴/۶-۳۷۵)

مرزائی سے تعلق رکھنے والے کی امامت:

سوال: اگر کوئی مرزائی مسجد کے حجرہ میں امام مسجد کے پاس بیٹھ کر نمازیوں میں نفاق پیدا کرا کر گروہ بندی کرائے اور امام جو اس کی باتوں پر عمل کرتا ہے، نمازیوں کے روکنے پر بھی نہ مانے تو ایسا امام مسجد میں رکھنے کے لائق ہے، یا نہیں؟

الجواب

امامِ مذکور سے صاف کہا جاوے کہ اگر تو نے مرزائی کے ساتھ تعلق اور ربط رکھا اور اس کو اپنے پاس رکھا تو تجھ کو امامت سے علاحدہ کر دیا جائے گا، اگر وہ پھر بھی باز نہ آوے تو اس کو امامت سے علاحدہ کر دیا جاوے، (۳) اور اس مرزائی کو مسجد کے حجرہ میں نہ رکھا جاوے، فوراً نکال دیا جاوے۔ (۴) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۸۱/۳-۱۸۲)

قادیانی کی امامت درست نہیں ہے:

سوال: فرقۂ قادیان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

(۱) ردالمحتار، کتاب الحدود، باب المرتد: ۲۳۷/٤، سعید

(۲) الفتاویٰ الهندیة، کتاب الذبائح، الباب الأول فی رکنه وشرائطه وحکمه وأنواعه: ۲۸۵/۵، رشیدیة

(۳) اس لیے کہ وہ اپنے افعال کی وجہ سے فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

"وکراهة تقدیمه: أی الفاسق کراهة تحریم". (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفیر) (مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس)

(۴) اس لیے کہ وہ مرتد ہے اور مرتد کو پناہ دینا بالخصوص اس طرح کہ مسلمانوں کو اس سے نقصان پہنچے درست نہیں ہے۔ ظفیر

الجواب

درست نہیں ہے؛ کیوں کہ ان کے کفر پر فتویٰ ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۲۱۰)

قادیانی کی امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: جو لوگ مرزا قادیانی کے مرید ہوں، یا اس کو اچھا سمجھتے ہوں، ان کی امامت جائز ہے، یا نہیں؟ ان کے پیچھے ادا کردہ نماز کا اعادہ واجب ہے، یا کیا کچھ؟

الجواب

جائز نہیں۔(۲) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۲۲۵)

قادیانی سے لڑکی کی شادی کرنے والے کی امامت:

سوال: جس کا داماد احمدی ہو اور وہ اس سے تعلق رکھے، اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟

الجواب

وہ شخص لائق امام بنانے کے نہیں ہے؛ تاوقتیکہ اس کا داماد توبہ و تجدید ایمان کر کے دوبارہ نکاح نہ کرے، یا وہ شخص اپنی دختر کو اس سے علاحدہ کرے۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۴۲)

غیر مقلد کی امامت:

سوال(۱) غیر مقلدین کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟

قادیانی کی امامت:

(۲) قادیانیوں کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۱-۲) وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها،إلخ، فلا يصح الاقتداء به أصلاً.(الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار،باب الإمامة: ۱/۵۲٤،ظفير)

(۳) ويكره إمامة عبد، الخ، وفاسق. (الدر المختار)بل مشٰى في شرح المنية:أن كراهة تقديمه أي الفاسق كراهة تحريم.(ردالمحتار،باب الإمامة: ۱/۵۲۳، ظفير)(مطلب في تكرار الجماعة في المسجد،انيس)

احمدی (قادیانی) متفقہ طور پر کافر ہے، لہٰذا اس سے مسلمان لڑکی کا نکاح جائز نہیں ہے اور نہ اس سے اپنا تعلق ہی قائم رکھنا درست ہے۔ظفیر

قد ظهر في البلاد الهندية جماعة تسمى المهدوية ولهم رياضات عملية وكشوفات سفلية وجهالات ظاهرية، ومن جملتها أنهم يعتقدون أن المهدى الموعود وهو شيخهم الذى ظهر ومات ودفن فى بعض بلاد خراسان وليس يظهر غيره مهدى فى الوجود ومن ضلالتهم أنهم يعتقدون أن من لم يكن على هذه العقيدة فهو كافر.(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح،باب أشراط الساعة:۸/۳٤٤۳،دار الفكر بيروت انيس)

الجواب

(۱) غیر مقلدین متعصبین کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے۔(۱)

(۲) قادیانیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے۔(۲) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۳۱۰)

(۱) درمختار میں ہے:

وكذا تكره خلف أمرد إلخ وزاد ابن ملك ومخالف.

شامی میں مخالف کی اقتدا کے سلسلے میں مذکور ہے:

وخالفهم العلامة الشيخ إبراهيم البيري، بناءً على كراهة الاقتداء بهم لعدم مراعاتهم في الواجبات والسنن.(ردالمحتار: ۵۲۷/۱،ظفير)(باب الإمامة،انيس)

(۲) **وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها الخ فلا يصح الاقتداء به أصلاً.(ردالمحتار: ۵۲٤/۱، ظفير)((باب الإمامة،انيس)**

فرقہ قادیانی کے درج ذیل عقائد ونظریات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی کی اقتدا میں نماز نہیں ہوتی ہے۔

۱۔ آخری نبی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں؛ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔(حقیقۃ النبوۃ:۸۲،۱۶۱۔تریاق القلوب:۳۷۹)

۲۔ مرزا غلام احمد پر وحی بارش کی طرح نازل ہوتی تھی، وہ وحی کبھی عربی میں، کبھی ہندی میں اور کبھی فارسی اور کبھی دوسری زبان میں بھی ہوتی تھی۔(حقیقۃ الوحی:۱۸۰۔البشریٰ:۱/۱۱۷)

۳۔ مرزا غلام احمد کی تعلیم اب تمام انسانوں کے لیے نجات ہے۔(اربعین:۴،۱۷)

۴۔ جو مرزا غلام احمد کی نبوت کو نہ مانے، وہ جہنمی کافر ہے۔(حقیقۃ النبوۃ:۲،۲۷۲،فتاویٰ احمدیہ:۱/۳۷)

۵۔ مرزا غلام احمد کے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے۔(تتمہ حقیقۃ الوحی:۱۳۶)(جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار ہیں)

۶۔ مرزا صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر شان والے تھے۔(قول فصل:۶۔احمد پاکٹ بکس:۴۵۴۔اربعین:۳/۱۰۳)

۷۔ مرزا صاحب بنی اسرائیل کے انبیاء سے افضل تر ہیں۔(دافع البلاد:۲۰۔ازالہ کلاں:۶۷)

۸۔ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر انبیا اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں تحقیر آمیز جملے استعمال کئے ہیں۔(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم:۴۔روحانی خزائن:۱۶/۸/۱۷۔اعجاز احمدی:۱۸/۸۳/۵۲)

۹۔ قرآن کی کئی ایک آیات سے مراد مرزا غلام احمد ہے۔مثلاً:

﴿هو الذى ارسل رسوله بالهدىٰ و دين الحق ليظهره على الدين كله﴾ (وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ تمام ادیان پر غالب رہے۔)(اعجاز احمد:۱۱/۲۹۱۔دافع البلاد:۱۳)

۱۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں جھوٹی نکلیں۔(اعجاز احمدی:۱۴)

۱۱۔ جہاد کا حکم منسوخ ہوگیا ہے۔(حاشیہ اربعین:۴/۱۵۔خطبہ الہا:۲۵)

۱۲۔ مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ کو کھیل کھلونے قرار دیتے ہیں کہ ایسا کھیل تو کلکتہ اور بمبئی میں بہت سے لوگ کرتے ہیں۔(حاشیہ ازالہ اوہام:۲۱،۱۲۱۔حقیقۃ الوحی:۸/۷)

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درجاتی معراج نہیں ہوئی، کشف ہوا تھا۔(ازالہ اوہام کلاں:۱۴۴) ==

قادیانی لڑکے کا نکاح پڑھانے والے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں:

سوال: ہمارے محلے کی مسجد کے امام صاحب نے ایک قادیانی شخص کا ایک مسلمان (سنی) لڑکی سے نکاح

==۱۴۔ مرنے کے بعد میدانِ حشر میں جمع ہونا نہیں ہوگا، مرنے کے بعد سیدھا جنت، یا جہنم میں چلے جائیں گے۔ (ازالہ اوہام کلاں:۱۴۴)

۱۵۔ فرشتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے؛ بلکہ یہ تو ارواح کواکب ہے، جبرئیل امین وحی نہیں لاتے تھے، وہ تو روح کواکب نیر کی تاثیر کا نزول وحی ہے۔ (توضیح مرام:۲۹)

۱۶۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء کیا ہے۔ (ازالہ اوہام خورد:۳۹۶۔ازالہ اوہام:۳۹۸)

۱۷۔ مرزا صاحب تمام انبیاء کا مظہر ہیں، تمام کمالات جو انبیاء علیہم السلام میں تھے، وہ سب مرزا صاحب میں موجود ہیں۔ (قول فصل:۶۔ تشحیذ الاذہان:۱۰/۱۰، ۱۱)

۱۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں، وہ قیامت کے قریب بالکل نہیں آئیں گے۔ (ازالہ کلاں:۲/۳۱۱)

۱۹۔ قرآن وحدیث کے بارے میں تحقیری الفاظ استعمال کرنا۔ (کلمہ فصل:۳۷، تحفہ گولڑویہ:۳۸۔روحانی خزائن:۱۹/۱۴۰۔اعجاز احمد:۳۰)

عقائد بالا سے واضح ہوتا ہے کہ یہ اہل اسلام سے نہیں ہیں۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (سورة المائدة:۳)

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هذه أكبر نعم الله تعالى عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ حَيْثُ أَكْمَلَ تَعَالَى لَهُمْ دِينَهُمْ، فَلَا يَحْتَاجُونَ إِلَى دِينِ غَيْرِهِ، وَلَا إِلَى نَبِيٍّ غَيْرِ نَبِيِّهِمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عليه، ولهذا جعله الله تعالى خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ وَبَعَثَهُ إِلَى الْإِنْسِ وَالْجِنِّ، فَلَا حَلَالَ إِلَّا مَا أَحَلَّهُ، وَلَا حَرَامَ إِلَّا مَا حَرَّمَهُ، وَلَا دِينَ إِلَّا مَا شَرَعَهُ، وَكُلُّ شَيْءٍ أَخْبَرَ بِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَصِدْقٌ لَا كَذِبٌ فِيهِ وَلَا خُلْفَ. (تفسير ابن كثير:۳/۲۲، دار الكتب العلمية بيروت)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ (سورة الأحزاب:۴۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ". (سنن الترمذی باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات، رقم الحديث:۲۲۷۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَأَحْسَنَه وَأَجْمَلَه إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسَ يَطُوْفُوْنَ وَيَعْجَبُوْنَ لَه وَيَقُوْلُوْنَ، هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ". (صحيح البخاری، باب خاتم النّبيين صلی الله عليه وسلم، رقم الحديث:۳۵۳۵)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ لِيْ أَسْمَاءً، أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَه أَحَدٌ. (صحيح لمسلم، باب فی اسمائه صلی الله عليه وسلم، رقم الحديث:۲۳۵۴)==

پڑھایا ہے،جس وقت مولانا صاحب نے نکاح پڑھایا،وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ لڑکا قادیانی ہے؛لیکن شادی کے دوران ہی (یعنی تقریب کے دروان) مولانا کو آگاہ کردیا گیا لڑکا قادیانی ہے؛لیکن مولانا نے کوئی نوٹس نہیں لیا،واپس آنے پر جب مولانا سے بات کی گئی تو اس نے کہا: میں نکاح کی رجسٹری روک لوں گا؛مگر مولانا صاحب نے ایسا نہ کیا اور نکاح کی رجسٹری کردی،کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

الجواب

قادیانی کا نکاح کسی مسلمان سے نہیں ہوسکتا،(۱) جن لوگوں کو معلوم تھا کہ لڑکا قادیانی ہے اور وہ قادیانیوں کے عقائد سے واقف بھی تھے،ان کا ایمان جاتا رہا،وہ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں،(۲) امام صاحب چونکہ بے خبر تھے؛اس لیے وہ معذور تھے،بعد میں جب امام صاحب کو پتہ چلا تو ان کو چاہیے تھا کہ اعلان کردیتے کہ لڑکا قایانی ہے،اس کے باوجود خاموش رہے تو گنہگار ہوئے،جب تک امام صاحب اپنے موقف کی وضاحت نہ کریں،یا اپنی غلطی سے توبہ نہ کریں،ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔(آپ کے مسائل اوران کا حل:۳/۴۵۱)

تقلید کو ناجائز اور قادیانی کو مسلمان کہنے والے کی امامت:

سوال: جس شخص کا عقیدہ حسب ذیل ہو،اس کو امام بنانا کیسا ہے:

تقلید ناجائز اور بدعت ہے،مرزائی اور مرزا مسلمان ہیں،مقلدوں کا مذہب قرآن میں نہیں۔

ایسے شخص کو امام بنانا اور ترجمہ قرآن شریف اس سے پڑھنا کیسا ہے؟

== حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ".(صحيح لمسلم، باب المساجد وموضع الصلاة،رقم الحديث:٥٢٣)

(۱) کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آنے والا ہے،میرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت کی وجہ سے کافر ہے اور کافر کا متبع بھی کافر ہی ہوگا۔عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريب من ثلاثين كلهم يزعم أنه رسول الله.(صحيح مسلم،باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل،الخ (ح:١٥٧)

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وإنه لا نبي بعدي وستكون خلفاء فتكثر،قالوا: فما تأمرنا؟قال: فوا ببيعة الأول فالأول وأعطوهم حقهم فإن الله سائلهم عما استرعاهم.(الصحيح لمسلم،باب الأمر بالوفاء ببيعة الخلفاء:١٢٦/٢،قديمي (ح:١٨٤٢)انيس)

(٢) لأن الرضاء بالكفر.(شرح فقه الأكبر،ص:٤٩)

مايكون كفراً إتفاقاً يبطل العمل والنكاح وما فيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح.(الدر المختار مع ردالمحتار:٢٤٧/٤.مطلب جملة من لا يقتل إذا ارتد)

الجواب

ایسے شخص کو امام بنانا، جس کے عقائد سوال میں درج کئے ہیں، درست نہیں ہے اور اس سے ترجمہ قرآن شریف بھی نہ پڑھنا چاہیے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۰۶/۳)

مرزائیوں کے رکھے ہوئے امام کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال: کارخانہ میں ایک مسجد ہے، جس کی سرپرستی فرقۂ مرزائیہ لاہوری پارٹی کو حاصل ہے، ان کی جانب سے باتنخواہ امام مقرر ہے، ایسے امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

اگر امام کے عقائد اہل سنۃ والجماعت کے مسلک کے مطابق ہیں تو اس کی اقتدا میں نماز پڑھنا درست ہے، اہل سنت پر لازم ہے کہ مسجد کا انتظام اپنے ذمہ لے لیں۔ فقط واللہ اعلم

بندہ اصغر علی غفرلہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان۔ الجواب صحیح: عبداللہ غفرلہ، مفتی خیر المدارس ملتان (خیر الفتاویٰ: ۳۷۴/۲)

جس امام کے قادیانیوں سے تعلقات ہوں:

سوال: ایک سنی سید گھرانے کی لڑکی نے ایک قادیانی شخص سے شادی کرلی ہے، اس کے گھر والوں سے قادیانیوں سے تعلقات ہیں اور ان کا آنا جانا ہے، کیا سنی مسلمانوں کے لیے ان کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً جائز درست ہے؟

ھو المصوب

کسی مسلمان لڑکی کا نکاح کسی قادیانی کے ساتھ شرعاً جائز نہیں ہے، قادیانیوں کے ساتھ تعلقات رکھنا مفاسد سے خالی نہیں اور اگر دینی معلومات پختہ نہ ہو تو ان کی کتابوں کا مطالعہ کرنا درست نہیں، اگر ان کے مطالعہ سے اسلامی عقائد متاثر ہو رہے ہوں تو مطالعہ کرنا جائز نہیں ہے، لہٰذا اگر شخص مذکور قادیانی عقائد سے متاثر نہیں ہے اور ان سے تعلقات محض دنیاوی ہیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ لیکن اگر قادیانی عقائد سے شخص مذکور متاثر ہے اور ان کے عقائد کو درست سمجھتا ہے تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۲)

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۳۵۷/۲-۳۵۸)

(۱) ویکرہ إمامة عبد ...وفاسق ...ومبتدع: أی صاحب بدعة وهی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول ... وإن أنكر بعض ماعلم من الدين ضرورة كفر بها... فلا يصح الاقتداء به أصلاً.(الدرالمختار علٰی هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير)

(۲) قال المرغيناني: تجوز الصلاة خلف صاحب هوى وبدعة ولا تجوز خلف الرافضي والجهمي والقدري والمشبهة ومن يقول بخلق القرآن، وحاصله إن كان هوى لا يكفر به صاحبه تجوز الصلاة خلفه مع الكراهة ==

مرزایوں سے میل ملاپ رکھنے والے کی امامت:

سوال (۱) ایک بستی کے مسلمانوں نے ایک شخص کو امام بنایا، پھر امام کے حالات خراب ہو گئے، لوگ شک کی نظر سے دیکھنے لگے اور علاوہ ازیں امام مذکور کا مرزائیوں کے ساتھ بہت میل ملاپ ہے، ایسا کئی دفعہ عید کے موقع پر بستی کے شریف مسلمانوں نے اپنا امام اور مقرر کر لیا، کیا امام اول کو امامت سے ہٹانا اور دوسرا مقرر کرنا درست ہے؟

کیا کوئی شخص مسجد کا مالک ہوسکتا ہے:

(۲) کوئی مسلمان کہلانے والا شخص کسی مسجد کے مالک ہونے کا دعویٰ کرسکتا ہے، امام اول اس مسجد کی ملکیت کا دعویٰ کرتا ہے؟

کیا بستی والے کچی مسجد کو شہید کر کے پختہ مسجد بنا سکتے ہیں:

(۳) کیا کسی بستی کے اکثر مسلمان بستی کی کچی مسجد کو گرا کر اس جگہ پر پہلے کی نسبت مضبوط اور پختہ مسجد بنوا سکتے ہیں؟

جو مرزائیوں سے میل جول رکھتا ہوں اور چال چلن بھی خراب ہو، وہ مسجد کا متولی ہوسکتا ہے:

(۴) اگر کوئی امام مسجد جس کا کیرکٹر (چال چلن) خراب ہو، اور مرزائیوں کے ساتھ سخت میل جول رکھتا ہو، وہ بلا ثبوت مسجد کے متولی ہونے کا دعویٰ کرے تو شریف اہل محلّہ اس کو امامت اور خود ساختہ تولیت سے ہٹا سکتے ہیں؟

(المستفتی: ۲۱۹۵، قاضی محمد شفیع صاحب لاہور، ۱۸/ذی قعدہ ۱۳۵۶ھ، ۱۸/جنوری ۱۹۳۸ء)

الجواب

(۱) ان حالات میں پہلے امام کو علاحدہ کر دینا اور دوسرا امام مقرر کر لینا جائز ہے۔

(۲) مسجد کا مالک کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں! متولی کو تولیت کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں؛ مگر ملکیت کا دعویٰ کوئی نہیں کرسکتا۔ قرآن میں ہے: ﴿أن المساجد لله فلا تدعوا مع الله أحدًا﴾ (سورۃ الجن)(۱)

(۳) ہاں! بستی والوں کو یہ حق ہے کہ وہ کچی مسجد کو پختہ بنانے کے لیے گرا دیں اور پختہ بنالیں۔

== وإلا فلا، هٰكذا في التبيين وهو الصحيح، هٰكذا في البدائع. (الفتاوىٰ الهندية: ۸٤/۱)(الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث في بنان من يصلح إمامًا لغيره، انيس)

أما من خرج ببدعة من أهل القبلة لمنكري حدوث العالم والبعث والحشر للأجسام والعلم بالجزئيات فلا نزاع في كفرهم لإنكارهم بعض ماعلم مجئ الرسول به ضرورة. (البحر الرائق: ۶۰۸/۱)(باب الإمامة، انيس)

وفي شرح الوهبانية للشرنبلالي: مايكون كفراً إتفاقاً: يبطل العمل و النكاح وما فيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح. (الدر المختار، باب المرتد: ۳٤۸/۱، دار الكتب العلمية بيروت، انيس)

(۱) سورة الجن: ۱۸، انيس

(۴)　استحقاق تولیت کا ثبوت نہ ہو تو متولی ہونے کے مدعی کو ہٹایا جا سکتا ہے، بالخصوص جب کہ اس کے حالات بھی صلاحیت کے خلاف ہوں۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی (کفایت المفتی: ۳/۱۱۴-۱۱۵)

قادیانیت وامامت جماعت اور بغیر امامت تنخواہ دینا اور لینا:

سوال (۱) جماعت لاہوری قادیانی کے رشتہ دار اپنے رشتہ دار مرزائیوں کو مسلمان اور مذہب حنفی میں مسلمان تصور کرتے ہیں، حالانکہ بروئے شریعت وفتویٰ ہائے علماء دین، مرزائی اوران کے حامی ورشتہ دار اور جوان کو مسلمان جانیں، وہ سب خارج از اسلام وکافر ہیں اور یہ بھی ہم کو بخوبی معلوم ہے کہ ان کو مسجد اہل اسلام میں بھی داخل نہ ہونے دیں، مگر ہم لوگ ان کو مسجد میں آنے سے روکنے میں سخت مجبور ہیں، اگر روکتے ہیں تو وہ آمادۂ فساد ہوتے ہیں اور مسجد میں جنگ وجدال کی نوبت ہو جاتی ہے، اب جماعت مرزائی کے رشتہ دار ہماری مسجد میں آتے ہیں اور جس لوٹے سے ہم وضو کرتے ہیں اور مسجد میں جن گھڑوں سے ہم پانی پیتے ہیں، وہ بھی پیتے ہیں اور ہماری جماعت نماز میں شریک نہیں ہوتے، جو کہ مؤذن مسجد پڑھاتا ہے اوران کی ضد یہ ہے کہ اگر امام صاحب معین جماعت کرائیں گے تو ہم بھی شریک جماعت ہوں گے؛ کیوں کہ ہمارا چندہ مشترکہ ہے (یہ چندہ اس وقت کا ہے جب کہ یہ اہل سنت والجماعت شمار کئے جاتے تھے)، ایسی صورت میں اگر یہ لوگ ہماری جماعت فرض وواجب میں شامل ہو جائیں اور ہم ان کو علیحدہ کرنے کی طاقت نہ رکھیں تو نماز سب کی درست ہو جائے گی، یا نہیں؟ اور امام کی امامت کرانی درست ہے، یا نہیں؟

(۲)　جو لوگ باوجود واقف ہونے اس امر کے کہ ان کا مسجد میں آنا از روئے شریعت منع ہے اور وہ لوگ بوجہ کسی خوف کے مسجد میں آنے سے نہ روکیں، یا بوجہ لحاظ رشتہ داری کے چشم پوشی کریں تو ایسے نمازی لوگ کسی جرم شرعی کے مرتکب ہیں، یا نہیں؟

(۳)　امام معین مسجد نے فتاویٰ علماء اہل اسلام کہ متعلق قادیانیوں کے جاری تھے، مسجد میں محلّہ والوں کو سنائے اور یہ کہا کہ قادیانی یا ان کے رشتہ داران جوان کے ساتھ شامل ہیں، وہ ہماری جماعت نماز میں شریک ہوں گے تو میں نماز نہیں پڑھاؤں گا، جن کو سن کر اہل محلّہ نے مرزائیوں کے رشتہ داروں سے باوجود سمجھانے اوران کا کہنا نہ ماننے کے قطع تعلق ان سے کر دیا، اسی وجہ سے مرزائیوں کے رشتہ دار امام صاحب ہی کے مخالف ہو گئے اور وہ چاہتے ہیں کہ امام معین کسی طرح امامت سے جدا ہو جاویں، اس واسطے جب امام صاحب جماعت کراتے ہیں تو ضداً یہ لوگ شامل

(۱)　قال في الإسعاف: لا يولى إلا أمين قادر بنفسه أو بنائبه ... ويستوي فيه الذكر والأنثى ... من طلب التولية على الوقف لا يعطى له و هو كمن طلب القضاء لا يقلد، اه. (رد المحتار: كتاب الوقف مطلب في شروط المتولي: ٤/ ٣٨٠، دار الفكر بيروت)

جماعت نماز ہوتے ہیں، جیسا کہ سوال نمبر: ا سے واضح ہے اور اگر نائب امام جو مؤذن بھی ہے، وہ جماعت کرائے یا دیگر شخص جماعت کرائے تو وہ شریک جماعت نماز نہیں ہوتے، اس سے صاف عیاں ہے کہ ذاتی نقصان تنخواہ کا امام کو پہچانا ہے، ہم اہل محلّہ نے امام صاحب کو نہ امامت سے علیحدہ کیا ہے، نہ انہوں نے استعفا دیا ہے؛ بلکہ ہر نماز میں امام صاحب حاضر رہتے ہیں؛ لیکن بوجہ فساد کے ہم لوگ نائب امام صاحب سے جماعت کراتے ہیں، ایسی صورت میں مسجد فنڈ سے تنخواہ امام صاحب کو دینی اور امام صاحب کو لینی درست ہے، یا نہیں؟

(**المستفتی**: ۱۱۴۱، عبدالرحمٰن صاحب (چاندنی چوک) ۵/ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ، ۲۴/ اگست ۱۹۳۶ء)

الجواب

قادیانی فتنہ بہت زیادہ مضر اور مسلمانوں کی دینی اور اخلاقی؛ بلکہ سیاسی حالت کے لیے بھی تباہ کن ہے، اگر مسلمان ان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے ان کے ساتھ تعلقات نہ رکھیں تو اس میں وہ حق بجانب ہیں، (۱) باقی رہا امام کا معاملہ تو اگر اہل مسجد امام سے کسی شرعی ضرورت کے ماتحت نماز نہ پڑھوائیں تو مضائقہ نہیں اور امام جب تک امام ہے اس کو مسجد فنڈ سے تنخواہ دی جاسکتی ہے، جب کہ اس کی نیابت میں دوسرا شخص اہل مسجد کی رضامندی سے اس کا کام انجام دیتا رہتا ہے۔ فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (کفایت المفتی: ۹۲/۳-۹۳)

مشرک کی اقتدا جائز نہیں:

سوال: زید نے اپنے امام مسجد کو شرک میں مبتلا پایا، کیا زید کی نماز مشرک امام کے پیچھے ہوسکتی ہے، یا نہیں؟ نیز مفتیِ جواز یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ پوری جماعت کی نماز امام کی نماز کے ماتحت ایک مجموعہ کی شکل میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوتی ہے اور اگر امام کی نماز مقبول نہ ہو تو سارے مقتدیوں کی نماز بھی غیر مقبول ہو جائے، جماعت کی پابندی تو مسلمانوں کو ایک امت بنانے کے لیے ہے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہر فرد کی نماز انفرادی حیثیت ہی سے خدا کے حضور پیش ہوتی ہے اور اگر وہ مقبول ہونے کے قابل ہو تو بہر حال وہ مقبول ہو کر رہتی ہے، خواہ امام کی نماز مقبول ہو، یا نہ ہو۔ یہ عبارت رسائل مسائل حصہ اول ص: ۲۵۲ مصنفہ ابوالاعلی مودودی میں ہے۔

(مستفتی: یار محمد خطیب غلہ منڈی، چیچہ وطنی)

---

(۱) الاستخلاف جائز مطلقًا أی سواءٌ کا ن لضرورة أو کما یعلم من عبارة مجمع الأنهر، إلخ. (رد المحتار، باب الجمعة، مطلب في جواز استنابة الخطب: ۱٤۲/۲، ط: سعید)

الجواب

شرک کرنے والے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی، مشرک کی اقتدا ناجائز ہے،(۱) اور مفتیٔ جواز کا قول غلط ہے، ایسے رسائل کا دیکھنا عوام کے لیے ٹھیک نہیں۔ فقط واللہ اعلم

بندہ اسحاق غفرلہ، ۱۶/۱۲/۱۳۷۶ھ۔ الجواب صحیح: اصغر علی غفرلہ، الجواب صحیح: بندہ عبداللہ غفرلہ (خیر الفتاویٰ: ۲/۳۷۵)

عرصہ دراز تک امامت کے بعد اقرار کفر:

سوال: ایک شخص بدت مدید تک امامت کرتا رہا، اب وہ خود اپنے کفر کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ حالت کفر میں نماز پڑھاتا رہا ہے، کیا مقتدیوں پر اس مدت مدیدہ کی نمازوں کا اعادہ واجب ہے، یا نہیں؟ بینوا وتوجروا۔

الجوب باسم ملهم الصواب

اگر اس کے کفر پر سوائے اقرار کے اور کوئی دلیل نہیں تو اس کو وقت اقرار سے مرتد قرار دیا جائے گا، گذشتہ زمانہ میں اس کی اقتدا میں پڑھی گئی نمازیں درست ہیں۔

قال فی شرح التنویر: (ولو زعم أنه كافر لم يقبل منه؛ لأن الصلاة دليل الإسلام) أی دليل على أنـه كـان مسلمًا وأنه كذب بقوله إنه صلّٰى بهم وهو كافر وكان ذلک الكلام منه ردة فيجبر على الإسلام. (رد المحتار: ١/٥٥٤) (۲) فقط واللہ اعلم (احسن الفتاوی: ۳/۳۷۶-۳۷۷)

عرصہ کے بعد معلوم ہوا کہ امام کافر ہے:

سوال: ایک شخص عرصۂ دراز دراز تک امامت کرتا رہا، اب قرائن سے پتہ چلا کہ وہ کافر ہے؛ مگر خود وہ شخص کافر ہونے کا اقرار نہیں کرتا؛ بلکہ اپنے کو مسلمان کہتا ہے؛ مگر لوگوں کو اس کے قول پر اعتماد نہیں؛ بلکہ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ یہ خود اپنے آپ کو جو مسلمان ظاہر کرتا ہے، وہ نفاق کی وجہ سے ہے تو کیا جتنی نمازیں اس کی اقتدا میں پڑھی گئی ہیں، ان کا اعادہ واجب ہے، یا نہیں؟ بینوا وتوجروا۔

(۱) ولا تجوز الصلاة خلف خلف منكر الشفاعة والرؤية وعذاب القبر والكرام الكاتبين لأنه كافر لتوارث هذه الأمور عن الشارع - صلى الله عليه وسلم - .(حاشية الشلبی على تبيين الحقائق،الأحق بالإمامة: ١/١٣٥، المطبعة الكبرىٰ الأميرية بولاق،انيس)

(۲) الدر المختار مع رد المحتار، باب الإمامة: ١/٥٩٢، دار الفكر بيروت/وكذا فی النهر الفائق، باب الإمامة: ١/٢٥٥، دار الكتب العلمية بيروت،انيس

الجوب ـــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اگر شواہد و قرائن سے اس کے کفر کا ظن غالب ہوجائے تو اس کے پیچھے پڑھی گئی نمازوں کا اعادہ فرض ہے۔

قال فی شرح التنویر: وإذاظهرت حديث إمامه وكذا كل مفسد فی رأی مقتد بطلت فيلزم إعادتها.

وفی الشامية (قوله وكذاكل مفسد فی رأی مقتد): أشارإلٰی أن الحديث ليس يقيد، فلوقال المصنف كمافی النهر: ولوظهرأن بإمامه مايمنع صحة الصلاة، لكان أولٰی ليشمل مالوأخل بشرط أوركن وإلٰی أن العبرة برأی المقتدی حتٰی لوعلم من إمامه مايعتقد أنه مانع والإمام خلافه أعاد ... (قوله بطلت) أی تبين أنها لم تنعقد إن كان الحديث سابقًاعلی تكبيرة الإمام أو مقارنا لتكبيرة المقتدی أو سابقا عليها بعد تكبيرة الإمام ... (قوله فيلزم إعادتها) المراد بالإعادة الأتيان بالفرض بقرينة قوله بطلت لاالمصطلح عليها وهی الاتيان بمثل المؤدی لخلل غير الفساد. (رد المحتار: ۵۵۳/۱) **فقط واللّٰه تعالٰی أعلم**

۴/ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ (احسن الفتاویٰ: ۲۷۹/۳)

غیر مسلم کی اقتدا میں پڑھی ہوئی نمازوں کا حکم:

سوال: ایک شخص عرصۂ دراز تک کسی مسجد کا امام رہا، بعد خارج ہے، کیا ایسے شخص کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا لوٹانا واجب ہے؟

الجوابـــــــــــــــــ

کسی شخص کی اقتدا کرتے وقت اس کے عقائد کے بارے میں صحیح معلومات نہ ہوں اور بعد میں اس کے کفر کے بارے میں یقین ہوجائے تو پڑھی ہوئی نمازوں کے بارے میں احتیاط یہ ہے کہ وہ نمازیں دوبارہ پڑھی جائیں۔

وفی الهندية: رجل أم قومًا شهرًا ثم قال: كنت مجوسيًا فإنه يجبرعلی الإسلام ولايقبل قوله وصلاتهم جائزة ويضرب ضربًا شديدًا وكذا لوقال: صليت بكم الكمدة عل يغيروضوء وهو ماجن لا يقبل قوله وإن لكم يكن كذلك واحتمل أنه قال علٰی وجه التورع واللإحتياط أعادوا صلاتهم وكذا إذا قال: كان فی ثوبی قذر، كذا فی الخلاصة وكذا إذا بان أن الأمام كافر أومجنون أوإمرأة أوخنثٰی إلٰی آخره. (الفتاوٰی الهندية: ۸۷/۱) (فتاویٰ حقانیہ: ۱۵۱/۳)

(۱) قال الحصكفی رحمه اللّٰه: (وإذاظهرحدث إمامه) وكذا كل مفسد فی رای مقتد (بطلت فيلزم إعادتها) لتضمنها صلاة الموتم صحة وفسادًا (كما يلزم الإمام اخبارالقوم اذا أمّهم وهومحدث أوجنب) أوفاقد شرط ==

مشرک کے پیچھے اقتدا باطل ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مشرک کے پیچھے اقتدا کا کیا حکم ہے، جائز ہے، یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

(المستفتی: احمد خان راولپنڈی، ۱۹/۱۲/۱۹۸۳ء)

الجواب

مشرک کے پیچھے اقتدا باطل ہے، خواہ کسی بھی مکتب فکر سے متعلق ہو۔ (ہندیۃ)(۱) وہو الموفق (فتاویٰ فریدیہ: ۲/۴۲۶)

بتوں کو ہار چڑھانے والے مسلمان کے پیچھے نماز جمعہ کی ادائیگی کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں ایک ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں، جو الیکشن کے موقع پر غیر مسلموں کے پاس جاتا ہے، بتوں کو ہار چڑھاتا ہے اور اس کے سامنے ناریل وغیرہ پھوڑتا ہے، پھر وہ شخص جمعہ بھی پڑھاتا ہے تو کیا اس کے پیچھے نما جمعہ پڑھ سکتے ہیں، جب کہ دوسرے علماء موجود ہوں، مکمل وضاحت فرمائیں؟ (مستفتی: صادق چنچور)

الجواب

استفتا میں مذکورہ باتیں اگر صحیح ہیں تو ایسا شخص امامت کے لائق نہیں؛ کیوں کہ بتوں کو ہار چڑھانا اور ان کے سامنے

== أو ركن وهل عليهم إعادتها إن عدلا، نعم وإلا ندبت وقيل لا لفسقه باعترافه ولو زعم أنه كافر لم يقبل منه؛ لأن الصلاة دليل الإسلام و أجبر عليه (بالقدر الممكن) بلسانه أو بكتب أو رسول على الأصح. (الدر المحتار علىٰ رد المحتار، باب الإمامة: ۱/ ۵۹۱-۵۹۲، دار الفكر بيروت، انيس)

(۱) وفي الهندية: ولا تجوز خلف الروافضي والجهمي والقدري والمشبهة ومن يقول غيرهم بخلق القرآن وحاصله إن كان هوى لا يكفر به صاحبه تجوز الصلاة خلفه مع الكراهة وإلا فلا. (الفتاوىٰ الهندية ۱: /۸٤، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماماً لغيره)

وشروط صحة الإمامة للرجال الأصحاء ستة أشياء: الإسلام وهو شرط عام فلا تصح إمامة منكر البعث أو خلافة الصديق أو صحبته أو يسب الشيخين أو ينكر الشفاعة أو نحو ذلك ممن يظهر الإسلام مع ظهور صفته المكفرة له، الخ. (مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، باب الإمامة: ۱۰۹-۱۱۰، المكتبة العصرية، انيس)

وحاصله إن كان هوى لا يكفر به صاحبه يجوز مع الكراهة وإلا فلا. (تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، الأحق بالإمامة: ۱/۱۳٤، المطبعة الكبرىٰ الأميرية بولاق، انيس)/ وكذا الفتاوىٰ الهندية، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره: ۱/۸٤، دار الفكر، انيس)

ناریل وغیرہ پھوڑنا موجبات کفر ہیں؛ اس لیے مذکورہ امام دائرۂ ایمان ونکاح کے بعد اگر وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے باز نہ آئے تو اس کو امامت سے معزول کر کے کسی متبع شریعت اور اہل شخص کو امام مقرر کرنا چاہیے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

یکفر بوضع قلنسوة المجوس علی رأسه علی الصحیح إلا لضرورة دفع الحر والبرد وبشد الزنار فی وسطه ... وبخروجه إلیٰ نیروز المجوس لموافقته معهم فیما یفعلون فی ذلک الیوم وبشراءه یوم النیروز شیئًا لم یکن یشتریه قبل ذلک تعظیمًا للنیروز لا للأکل والشرب وبإهدائه ذلک الیوم لمشرکین لو بیضة تعظیمًا لذلک. (الفتاوی الهندیة: ۲/۲۷۶)(۱)

والمراد بالمبتدع من یعتقد شیئًا علیٰ خلاف ما یعتقده أهل السنة والجماعة وإنما یجوز به الاقتداء مع الکراهة إذا لم یکن ما یعتقده یؤدی إلی الکفر عند أهل السنة أما لو مؤدیًا إلی الکفر فلایجوز أصلاً. (غنیۃ المستملی: ۴۸۰، بحوالہ احسن الفتاویٰ: ۳/۲۹۰) واللہ اعلم علمہ اتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ (فتاویٰ شاکر خان: ۲/۷۸-۷۹)

☆ ☆ ☆

(۱) الفتاویٰ الهندیة، مطلب فی موجبات الکفر أنواع منها ما یتعلق بتلقین الکفر والأمر بالإرتداد وتعلیمه والتشبیه بالکفار وغیره من الإقرار صریحا وکنایة: ۲۷۶-۲۷۷، دار الفکر، انیس